علمائے دیوبند کی آپسی خانہ جنگیوں اور تفرقے بازیوں پر ایک تاریخی دستاویز

قہر خداوندی بر فرقۂ دیوبندی

المعروف به

"دیوبندیوں کی باہمی جنگ وجدل"

حصہ اول

......مؤلف......

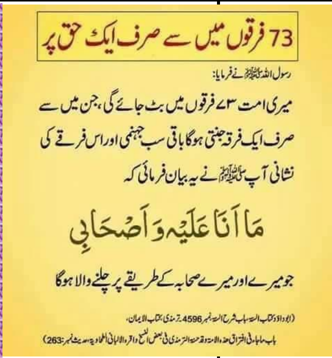
مناظر اہل سنت حضرت علامہ ومولانا

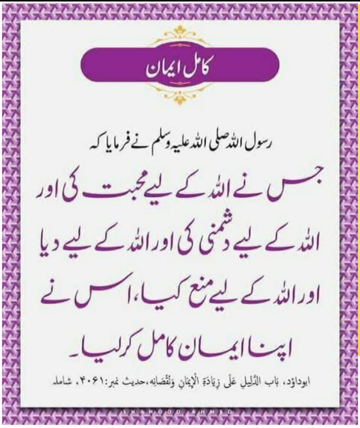
مفتی محمد اختر رضا خان مصباحی مجددی مہراج گنجوی

دارالعلوم مخدومیہ اوشیورہ برج، جوگیشوری (ویسٹ)، ممبئی، انڈیا

نام کتاب	:	قہر خداوندی برفرقہ دیوبندی (المعروف بہ "دیوبندیوں کی باہمی جنگ وجدل"
مؤلف	:	مناظر اہل سنت حضرت علامہ ومولانا مفتی محمد اختر رضا خان مصباحی مجددی مہراج گنجوی
معاونین	:	مجاہد سنیت حضرت مولانا احمد رضا قادری رضوی سلطانپوری فاضل جلیل حضرت مولانا تیمور احمد قادری رضوی
کمپوزنگ	:	حضرت مولانا عتیق الرحمان صاحب قادری
سیٹنگ وکمپوزنگ	:	محمد ارشاد احمد مصباحی۔ 9833844851
تقسیم کار	:	غوث الوریٰ اکیڈمی، الجامعۃ الرضویہ بیل بازار کلیان
سن اشاعت	:	شعبان المعظم ۱۴۳۷ھ مطابق مئی ۲۰۱۶ء
ناشر	:	مجدد الف ثانی دارالاشاعت جوگیشوری، ممبئی
رابطہ	:	دارالعلوم مخدومیہ اوشیورہ برج جوگیشوری، ممبئی 022-26788628. موبائل:9773497935 9833844851 / 9506263729

فہرست حصہ اول







نمبر شمار	مشمولات	صفحہ نمبر
		۹
		۱۰
		۲۵
		۳۱
		۳۷
		۴۱
۷	پیش لفظ	۴۹
۸	چور مچائے شور	۴۹
۹	علمائے اہل سنت سے التجا	۵۲
۱۰	علمائے دیوبند کا اصول واستدلال	۵۳
۱۱	دیوبندی اختلافات اور گھمن صاحب	۵۴
۱۲	سنی تبصرہ	۵۴
۱۳	دیوبندی مفتی اعظم محمد شفیع کا اقرار	۵۶
۱۴	دیوبندی امام کا دیوبندیوں کی کتابوں میں مغالطہ	۵۷
۱۵	مسلمہ احکام کو مختلف فیہ بنانا دیوبندیوں کا چسکا	۵۸
۱۶	دیوبندی علماء کا اپنے مخالفین کے خلاف انداز کلام	۵۸
۱۷	دیوبندی، مذہبی اختلاف کا سہارا لے کر بدنام کرتے ہیں	۶۰
۱۸	سنیوں کو بدنام کرنا دیوبندی علماء کا مقصد	۶۱

نمبر شمار	مشمولات	صفحہ نمبر
۱۹	دیوبندیوں کے اپنے مخالفین کو زیر کرنے کے جھوٹے طریقے	۶۱
۲۰	دیوبندی علماء کی آپسی خانہ جنگی	۶۳
۲۱	وہابی شیطانی امت ہے	۶۴
۲۲	دیوبندیوں کا اقرار کہ وہ پکے وہابی ہیں	۶۴
۲۳	دیوبندیوں کے نزدیک اکابرین دیوبند بے ادب ہیں	۶۷
۲۴	وہابیوں اور دیوبندیوں کی خردماغی	۷۰
۲۵	تقویۃ الایمان کے فتوے سے ۶۱۶ دیوبندی علماء کافر ومشرک	۷۳
۲۶	دیوبندی، جانوروں سے بھی بدتر	۷۵
۲۷	دیوبندی فتووں سے ۴۰ دیوبندی علماء بے دین وجاہل	۷۸
۲۸	دیوبندی علماء کے فتوے سے خود دیوبندی اکابر گستاخ وکافر	۸۴
۲۹	دیوبندی اکابر یہودیوں، مشرکوں اور خوارج سے بھی بدتر	۹۰
۳۰	گنگوہی کے مطابق تھانوی جی مشرک ہیں	۹۲
۳۱	دیوبندی ابوایوب کے مطابق اشرف علی تھانوی اور مرتضیٰ حسین دربھنگی پادریوں کے مقلد تھے	۹۵
۳۲	دیوبندیوں کے مطابق ان کے پیرومرشد بھی پادریوں کے مقلد تھے	۹۶
۳۳	اسماعیل دہلوی کے فتوے سے دیوبندی شیخ الہند کافر ومشرک	۹۸
۳۴	اکابرین دیوبند قرآن کے گستاخ ہیں	۱۰۲
۳۵	دیوبندی فتوے سے خود دیوبندی علماء باغی	۱۰۶
۳۶	اسماعیل دہلوی کے فتوے سے المہند کے علماء کافر ہیں	۱۰۸
۳۷	اسماعیل دہلوی کے فتوے سے اکابرین دیوبند مشرک ہیں	۱۰۹

نمبر شمار	مشمولات	صفحہ نمبر
۳۸	دیوبندیوں کا اپنے باپ دادا پر شرک کا فتویٰ	۱۱۳
۳۹	وہابی امام کے فتوے سے صحابہ پر بھی حکم شرک ثابت	۱۱۶
۴۰	وہابی امام کے فتوے سے نبی پاک ﷺ بھی نہ بچ سکے	۱۱۷
۴۱	دیوبندی امام کے فتوے سے نبی پاک ﷺ اور صحابۂ کرام بھی نہ بچ سکے	۱۱۹
۴۲	دیوبندیوں کے فتوے سے قاسم نانوتوی کافر	۱۲۱
۴۳	دیوبندیوں کا شیعی عقیدہ	۱۲۳
۴۴	معراج میں انبیائے کرام کا نماز پڑھنا باطل	۱۲۶
۴۵	حیات النبی اہم عقیدہ ہے یا فروعی مسئلہ	۱۲۹
۵۶	دیوبندیوں کے نزدیک سرفراز صفدر کافر ہے	۱۳۱
۴۷	رشید احمد گنگوہی اپنے ہی دیوبندی مولویوں کے فتوے سے کافر	۱۳۲
۴۸	اسماعیل دہلوی کے فتویٰ سے اکابرین دیوبند مشرک	۱۳۳
۴۹	علمائے دیوبند کے مطابق سیرت النبی کے جلسے بدعت ہیں	۱۳۴
۵۰	علمائے دیوبند کے مطابق جشن دیوبند بدعت ہے	۱۳۷
۵۱	سنی تبصرہ	۱۳۹
۵۲	خلفائے راشدین کے جلوس بدعت	۱۴۰
۵۳	سنی تبصرہ	۱۴۵
۵۴	دیوبندی سبز عمامے پر دست و گریباں	۱۴۷
۵۵	سنی تبصری	۱۵۰
۵۶	سالگرہ منانا بدعت یا جائز، دیوبندی دست و گریباں	۱۵۱
۵۷	دیوبندی امام اپنے مفتیوں کی زد میں	۱۵۴
	شیخ الہند بے وقوف ہیں	۱۵۵

صفحہ نمبر	مشمولات	نمبر شمار
۱۵٦	تاویل کا ازالہ	۵۸
۱۵۷	گستاخانہ عبارات اور تھانوی کی تاویلیں	۵۹
۱۵۹	تھانوی و شیخ الہند کی آپسی خانہ جنگی	٦۰
۱٦۱	دیوبندیوں کے فتوے سے امام سخاوی وسیوطی بھی کافر ومشرک	٦۱
۱٦۲	شبلی نعمانی پر دیوبندی خانہ جنگی	٦۲
۱٦٦	دیوبندی کاہل، جاہل، گستاخ اور گنہگار	٦۳
۱۷۰	دیوبندیوں کا صحابۂ کرام سے بغض	٦۴
۱۷۱	اسماعیل دہلوی کا بغض رسول	٦۵
۱۷۲	دہلوی کے فتوے سے سیف یمانی والے مشرک	٦٦
۱۷۲	اسماعیل دہلوی کے فتوے سے دیوبندی علماء مشرک	٦۷
۱۷۳	قبلہ وکعبہ پر دیوبندی علماء کا مذموم اختلاف	٦۸
۱۷۵	پیر کا ہاتھ اللہ کے دست قدرت میں	٦۹
۱۷۷	صراط مستقیم میں تصرفات	۷۰
۱۷۹	صراط مستقیم اسماعیل دہلوی کی ہی کتاب ہے	۷۱
۱۸۰	دیوبندی دغا باز اور مشرک	۷۲
۱۸٦	صراط مستقیم اور تقویۃ الایمان آمنے سامنے	۷۳
۱۸۷	المہند واسماعیل دہلوی دست وگریباں	۷۴
۱۸۹	کتب اکابرین دیوبند پر دیوبندی خانہ جنگی	۷۵
۱۹۰	دیوبندی قلم سے دیوبندی اکابرین کی نقاب کشائی	۷٦
۱۹۲	ہندوستان میں فتنہ وفساد کی جڑ اسماعیل دہلوی	۷۷

نمبر شمار	مشمولات	صفحہ نمبر
۷۸	تقویۃ الایمان کی وجہ سے امت دوگروہوں میں تقسیم ہوئی	۱۹۳
۷۹	دہلوی کا ایک بھیانک اقرار	۱۹۴
۸۰	اسماعیل دہلوی سے زبردست مناظرہ	۱۹۵
۸۱	تقویۃ الایمان گنگوہی کی نظر میں	۱۹۶
۸۲	بعض دیوبندی علماء کا اختلاف	۱۹۷
۸۳	اسماعیل دہلوی کی کتاب میں تحریف کیوں	۱۹۸
۸۴	قاسم نانوتوی اور دیوبندی اختلافات	۲۰۰
۸۵	خود نانوتوی جی کو افسوس	۲۰۱
۸۶	تاویل کا ازالہ	۲۰۲
۸۷	انور شاہ کشمیری کا اختلاف	۲۰۳
۸۸	ایک دیوبندی تاویل کا ازالہ	۲۰۵
۸۹	دارالعلوم دیوبند سے اختلاف	۲۰۶
۹۰	نانوتوی کا عقیدہ جمہور کے خلاف	۲۰۷
۹۱	نانوتوی کا عقیدہ نصوص کے خلاف	۲۰۸
۹۲	نانوتوی کا مسلک جمہور کے خلاف	۲۰۹
۹۳	بیان کردہ معنی متعارف نہیں	۲۱۰
۹۴	نانوتوی کا عقیدہ قرآن وحدیث کے خلاف	۲۱۱
۹۵	نانوتوی کی کتاب دیوبندیوں کی جوتیوں پر	۲۱۲
۹۶	حسین احمد مدنی کے غیر تحقیقی حوالے	۲۱۳
۹۷	حسین احمد مدنی کے غیر تحقیقی حوالے	۲۱۳

نمبر شمار	مشمولات	صفحہ نمبر
۹۸	علمائے دیوبند کا انبیٹھوی سے اختلاف	۲۱۵
۹۹	المہند میں ترمیم واضافہ	۲۱۵
۱۰۰	المہند کے عقائد، عقائد علمائے دیوبند نہیں	۲۱۶
۱۰۱	عنایت اللہ شاہ دیوبندی کا المہند پر اطمینان نہیں	۲۱۷
۱۰۲	المہند پر دستخط ایک فضول سی بات	۲۲۰
۱۰۳	خود دیوبندیوں کا دیوبندیوں کو لاکھوں کا چیلنج	۲۲۱
۱۰۴	سنی مجرم اور وہابی بری الذمہ کیوں؟	۲۲۳
۱۰۵	بلغۃ الحیر ان کو دیوبندیوں نے جلا دیا	۲۲۴
۱۰۶	پیر کی کتاب حمام میں	۲۲۵
۱۰۷	شاہراہ تبلیغ کو دیوبندیوں نے جلا دیا	۲۲۷
۱۰۸	فیض الباری میں غلطیاں	۲۲۹
۱۰۹	دیوبندی مماتیوں کی کتابوں میں افراط وتفریط	۲۲۹

شرف انتساب

میں اپنی اس حقیر کاوش کوان تمام ذوات قدسیہ کے نام منسوب کرتے ہوئے فخر وطمانیت محسوس کرتا ہوں جنھوں نے ہر زمانے میں احقاق حق اور ابطال باطل کا عظیم فریضہ انجام دے کر باطل کو ذلیل وخوار کیا اور حق کے چہرے کو روشن ومنور کیا۔ بالخصوص

ثانی اثنین فی الغار، افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق، امیر المؤمنین

حضور سیدنا **ابو بکر صدیق** رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سلطان الواصلین الیٰ رب العالمین امام الطائفہ حضور سیدنا **بایزید بسطامی** رضی اللہ عنہ

سلطان الاولیاء شہنشاہ بغداد قطب ربانی محبوب سبحانی حضور سیدنا سرکار

غوث الاعظم **عبدالقادر** جیلانی رضی اللہ عنہ

عطائے رسول خواجۂ خواجگان فخر ہندوستان حضور سیدنا خواجہ

معین الدین چشتی حسن سنجری اجمیری رضی اللہ عنہ

امام الاولیاء حضور سیدنا **خواجہ بھاء الدین نقشبند** رضی اللہ عنہ

سید السالکین حضور سیدنا **خواجہ محمد باقی باللہ** رضی اللہ عنہ

زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین حضور سیدنا مجدد الف ثانی **شیخ احمد سر ھندی** رضی اللہ عنہ

امام المتکلمین سلطان المناظرین مجاہد آزادی حضرت علامہ **فضل حق** خیرآبادی رضی اللہ عنہ

آیۃ من آیات اللہ معجزۃ من معجزات المصطفیٰ مجدد اعظم امام اہل سنت حضور سیدنا

امام احمدرضا خان محدث بریلوی رضی اللہ عنہ

عارف باللہ شیخ المشائخ حضرت علامہ ومولانا **احمدرضا** خان رضوی نقشبندی دامت برکاتہم القدسیہ زیب سجادہ خانقاہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کمال پور شریف بنارس

پیش لفظ

بسم الله الرحمن الرحیم.

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول الله

اِھْدِ نَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۔صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ. غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ . [اے اللہ] ہم کوسیدھا راستہ چلا۔ راستہ ان کا جن پر تو نے احسان کیا۔نہ ان کا جن پر غضب ہوا اور نہ بھکے ہوؤں کا۔(القرآن)۔امابعد!

آج کل علمائے دیوبند وہابیہ نے اپنی گستاخانہ عبارات سے توجہ ہٹانے کیلئے ایک نیا طریقہ ”**چــور مچـائـے شــور**“ کواپنا رکھا ہے۔چنانچہ دیوبندی حضرات نے اپنے علماء واکابرین کی گستاخانہ عبارات کا دفاع کرنے اورانہیں بےغبار ثابت کرنے میں پوری طرح ناکام ہونے کے بعد ہم سنیوں پر ہی اعتراضات کرکے چوروں کی طرح شور مچانا شروع کردیا تاکہ لوگ یہ سمجھیں کہ وہابی دیوبندی فرقہ گستاخ نہیں بلکہ گستاخ تو اہل سنت والجماعت (حنفی بریلوی) ہیں۔معاذ اللہ عزوجل۔

ہماری نظروں سے وہابیوں دیوبندیوں کے چند ایسے مضامین اور کتب گزری ہیں جن میں انہوں نے بعض غیر معتبر کتابوں اور غیر معتبر مصنفین کی عبارات یا عوام الناس کی سمجھ سے بالاتر چند علماء وصوفیاء کی عبارات کو لے کر نہایت ہی چالاکی ومکاری کے ساتھ اہل سنت والجماعت حنفی [بریلوی] مسلک پر آپس میں فتوے بازیوں اور تضاد بیانیوں کے بہتان والزامات لگائے ہیں۔ وہابیوں دیوبندیوں کی ان بے وقوفیوں کے

منہ توڑ، مسکت و مدلل جوابات علمائے اہل سنت و جماعت حنفی بریلوی کی طرف سے پہلے ہی دیئے جاچکے ہیں، اور مزید کام جاری ہے۔ الحمدللہ عزوجل۔

محترم قارئین کرام! آج ہم بھی آپ کے سامنے علمائے دیوبند کے چند حوالے پیش کرتے ہیں لیکن الحمدللہ عزوجل! ہم نے دیوبندیوں کی طرح ہیرا پھیری، چالاکی و مکاری سے کام نہیں لیا۔ بلکہ پوری ایمانداری کے ساتھ دیوبندیوں کی کتابوں کے حوالے پیش کر کے آپ کی خدمت میں دیوبندی علماء کی آپس میں خانہ جنگی، اختلافات ،تضادات اور بغاوتوں وغیرہا کو پیش کر رہے ہیں، اس میں آپ دیکھیں گے کہ خود دیوبندی علماء کس طرح آپس میں گتھم گتھا و دست وگریبان ہیں۔ بلکہ ''ایک [دیوبندی] کی جوتی اور دوسرے [دیوبندی] کا سر'' والی مثال ان پر صادق آتی ہے۔

ان حوالہ جات سے روز روشن کی طرح واضح ہو جائے گا کہ دیوبندی فرقہ شدید ترین خانہ جنگی کا شکار ہے۔ جس میں دیوبندی علماء آپس ہی میں نہ صرف دست و گریباں ہیں بلکہ گتھم گتھا ہیں، اور اکھاڑے کی کُشتی کی طرح دیوبندی علماء ایک دوسرے کو پچھاڑنے میں زور آزما ہیں۔ ایک دیوبندی اگر کتاب لکھتا ہے تو دوسرا اس کی کتاب کو جوتوں کی نوک پر، آگ کے شعلوں میں اور حمام کی نالیوں میں جھونکتا نظر آتا ہے، ایک کی بات مانیں تو دوسرا دیوبندی اس کو قرآن وحدیث اور اجماع امت کے خلاف قرار دیتا نظر آتا ہے۔ ایک دیوبندی کسی کتاب کو عین اسلام قرار دیتا ہے تو دوسرا دیوبندی اس ''عین اسلام'' سے راضی ہی نہیں ہوتا الغرض دیوبندیوں کے آپس میں اختلافات وتضادات اور فتوی بازیوں کا ایسا 'سونامی' ہے کہ جس نے ''دیوبندی مذہب'' کو غرق کر دیا ہے۔

آگے بڑھنے سے قبل یہ بات ذہن نشین رہے کہ اس کتاب میں سارے اختلافات وتضادات وہابی دیوبندی اصول وانداز کو سامنے رکھ کر بطور الزامی جواب پیش کیے گئے ہیں۔ لہٰذا اس تحریر کو اہل سنت کے خلاف پیش نہیں کیا جا سکتا۔ اس تحریر کے مطالعہ کے دوران ہو سکتا ہے کہ آپ کو ایک سے زیادہ مقام پر تکرار مباحث کا احساس ہو، لیکن اہل علم جانتے ہیں کہ جب مشترک مسائل پر گفتگو کی جاتی ہے تو ایسا ہو جانا ایک فطری امر ہے۔

اس کتاب کی تیاری میں مجاہد سنیت حضرت علامہ ومولانا احمد رضا صاحب قادری رضوی حفظہ اللہ اور فاضل جلیل حضرت علامہ ومولانا تیمور رانا رضوی حفظہ اللہ کا خصوصی تعاون رہا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ دنیا وآخرت میں انہیں کامیابیاں وکامرانیاں عطا فرمائے اور ہم سب کے لئے اس کو نجات کا سبب بنائے۔ (آمین)

اور ہم ممنون ومشکور ہیں اُن حضرات کے بھی جنھوں نے اپنی بھرپور مصروفیتوں کے باوجود اپنے وقیع تاثرات وقیمتی تقریظات اور مخلصانہ رہنمائی ومفید آرا سے نوازا اور اس کتاب کی تزئین وترتیب وپروف ریڈنگ میں کلیدی کردار ادا کر کے ہماری حوصلہ افزائی فرمائی۔ اور خاص کر اپنے ان کرم فرماؤں کا بھی تہِ دل سے شکرگزار ہوں جن کے بھرپور مالی تعاون سے یہ کتاب منظر عام پر آسکی۔ بالخصوص بشیر بھائی گورے گاؤں جنھوں نے شروع سے ہر قدم پر ہمارا ساتھ دیا اور بھرپور تعاون کیا۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں ان تمام حضرات کے علم وعمل وعمر میں بے پناہ برکتیں عطا فرمائے اور انھیں جملہ آفات وبلیات سے محفوظ رکھے اور دارین کی سعادتوں سے مالا مال فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل التسلیم۔

علماء اہل سنت والجماعت سے التجاء

علماء اہل سنت و الجماعت حنفی (بریلوی) کی خدمت میں عرض ہے کہ اگر اس کتاب میں ہم سے بتقاضہ بشریت کسی بھی قسم کی کوئی غلطی ہوگئی ہو تو ہماری اصلاح لازمی فرمائیں تا کہ واضح توبہ کرتے ہوئے آئندہ اس کی اصلاح کر لی جائے۔ تاہم ہم دوٹوک یہ اعلان بھی کرتے ہیں کہ ہم اپنے اکابرین کی تحقیق ہی کو صحیح، درست و حق سمجھتے ہیں، جو کچھ ہم نے صحیح سمجھا تحریر کر دیا ہے۔ اگر اس تحریر کا کوئی جزء اکابر کی تحقیق کے خلاف ہوا تو اس کو ہماری ذاتی غلطی تصور کیا جائے۔ ہماری کم علمی کا نتیجہ سمجھا جائے اس کی ذمہ داری اہل سنت پر ہرگز عائد نہیں کی جاسکتی۔

بلکہ بتقاضہ بشریت اگر کوئی غلط بات و مسئلہ یا استدلال ''دین اسلام و مسلک اہلسنت اور علماء دین'' کے خلاف سرزد ہو گیا ہو تو ہم اپنی ان تمام چھوٹی بڑی غلطیوں سے بارگاہ خداوندی میں توبہ و استغفار کرتے ہوئے رجوع کرتے ہیں، اللہ عزوجل نبی پاک ﷺ کے صدقے ہماری تمام چھوٹی بڑی غلطیوں کو معاف فرمائے!

اس مضمون میں وہابیوں دیوبندیوں کی کتب کے حوالہ جات بہت احتیاط کے ساتھ نقل کیے گے ہیں لیکن بعض مقامات پر طوالت کے خوف سے مفہوم و خلاصہ بھی بیان کیا گیا، لہٰذا اگر کسی کو مکمل حوالہ دیکھنا ہو تو خود بھی اصل کتب کا مطالعہ کر سکتا ہے۔

محمد اختر رضا خان مصباحی مجددی

خادم التد ریس والافتاء دارالعلوم مخدومیہ اوشیورہ برج جوگیشوری

۱۱/رجب المرجب ۱۴۳۷ھ مطابق ۱۹/اپریل ۲۰۱۶ء بروز منگل

......علماء دیوبند کے اصول واستدلال......

دیوبندیوں کے نام نہاد مناظر محمد ابوایوب صاحب کی کتاب ''دست وگریبان'' پر دیوبندی الیاس گھمن صاحب کی تقریظ موجود ہے جس میں گھمن صاحب فرماتے ہیں کہ:

''گمراہی کا پہلا زینہ اور اول سبب آپس کا وہ مذموم اختلاف ہے جو محض عدم تحقیق، خواہشاتِ نفسانی اور ذاتی اغراض ومقاصد پر مبنی ہو۔ چنانچہ حدیث مبارک میں ہے''ما ضل قوم بعد هدی کانو ا علیه الا اوتو الجدل ''جامع الترمذی : سورۃ الزخرف.'' کہ کوئی قوم ہدایت پانے کے بعد اس وقت تک گمراہ نہیں ہوتی جب تک اس میں جھگڑا نہیں شروع ہو جاتا۔

اہل بدعت [الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے والا حساب ہے، دیوبندی ہم سنیوں کو بدعتی کہتے ہیں حالانکہ اصل میں ہم سنی نہیں بلکہ خود دیوبندی ہی بدعتی ہیں۔ از ناقل] کا بھی آج یہی وطیرہ ہے۔ قرآن وسنت کے نور سے محروم، خودرائی کے نشے میں مست اور بدعات ورسومات کے دلدل میں پھنسے یہ حضرات کچھ ایسی ہی کشمکش میں سرگرداں ہیں، بعض اہل بدعت ایک عمل کو درست قرار دیتے ہیں تو دوسرے اسی کو غلط کہہ رہے ہیں۔ ایک مبتدع ایک بات کو عین حق کہہ رہا ہے تو دوسرا اس عین باطل سے تعبیر کرتا نظر آتا ہے، کوئی جائز کہتا ہے تو کوئی ''گستاخی'' گردانتا ہے، ایک کے فتویٰ سے دوسرا فاسق اور کسی کے فتویٰ سے کوئی دائرہ اسلام سے خارج قرار پاتا ہے۔ باہمی دست وگریبان کا یہ عالم ہے......الامان والحفیظ۔ (دست وگریبان جلد ا ص ۸)

﴿دیوبندی اختلافات اور گھمن صاحب﴾

قارئین کرام! دیوبندی الیاس گھمن صاحب کی تقریظ کے مذکورہ بالا الفاظ کو خوب ذہن نشین کر لیجیے کیونکہ آنے والے صفحات میں ان ہی کو پیش نظر رکھتے ہوئے دیوبندی مذہب کی اندرونی خانہ جنگی، بلکہ اختلافات کی ایٹمی جنگ کا نظارہ پیش کیا جائے گا۔اور آپ دیکھیں گے کہ گھمن صاحب جن اصولوں کے تحت ہم سنیوں کو گمراہ ثابت کرنے نکلے تھے خود انہی اصولوں اور فتوؤں سے دیوبندیت کا بیڑا غرق ہو چکا ہے۔

یقین نہ آئے تو اک بار پوچھ کر دیکھو
جو ہنس رہا ہے وہ زخموں سے چور نکلے گا

﴿......سنی تبصرہ......﴾

دیوبندی علماء اپنی کتابوں میں ہم سنیوں کے بعض سیاسی یا فروعی مسائل کو بھی مذموم اختلافات میں شمار کرتے ہوئے اس انداز میں پیش کرتے ہیں جیسا کہ ان اختلافات کی وجہ سے ہی دین تباہ ہو رہا ہے، یا ان اختلافات کی وجہ سے اہلسنت و الجماعت حنفی [بریلوی] آپس میں ایک دوسرے کے سر کاٹ رہے ہیں۔

قارئین کرام! آپ حیران ہوں گے کہ دیوبند ''دست وگریبان'' میں چھوٹی چھوٹی باتوں کو بھی مذموم اختلافات وتضادات ظاہر کر کے اہل سنت و جماعت حنفی بریلوی کے خلاف پیش کیا گیا مثلاً گنبد خضرا کی نسبت سے سبز رنگ کا مسئلہ، گائے کے گوشت کا

مسئلہ، چمگاڈر کا مسئلہ، حقے کا مسئلہ، پان کا مسئلہ جیسے متعدد معمولی باتوں کو بھی مذموم اختلافات ظاہر کیا گیا۔

حالانکہ جن ادنیٰ قسم کے سیاسی یا فروعی اختلافات کو دیوبندی حضرات عوام الناس کے سامنے مذموم، محض عدم تحقیق، خواہشاتِ نفسانی، ذاتی اغراض و مقاصد پر مبنی اختلافات یا تضاد بیانیاں بتلاتے پھرتے ہیں یہی سب کچھ خود دیوبندیوں کی کتابوں میں ملتا ہے بلکہ اِن سے کئی گناہ بڑے اور شدید قسم کے اختلافات و تضادات خود وہابی دیوبندی مسلک میں پائے جاتے ہیں۔

لیکن جب دیوبندیوں کے گھر کا معاملہ آئے تو اپنے ان تمام ''مذموم اختلافات جو محض عدم تحقیق، خواہشاتِ نفسانی اور ذاتی اغراض و مقاصد پر مبنی ہیں'' کو چھپاتے ہیں اور یہی مذکورہ بالا حدیث بھول جاتے ہیں۔

آخر دیوبندیوں کو وہاں نبی پاک ﷺ کا یہ فرمان کیوں یاد نہیں آتا کہ:

''ما ضل قوم بعد ھدی کانو ا علیه الا اوتو الجدل '' کہ قوم کوئی ہدایت پانے کے بعد اس وقت تک گمراہ نہیں ہوتی جب تک اس میں جھگڑا نہیں شروع ہو جاتا''

لیکن مسئلہ یہ ہے کہ دیوبندی حضرات کی گھٹی میں شامل ہے کہ دوسروں کی چھوٹی چھوٹی باتوں کو پہاڑ بنا کر پیش کرتے ہیں۔ جی ہم خود نہیں کہتے بلکہ یہ بات خود دیوبند مفتی اعظم کہتے ہیں، ملاحظہ کیجیے:

دیوبندی مفتی اعظم محمد شفیع کا اقرار

رائی کو پہاڑ بنانا دیوبندیوں کا کام

۞......دیوبندیوں کے مفتی اعظم نے اپنے وہابی علماء کے بارے میں خود فرمایا ہے:

ہمارے ہاں ''چھوٹا سا نقطہ اختلاف ہوتو اس کو بڑھا کر پہاڑ بنا دیا جاتا ہے ......چھوٹے سے چھوٹا مسئلہ معرکہ جدال بنا ہوا ہے جس کے پیچھے غیبت، جھوٹ، ایذائے مسلم، افتراء و بہتان اور تمسخر واستہزاء جیسے متفق علیہ کبیرہ گناہوں کی بھی پرواہ نہیں کی جاتی۔ دین کے نام پر خدا کے گھروں میں جدال وقتال اورلڑائیاں ہیں''

(وحدت امت ۴۰)۔

دیوبندی مفتی اعظم کے اس حوالہ سے معلوم ہوا کہ علماء دیوبند چھوٹے سے نقطہ اختلاف کو بڑھا کر پہاڑ بنا دینے میں کمال مہارت رکھتے ہیں، بلکہ اس عمل میں ان کا ثانی کوئی نہیں ہے۔اب ہم اتنا ہی کہیں گے کہ

آپ ہی اپنی اداؤں پر ذرا غور کریں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

دیوبندی امام کا دیوبندیوں کی کتابوں میں مغالطہ

......دیوبندی امام سرفراز صفدر صاحب اپنے ایک دیوبندی بزرگ [قاضی شمس الدین صاحب] کے بارے میں صاف اقرار کرتے ہیں کہ

''شوقِ اعتراض اور جذبہ تردید میں آکر محترم [دیوبندی علامہ] نے اُسے کیا سے کیا بنا ڈالا۔ جس سے ہر سطحی ذہن والا اور کم فہم آدمی ضرور مغالطے کا شکار ہوسکتا ہے کہ بات چونکہ ایک مدرس اور بڑے بزرگ کی ہے لہذا کتاب ''سماع الموتیٰ'' میں علمی اور تحقیقی طور پر ضرور خامی اور غلطی ہوگی'' (الشھاب المبین صفحہ ۱۳)

قارئین کرام! جب دیوبندی حضرات کا آپسی اختلافات میں یہ حال ہے کہ ایسی ہیرا پھیری کرتے ہیں کہ جس سے عوام مغالطے کا شکار ہوجاتی ہے تو اب خود اندازہ کیجیے کہ جب یہ فریبی دیوبندی حضرات ہم اہل حق اہل سنت و جماعت حنفی بریلوی کے خلاف لکھنے بیٹھتے ہوں گے تو دجل وفریب، افترا پردازی، ہیرا پھیری اور مغالطے بازی کے کیا کیا گل کھلاتے ہوں گے؟ طوالت کا خوف نہ ہوتا تو ہم یہاں ایسے درجنوں دیوبندی حوالے پیش کردیتے۔

بہر حال کیا یہ ثبوت کم ہے کہ خود دیوبندی علماء کا اقرار ہے کہ ان کے اپنے دیوبندی علماء اپنے مخالفین کی عبارات میں ہیرا پھیری سے کام لیتے ہیں اور مخالفین کی باتوں کو اس طرح بیان کرتے ہیں کہ عام لوگ مغالطے کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اسی طریقے پر عمل کرتے ہوئے دیوبندی علماء آج کل اہل سنت والجماعت حنفی بریلوی مسلک پر اعتراضات کرکے عوام الناس کو دھوکا دیتے ہیں۔

مسلمہ احکام کومختلف فیہ بنانا دیوبندیوں کا چسکا

دیوبندیوں کے مفتی محمد عبد المجید دین پوری نائب رئیس دار الافتاء، جامعۃ العلوم الاسلامیہ لکھتے ہیں:

''زمانے کی جدت نے فکری تجدید کا گھمبیر مسئلہ کھڑا کر دیا ہے، تجدد پسندی نے کئی مسلمہ احکام کومختلف فیہ بنانے کا چسکا ہمارے کئی روایت پسند علماء کرام کو بھی عطا کر دیا ہے''۔(ڈیجیٹل کیمرے کی تصویر کی حرمت پر مفصل و مدلل فتوی صفحہ 13۔ناشر جامعہ دار العلوم یاسین القرآن کراچی)

قارئین کرام غور کریں دیوبندی مفتی صاحب نے یہاں بالکل واضح الفاظ میں اس بات کا اقرار کیا کہ ہمارے دیوبندی علماء کو اختلافات کا چسکا پڑا ہوا ہے، ''احکام کو مختلف فیہ بنانے کا چسکا'' کے الفاظ بتا رہے ہیں کہ دیوبندی ان مسائل کو بھی مختلف فیہ بنانے پر تُلے ہوئے ہیں جن میں اختلاف کی گنجائش نہیں۔ اب ہم اس پر کیا تبصرہ کریں؟ ہاں اتنا ضرور کہتے ہیں کہ علماء دیوبند کو دوسروں پر اعتراض کرنے کی بجائے کم از کم خود اپنے گریبان میں ضرور جھانک لینا چاہیے۔

دیوبندی علماء کا اپنے مخالفین کے خلاف اندازِ کلام

دیوبندی مفتی اعظم مولوی شفیع صاحب فرماتے ہیں:

''آج افسوس یہ ہے کہ ہم اسوۂ انبیاء سے اتنی دور جا پڑے کہ ہمارے کلام وتحریر میں ان کی کسی بات کا رنگ نہ رہا۔ آج کل کے مبلغ و مصلح کا کمال یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ

مخالف پر طرح طرح کے الزام لگا کر اس کو رسوا کرے اور فقرے ایسے چست کرے کہ سننے والا دل کو پکڑ کر رہ جائے۔اسی کا نام آج کی زبان میں زبان دانی اور اردو ادب ہے ۔انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

......’’آج ہمارے علماء اور مصلحین و مبلغین ...... کیسے روا ہوسکتا ہے کہ جس سے ان کا کسی رائے میں **اختلاف ہو جائے تو اس کی پگڑی اچھالیں اور ٹانگ کھینچنے کی فکر میں لگ جائیں اور استہزاو تمسخر کے ساتھ اس پر فقرے چست کریں!** اور پھر دل میں خوش ہوں کہ ہم نے دین کی بڑی خدمت انجام دی ہے،اور لوگوں سے اس کے متوقع رہیں کہ ہماری خدمات کو سراہیں اور قبول کریں...... کاش ہم مل کر سوچیں اور دوسروں کی اصلاح سے پہلے اپنی اصلاح کی فکر کریں،......باطنی گناہ **ہمارے جبے اور عمامے کے ساتھ جمع ہو سکتے ہیں** اس لئے ان کی پرواہ نہیں ہوتی اور یہی وہ چیزیں ہیں جو دراصل سارے تفرقوں کی بنیاد ہیں۔ (وحدتِ امت صفحہ ۳۱۔۳۲)

دیوبندی مفتی صاحب کی اس عبارت سے معلوم ہوا کہ:

- ’’دیوبندی علماء کے کلام و تحریر میں ’’اسوۂ انبیاء‘‘ کا رنگ نہ رہا۔
- دیوبندی کے نزدیک ’’مبلغ و مصلح کا کمال یہ ہے کہ مخالف پر طرح طرح کے الزام لگا کر اس کو رسوا کرے۔
- استہزا و تمسخر پر مشتمل فقرے چست کرنا ہی علماء دیوبند کے نزدیک زبان دانی اور اردو ادب ہے۔
- علماء دیوبند کی کسی رائے سے کسی کو اختلاف ہو جائے تو اس کی پگڑیاں اچھالنے اور ٹانگ کھینچنے کی فکر میں لگ جاتے ہیں۔

❁ علماء دیوبند ایسی باتوں کو ''دین کی بڑی خدمت'' سمجھتے ہیں۔ اور لوگوں سے اس کے متوقع رہتے ہیں کہ ہماری خدمات کو سراہیں اور قبول کریں۔

دیوبندی مذہبی اختلافات کا سہارا لے کر بدنام کرتے ہیں

دیوبندی گھسن پارٹی کیلئے عرض ہے کہ دیوبندی المعارف میں اپنے دیوبندی مولانا عبیداللہ سندھی کے بارے میں لکھا ہے کہ

''صحیح بات یہ ہے کہ ارباب دار العلوم نے مذہبی اختلاف کا سہارا لے کر مولانا سندھی [دیوبندی] کو دار العلوم دیوبند سے الگ کر دیا''

(المعارف لاہور جولائی۔ستمبر 1996 ص ۷۱)

❁ مذکورہ عبارت کے ان الفاظ ''مذہبی اختلاف کا سہارا لے کر'' نے معاملہ واضح کر دیا کہ اصل میں کوئی مذہبی اختلاف نہ تھا بلکہ ارباب دار العلوم دیوبند نے اپنے مذموم اور ذاتی اغراض و مقاصد کی بنا پر ان کو نکالا، لہذا سوچئے کہ جب دیوبندی حضرات اپنے علماء کے ساتھ یہ سلوک کر سکتے ہیں تو پھر اپنے مخالفین کے خلاف کس حد تک جا سکتے ہیں۔

وہ ہماری تحریر پڑھ کر پہلو بدل کے بولے
کوئی قلم چھینے اس سے یہ تو برباد کر چلا ہے

سنیوں کو بدنام کرنا دیوبندی علماء کا مقصد

دیوبندی حضرات کا مقصد محض سنیوں کو بدنام کرنا ہوتا ہے اس لئے وہ ایسے حربے استعمال کرتے ہیں لیکن دیوبندی حضرات ایسا کیوں کرتے ہیں؟ اس کا جواب بھی دیوبندیوں کے معتبر بزرگ و وکیل محمد امین صفدر اوکاڑوی کی زبانی ملاحظہ کیجئے۔ وہ کہتے ہیں کہ

''دیوبندی بریلوی اختلاف حقیقۃً اختلاف نہیں ہے بلکہ مخالفت ہے ...... مخالفت میں صرف ایک دوسرے کو بدنام کرنا مقصود ہوتا ہے'' (خطبات صفدر)

۞ دیوبندی وکیل ومناظر نے بذات خود تسلیم کیا کہ سنیوں سے ہم دیوبندیوں کا حقیقتاً اختلاف نہیں بلکہ مخالفت ہے، اور چونکہ یہ مخالفت ہے تو دیوبندیوں کے نزدیک مخالفت میں صرف ایک دوسرے کو بدنام کرنا ہی مقصود ہوتا ہے اس لئے دیوبندی حضرات بہتان بازی، دھوکا دہی اور فریب کاری سے کام لیتے ہوئے ہم سنیوں کو خواہ مخواہ بدنام کرتے ہیں۔

دیوبندیوں کے اپنے مخالفین کو زیر کرنے کے جھوٹے طریقے

دیوبندیوں کے مفتی اعظم اپنے ہم مذہبوں سے خطاب کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ.

ہم [وہابی]

''اپنے حریف کا استہزاء، تمسخر اور اس کو زیر کرنے کے لئے

جھوٹے ، سچے ، جائز و ناجائز حربے استعمال کرنا اختیار کرلیا
، جس کے نتیجہ میں جنگ وجدال کا بازار تو گرم ہو گیا''
(وحدت امت ص ۱۹،۲۰)

ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ
دیتے ہیں دھوکہ یہ بازی گر کھلا

۞ چونکہ علماء دیوبند کے ہاں مخالفت میں مقصد صرف دوسرے کو بدنام کرنا ہی ہوتا ہے اس لئے دیوبندی حضرات ہم سنیوں کو بدنام کرنے کیلئے مختلف حربے استعمال کر رہے ہیں ۔اور اسی مقصد پر عمل کرتے ہوئے دیوبندی الیاس گھمن ، ابو ایوب دیوبندی، مفتی حماد دیوبندی اور درجنوں دیوبندی علماء سر جوڑ کر بیٹھ گئے ہیں اور اہلسنت والجماعت (حنفی بریلوی) کے خلاف اپنی تقریروں، تحریروں یہاں تک کہ الیکٹرونک میڈیا پر بقول دیوبندی مفتی ''جھوٹے ، سچے، جائز و ناجائز حربوں'' کو استعمال کرنے میں سرگرم نظر آتے ہیں۔

بہرحال اللہ عزوجل ہمیں فریقِ مخالف کے بارے میں گفتگو کرنے میں دیوبندیوں کے اس مذموم وگھٹیا طریقے سے محفوظ فرمائے۔ (آمین)

باقی جن مسائل اور جن باتوں کو علماء دیوبند مذموم اختلافات وتضاد بیانیاں قرار دیکر اسے گمراہی قرار دے چکے تو ہم ''یہاں انہیں دیوبندی نام نہاد محققین و مناظرین کے انداز اور اصول وضوابط کے مطابق اُسی طرح بلکہ اس سے بھی شدید قسم کے اختلافات کے حوالہ جات کو پیش کرکے ایک ایسا آئینہ ان کے سامنے رکھ رہے ہیں جس میں ان حضرات کو اپنا بدنما ومسخ شدہ چہرہ صاف صاف نظر آ جائے

گا اور شاید انھیں اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھنے کا موقع میسر آ جائے۔

انہیں کے مطلب کی کہہ رہا ہوں

زبان میری ہے بات ان کی

اب ہم دیوبندیوں کی خانہ جنگیوں، تفرقہ بازیوں، تضاد بیانوں کا جائزہ لیتے ہیں اور ہم بتائیں گے کہ دوسروں کے خلاف زبان درازی کرنے والے علماء دیوبند کے اپنے دیوبندی وہابی مذہب کا حال کس قدر بدتر و بدنما ہو چکا ہے۔

دیوبندی علماء کی آپسی خانہ جنگی

......حوالہ نمبر 1......

دیوبندیوں کی مصدقہ کتاب ''فتح المبین'' کے 104 علماء کے مطابق سارے دیوبندی وہابی ''شیطانی امت'' ہیں۔

علماء **دیو** بند کے مناظر و ترجمان محمد امین صفدر اوکاڑوی لکھتے ہیں کہ

''حضرت مولانا منصور علی خان نے الفتح المبین، علماء اور مفتیان کرام کے سامنے پیش کی، وقت کے ایک سو چار (104) مفتی صاحبان نے اس کتاب کی توثیق و تصدیق فرمائی...... علمائے حرمین شریف نے احناف کی کتاب الفتح المبین کی تائید و تصدیق فرمائی'' (تجلیات صفدر جلد پنجم ۴۲۲)۔

وہابی شیطانی امت ہے

دیوبندیوں کی اسی مصدقہ کتاب میں 104 علماء نے نبی پاک ﷺ کی حدیث لکھ کر وہابی فرقے کو شیطانی امت قرار دیا۔

چنانچہ لکھتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا:

''ھناک الزلازل و الفتن و بھا یطلع قرن الشیطان''یعنی ملک نجد میں زلزلے اور فتنے اٹھیں گے اور اُس سے نکلے گی **امت شیطان کی**،سوموافق اس خبر مخبر صادق کے **گروہ وھابیہ** جو پیرو محمد بن عبدالوہاب کے ہیں''

(فتح المبین ص ۴۲۱)۔

پتہ چلا کہ نبی پاک ﷺ نے جس ''شیطانی گروہ'' کی خبر دی تھی وہ گروہ دیوبندیوں کی مصدقہ کتاب کے 104 علماء بلکہ علمائے حرمین شریفین کے مطابق وہ ''گروہ وہابیہ'' ہے اور دیوبندیوں کا صاف اقرار ہے کہ ہم وہابی [یعنی شیطانی امت] ہی ہیں۔

دیوبندیوں کا اقرار کہ وہ پکے وہابی ہیں

[1] دیوبندی تبلیغی جماعت کے سربراہ دیوبندی مولوی منظور نعمانی لکھتے ہیں کہ

''اور ہم خود اپنے بارہ میں صفائی سے عرض کرتے ہیں کہ ہم بڑے سخت وہابی ہیں''

(سوانح مولانا محمد یوسف کاندھلوی ص ۱۹۰)۔

[2] دیوبندی تبلیغی جماعت کے فضائل اعمال، فضائل صدقات وغیرہ کے مصنف

مولوی زکریا نے کہا ہے کہ

''میں خود تم سب سے بڑا وہابی ہوں''

(سوانح مولانا محمد یوسف ص ۱۹۲)

[3] دیوبندیوں کے حکیم الامت اشرف علی تھانوی صاحب اپنی مسجد کے بارے میں لکھتے ہیں:

''بھائی یہاں وہابی رہتے ہیں یہاں فاتحہ نیاز کیلئے کچھ مت لایا کرو''

(اشرف السوانح ۱/ ۴۸)

یعنی فتح المبین کے مطابق یہاں شیطان کے امتی رہتے ہیں۔

[4] دیوبندی اشرفعلی تھانوی صاحب کہتے ہیں:

''اگر میرے پاس دس ہزار روپیہ ہو سب کی تنخواہ کر دوں۔ **پھر دیکھو خود ہی سب وہابی بن جائیں**'' (الافاضات الیومیہ۔ حصہ ۲/ ۷۵)

[5] اشرفعلی تھانوی کہتے ہیں کہ ''ایک صاحب بصیرت و تجربہ کار کہا کرتے تھے کہ ان دیوبندیوں وہابیوں کو اپنی قوت معلوم نہیں۔ (الافاضات الیومیہ جلد ۵ ص ۲۴۹)۔

اس تفصیلی گفتگو سے پتہ چلا کہ نبی پاک ﷺ نے جس شیطانی گروہ [شیطانی امت] کے بارے میں پیشین گوئی فرمائی تھی، دیوبندیوں کی مصدقہ کتاب ''فتح المبین'' کے مطابق اس گروہ کا نام عرف عام میں آجکل فرقہ ''وہابیہ'' ہے اور دیوبندیوں کے بڑے بڑے علماء و اکابرین نے بڑے فخر کے ساتھ اور قسمیں اٹھا اٹھا کر کہا کہ ہمارا تعلق اسی شیطانی امت یعنی ''گروہ وہابیہ'' ہی سے ہے۔

فتح المبین کی عبارت کی روشنی میں دیوبندی علماء کے اقوال کا مطلب یہ نکلا کہ

۞ دیوبندی تبلیغی جماعت کے سربراہ دیوبندی مولوی منظور نعمانی لکھتے ہیں کہ "اور ہم خود اپنے بارے میں صفائی سے عرض کرتے ہیں کہ ہم بڑے سخت وہابی یعنی فتح المبین کے مطابق شیطانی امتی ہیں۔

۞ دیوبندی تبلیغی جماعت کے فضائل اعمال، فضائل صدقات وغیرہ کے مصنف مولوی زکریا نے کہا ہے کہ "میں خود تم سب سے بڑا وہابی یعنی فتح المبین کے مطابق شیطانی امتی ہوں۔

۞ **دیوبندیوں** کے حکیم الامت اشرف علی تھانوی صاحب اپنی مسجد کے بارے میں لکھتے ہیں "**بھائی یہاں وہابی یعنی فتح المبین کے مطابق شیطانی امتی رہتے ہیں**"۔

تو معلوم ہوا کہ دیوبند کے تمام مدارس کے اساتذہ وطلبہ مذکورہ حوالے سے شیطان کے امتی ہیں تو ان کے مدارس شیطانوں کے اڈے ٹھہرے۔

۞ **دیوبندی** اشرفعلی تھانوی صاحب کہتے ہیں کہ "اگر میرے پاس دس ہزار روپیہ ہو سب کی تنخواہ کر دوں۔ **پھر دیکھو خود ہی سب وہابی یعنی شیطانی امتی بن جائیں۔**

۞ اشرفعلی تھانوی کہتے ہیں کہ "ایک صاحبِ بصیرت و تجربہ کہا کرتے تھے کہ ان <u>دیوبندیوں وہابیوں</u> یعنی شیطانی امت کو اپنی قوت معلوم نہیں۔

یہی دیوبندی نہیں بلکہ دیوبندی امام رشید احمد گنگوہی نے شیطانی امت کے بانی محمد بن عبدالوہاب نجدی کو اچھا جانا، منظور نعمانی اور دیگر بڑے بڑے علماء دیوبند بلکہ خود دارالعلوم دیوبند نے اب اپنی جدید تحقیق کے مطابق محمد بن عبدالوہاب نجدی کو اپنا پیشوا

تسلیم کرلیا ہے۔تفصیل کے لئے خود دیوبندی منظور نعمانی کی کتاب ''شیخ محمد بن عبد الوہاب اور ہندوستان کے علماءِ حق'' کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔تو ثابت ہوا کہ مذکورہ بالا جملہ دیوبندی علماء ''شیخ نجد'' کو اپنا مقتدیٰ وپیشواء ماننے والے اوران کی اندھی عقیدت سے سرشار دیوبندی حضرات اپنی مصدقہ کتاب ''فتح المبین'' کے حوالے سے شیطانی امت قرار پائے،اسی لئے یہ کہنا بالکل حق ہے کہ

پیدا ہوئے وہابی تو ابلیس نے کہا
لو آج ہم بھی صاحب اولا د ہو گئے

وہابی دیوبندی حضرات ''قرن الشیطان'' [شیطانی امت] ہیں۔اسی لئے یہ لوگ اللہ تبارک وتعالیٰ،انبیاءِ اکرام علیھم الصلوۃ والسلام اور اولیاءِ عظام رحمۃ اللہ علیھم اجمعین اور امت محمدیہ کے خلاف بے ادبیاں،گستاخیاں کرتے ہیں۔دیوبندیوں کو دیکھئے کہ شیطان کی امت بنے بیٹھے ہیں۔معاذ اللہ عزوجل۔لیکن الحمد للہ عزوجل ہم سنیوں کو اپنے نبی پاک ﷺ کے امتی ہونے پر فخر ہے۔

......حوالہ نمبر 2......

دیوبندیوں کے نزدیک اکابرین دیوبند بے ادب ہیں

علماءِ دیوبند کے امام اشرفعلی تھانوی کی کتاب میں وہابی کا معنیٰ یوں بیان کیا گیا کہ

''وہابی کا معنیٰ ہیں بے ادب باایمان'' (الافاضات الیومیہ ٢/ ٢٠٧)۔

معلوم ہوا کہ ان دیوبندیوں کے نزدیک وہابی کا معنیٰ ''بے ادب'' ہے۔اب بے

ادب باایمان ہوتا ہے کہ نہیں؟ خودعلمائے دیوبند کی کتابوں سے ملاحظہ کیجیے۔

اب بےادب کے بارے میں دیوبندیوں کا فتویٰ ملاحظہ کیجیے۔

۞ ...... خودعلماءدیوبند کے حکیم اشرفعلی تھانوی ہی کہتے ہیں کہ

''ادب بڑی چیز ہےاور **بے ادبی** نہایت ہی بُری چیز ہے۔بےادب ہمیشہ محروم رہتاہےاسی کوفرماتے ہیں۔

زخداجوئیم توفیق ادب ‏ ‏ ‏ ‏ بےادب محروم گشت ازفضل رب''

ترجمہ: ہم اللہ تعالیٰ سےادب کی توفیق کی دعاءکرتے ہیں۔کیونکہ **بے ادب** حق تعالیٰ کی مہربانی سےمحروم رہتا ہے۔(ملفوظات حکیم الامت جلد۵ص ۲۶۸)

۞ امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی نے بھی لکھا۔

''بےادب محروم گشت ازفضل رب''

(تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان الفصل الخامس فی ردالاشراک فی العادات ص۵۴)

۞ علماءدیوبند کے حکیم اشرفعلی تھانوی کہتے ہیں کہ

''گستاخ اور **بے ادب** کبھی مقصودتک راہ نہیں پا سکتا کبھی صورت تک مسخ ہو جاتی ہے ......اور یہ سب بے ادبی اورگستاخیوں کےثمرات ہیں''

(ملفوظات حکیم الامت جلد۵ص ۲۶۸)

تھانوی جی کی اس عبارت سے ثابت ہو گیا کہ بےادب کبھی منزل مقصودتک نہیں

پہونچتا بلکہ اس کی صورتیں تک مسخ ہو جاتی ہیں۔تو اب دیوبندی حضرات خود بتائیں کہ وہ باایمان ہیں یا بے ایمان؟ کیا ایمان والا بھی منزل مقصود تک نہیں پہونچ سکتا؟

اب دیوبندی کس کس کو بے ادب یعنی ''وہابی'' مانتے ہیں وہ بھی ملاحظہ کیجئے۔

✿ دیوبندی اکابرین وعلماء کی معتبر ومستندترین کتاب ''المہند'' میں لکھا ہے کہ ''اگر کوئی ہندی شخص کسی کو وہابی کہتا ہے تو یہ مطلب نہیں کہ اس کا عقیدہ فاسد ہے بلکہ یہ مقصود ہوتا ہے کہ وہ سنی حنفی ہے'' (المہند صفحہ ۳۲)

یعنی اگر کوئی ہندی شخص کسی کو وہابی [بے ادب، گستاخ] کہتا ہے...... [تو] یہ مقصود ہوتا ہے کہ وہ سنی حنفی ہے۔تو دیوبندیوں کے مطابق سب سنی حنفی حضرات وہابی یعنی ''بے ادب'' ٹھہرے۔

اب ہم وہابیوں دیوبندیوں سے پوچھتے ہیں کہ کیا تم سنی حنفی ہو کہ نہیں؟ یقیناً تمام دیوبندیوں کا یہی دعویٰ ہے کہ ہم دیوبندی سنی حنفی ہیں، اشرفعلی تھانوی، رشید احمد گنگوہی، قاسم نانوتوی، خلیل احمد انبیٹھوی اور اسی طرح سرفراز صفدر، امین اکاڑوی، حق نواز جھنگوی، ڈاکٹر خالد محمود، ایوب قادری، مفتی حماد، مفتی نجیب، گھمن وغیرھم سب کا یہی دعویٰ رہا ہے کہ ہم دیوبندی ہی سنی حنفی ہیں۔تو یہ سب دیوبندی حضرات اس تعریف اور اپنے سنی حنفی دعوے کے مطابق وہابی یعنی بے ادب ہیں۔اور بے ادبوں کے بارے میں خود علماء دیوبند اقرار کر چکے کہ

✿ بے ادب وہابی دیوبندی کبھی مقصود تک راہ نہیں پا سکتے،

✿ ان وہابیوں دیوبندیوں کی صورتیں بھی کبھی مسخ ہو جاتی ہیں،

❁ وہابی دیوبندی حق تعالیٰ کی مہربانی سے بھی محروم رہتے ہیں۔

❁ اور یہ سب [ان وہابیوں دیوبندیوں کی] بے ادبی اور گستاخیوں کے ثمرات ہیں۔

؎ لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

……وہابیوں دیوبندیوں کی خرد ماغی……

تھانوی صاحب نے خود لکھا کہ بے ادب حق تعالیٰ کی مہربانی سے محروم رہتا ہے ۔اب دوسری عبارت کے مطابق اگر بے ادب بھی ہے اور با ایمان بھی ہے تو پھر حق تعالیٰ کی مہربانی سے محروم نہ ہوا کیونکہ حق تعالیٰ کی سب سے بڑی مہربانی یہ ہے کہ وہ ایمان جیسی نعمت عظمیٰ عطا فرمادے۔اوراس کے برعکس جو باادب ہے وہ اگر بے ایمان ہوکر حق تعالیٰ کی مہربانی سے محروم ہوگیا تو یہ اللہ تعالیٰ کی ذات اوراس کے فضل وعدل پر بڑا بہتان ہے، یہ تھانوی صاحب کی اپنی غلط فہمی اوراپنے بیانات کا تضاد ہے۔

کیا تھانوی صاحب کے نزدیک حق تعالیٰ کی مہربانی اسی کو کہتے ہیں کہ وہ باادب کو نعمت ایمان سے محروم کر دے اور بے ادب کو صاحب ایمان کر دے؟ کیا (معاذ اللہ) عبداللہ بن ابی صاحب ایمان ہوا؟ ذوالخویصرہ صاحب ایمان ہوا؟ ولید بن مغیرہ صاحب ایمان ہوا؟

جب بے ادب حق تعالیٰ کی مہربانی سے محروم ٹھہرا تو یقیناً عذاب جہنم کا مستحق ہوا تو مطلب یہ ہوا ''وہابی کے معنی ہیں بے ادب یعنی حق تعالیٰ کی مہربانی سے محروم باایمان''

کیا دنیا کا کوئی فلاسفر اس عبارت کو انہی الفاظ کی موجودگی میں بے غبار ثابت کر سکتا ہے کہ حق تعالیٰ کی مہربانی سے محروم بھی ہو اور باایمان بھی ہو؟ اس گورکھ دھندے کو تھانوی صاحب کے نیاز مند ہی حل کر کے دکھا دیں۔ لیکن یہ بھی یاد رہے کہ تھانوی کی اس عبارت کی دیوبندی حافظ محمد صابر صفدر کی کتاب ''بے ادب بے نصیب'' سخت تردید کرتی ہے۔ جس میں بے ادبوں کو واضح طور پر گستاخ و مستحق عذاب بتایا گیا ہے۔

اسی کتاب کی ایک عبارت ہے کہ

''اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو باادب بننے کی توفیق عطا فرمائے بے ادبی کے گناہ سے حفاظت فرمائے، کیونکہ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے''**من لم یو قر کبیرنا فلیس منا**'' (مشکوۃ) کہ جو شخص ہمارے بڑوں کی بے ادبی کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے''۔ (بے ادب بے نصیب: ص ۵۵)

اب خود فیصلہ کیجیے کہ تھانوی کی مخالفت نہ صرف دیگر دیوبندی علماء، بلکہ خود تھانوی کے اپنے متعدد اقوال اور سب سے بڑھ کر رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کے بھی خلاف ہے۔ تو علمائے دیوبند خود سوچیں کہ یہ مذموم اختلاف نہیں؟

دیوبندی امام اشرفعلی تھانوی نے ''بے ادب'' کو'' باایمان'' قرار دیا

''بے ادب باایمان'' (الافاضات الیومیہ ۲/ ۲۰۷)۔

جبکہ دیوبندیوں ہی کے حافظ محمد صابر صفدر نے ایک کتاب لکھی جس کا نام ہے'' بے ادب بے نصیب'' (مکتبۃ الحسن لاہور)۔ اس کتاب کے ٹائیٹل پیج پر ہی یہ لکھا ہے کہ

''شعائر اسلام کی بے ادبی کی سزا پر انتہائی عبرت ناک
سینکڑوں واقعات جنہیں پڑھ کر آپ بھی یہ کہنے پر مجبور ہو جائیں

گے کہ واقعی سچ ہے بےادب بے نصیب''

قارئین کرام! لطف کی بات یہ ہے کہ دیوبندیوں کے جن الیاس گھمن صاحب نے ''دست وگریبان'' پر بڑے دھڑلے سے تقریظ لکھی ہے انہی گھمن صاحب کی تقریظ اس کتاب ''بےادب بےنصیب'' کے صفحہ 43 پر بھی موجود ہے۔

تو اب ہم دیوبندیوں بالخصوص الیاس گھمن سے کہتے ہیں کہ جب تمہارے امام تھانوی کے نزدیک ''بےادب باایمان'' ہوتا ہے تو پھر ''بےنصیب اور سزا کا مستحق کس طرح ہوا؟ تمہارا امام تھانوی بےادبوں کو باایمان قرار دے رہا ہے اور جس کتاب پر تمہاری تقریظ ہے وہ بےادبوں کو گستاخ، بےنصیب اور مستحق عذاب بتا رہی ہے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ یہ کتاب ''بےادب بےنصیب'' کھلا ثبوت ہے کہ بےادب باایمان نہیں بلکہ بےادب وگستاخ ہوتا ہے لہذا اب الیاس گھمن اور اس کتاب کے مصنف صابر صفدر اور اس کو پسند کرنے والے اور اس پر تقاریظ لکھنے والے دیوبندی سچے ہیں یا کہ تمام دیوبندیوں کے حکیم اشرفعلی تھانوی؟ کیا یہ مذموم اختلاف نہیں کہ ایک دیوبندی بےادب کو باایمان کہہ رہا ہے جبکہ دوسرے بےادب کو بےنصیب بلکہ کتاب کے مطابق گستاخ و مستحق عذاب قرار دے رہا ہے۔

میرے خیال میں یہ دیوبندی تضاد محض اس لئے ہے کہ جب بات وہابیہ کے گھر کی ہو تو بےادب وہابیوں دیوبندیوں کو باایمان کہہ کر ان کی گستاخیوں پر پردہ ڈال دیا جاتا ہے لیکن جب غیر دیوبندیت کا معاملہ ہو تو بےادب کو بےنصیب کہہ کر گستاخ و مستحق سزا بتایا جاتا ہے۔

......حوالہ نمبر 3......

تقویۃ الایمان کے فتوے کی روسے 616 دیوبندی علماء کافر و مشرک

دیوبندیوں کے امام اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں:

''شرک کے معنی یہ کہ جو چیزیں اللہ نے اپنے واسطے خاص کی ہیں اور اپنے بندوں پر نشان بندگی کے ٹھہرائے ہیں وہ چیزیں اور کسی کے واسطے کرنی جیسے سجدہ کرنا اور اس کے نام کا جانور [ذبح] کرنا اور اس کی منت ماننی اور مشکل کے وقت پکارنا اور ہر جگہ حاضر وناظر سمجھنا اور تصرف وقدرت کی ثابت کرنی سوان باتوں سے شرک ہوجاتا ہے۔ گوکہ پھر اس کو اللہ تعالیٰ سے چھوٹا سمجھے اور اسی کا مخلوق اور اسی کا بندہ۔ اور اس بات میں اولیاء، انبیاء میں اور جن وشیطان میں اور بھوت وپری میں کچھ فرق نہیں یعنی جس سے کوئی یہ معاملہ کرے گا وہ مشرک ہوجاوے گا'' (تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان: صفحہ ۲۱)

مزید لکھا کہ ''ہر جگہ حاضر وناظر رہنا ...... یہ اللہ ہی کی شان ہے اور کسی کی یہ شان نہیں۔ (تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان: صفحہ ۲۲)

معلوم ہوا کہ امام الوہابیہ کے نزدیک اللہ عزوجل کے سواء کسی کو بھی حاضر وناظر ماننا شرک ہے۔ اب تقویۃ الایمان کی مذکورہ بالا عبارت کو سامنے رکھ کر آپ آگے آنے والے دیوبندیوں کے عقیدے کے بارے میں خود ہی فیصلہ کیجیے کہ کیا 616 دیوبندی علماء اسماعیل دہلوی کے مطابق مشرک ٹھہرے کہ نہیں؟

ہمارے کریم آقا رحمۃ للعالمین ﷺ کے بارے میں وہابیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ ان کو حاضر وناظر ماننا شرک ہے لیکن دیوبندیوں کے مطابق شیطان ہر جگہ حاضر وناظر

ہے۔ چنانچہ عبدالرؤف خان دیوبندی نے لکھا:

''ملک الموت اور شیطان مردود کا ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا نص قطعی سے ثابت ہے اور محفل میلاد میں جناب خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا تشریف لانا نصِ قطعی سے ثابت نہیں''۔ (براۃ الابرار عن مکائد الاشرار صفحہ ۵۷، بحوالہ کلمہ حق)

یعنی دیوبندیوں کے نزدیک حضور ﷺ کا حاضر و ناظر ہونا کسی نص سے ثابت نہیں بلکہ شرک ہے لیکن دیوبندیوں کے 616 علماء کے مطابق شیطان کا حاضر و ناظر ہونا نص قطعی سے ثابت ہے۔ **لاحول ولاقوۃ الا باللہ**. یادر ہے کہ اس کتاب ''براۃ الابرار عن مکائد الاشرار'' پر 616 دیوبندی وہابی علماء کے دستخط و تصدیقات موجود ہیں۔ اب تقویۃ الایمان اور براۃ الابرار کی ان عبارات کو آمنے سامنے رکھیں تو 616 دیوبندی علماء ''شیطان لعین'' کو حاضر و ناظر مان رہے ہیں لیکن دوسری طرف امام الوہابیہ کے نزدیک شیطان کو حاضر و ناظر ماننا بھی شرک ہے۔ دہلوی صاحب کہتے ہیں کہ ''شرک کے معنی یہ کہ جو چیزیں اللہ نے اپنے واسطے خاص کی ہیں...... [جیسے مشکل کے وقت پکارنا اور ہر جگہ حاضر و ناظر سمجھنا] ......اور اس بات میں اولیاء، انبیاء میں اور جن و شیطان میں اور بھوت و پری میں کچھ فرق نہیں یعنی جس سے کوئی یہ معاملہ کرے گا وہ مشرک ہو جاوے گا'' (تقویۃ الایمان مع)

لہٰذا اسماعیل دہلوی کے فتوے کے مطابق 616 دیوبندی علماء شیطان لعین کو حاضر و ناظر مان کر کافر و مشرک ٹھہرے۔

مزے کی بات یہ ہے کہ امام الوہابیہ نے اپنی مذکورہ بالا تحریر میں جسے پوری قوت کے ساتھ شرک بتایا ایسی بات کو دیوبندی علمائے نے پوری قوت کے ساتھ نص

قطعی (بقول وہابیہ) سے ثابت مانا۔کیا قرآن مقدس کی عظمتوں کو اپنے خودساختہ خانہ زاداصولوں پر پامال کرنے کی اس سے بدترین مثال کہیں مل سکتی ہے؟

......حوالہ نمبر 4......

دیوبندی جانوروں سے بھی بدتر

دیوبندی ماسٹر امین اکاڑوی کے مطابق دیوبندی اکابرین قرآن،حدیث متواترہ ،اجماع فقہاء کے منکراور جانوروں سے بھی بدتر ہیں

دیوبندی مماتی فرقے کے مناظر مولوی خضر حیات نے اپنے ہی دیوبندی حیاتی فرقے کے رد میں اپنی کتاب ''اکابر کا باغی کون؟ 151 تا 154 ''میں خوب چھترول کی،ہم انہی کا خلاصہ پیش کردیتے ہیں۔

❁ دیوبندیوں کے مناظر ماسٹر امین اکاڑوی ''قبر'' کی تحقیق کے بارے میں لکھتے ہیں کہ'' قبر وہ گڑھا ہے جو اس زمین پر ہے''

(تسکین الاذکیاء ص ۹۸،اکابر کا باغی کون؟ص 151)

❁ یہی دیوبندی مناظر مزید لکھتے ہیں کہ

''کوے کو بھی پتہ ہے کہ قبر زمین پر ہوتی ہے،حضرت اقدس ﷺ کا خچر علیین میں جا کر بدکا تھا یا سجین میں جا کر یا یہیں؟ اس لئے جو اس [زمینی] قبر کو قبر نہیں مانتے ان کے بارے میں یہی کہا جاسکتا ہے''اولـئک کالانعام بل ھم اضل ''وہ جانوروں سے بھی گئے گزرے ہیں......قبر کے معاملے میں یہ قرآن پاک کے منکر ہیں،احادیث

متواترہ کے منکر ہیں، اجماع فقہاء کے منکر ہیں۔

(تسکین الاذکیاء ص ۹۸، اکابر کا باغی کون؟ ص 151)۔

اس دیوبندی مناظر کے مطابق قبر کا اطلاق صرف زمینی گڑھے پر ہی ہوتا ہے اور اگر کوئی شخص قبر کا دوسرا مفہوم مراد لے یعنی قبر سے مراد عالم برزخ لے تو وہ شخص اس دیوبندی مناظر کے نزدیک :

۱۔قرآن کا منکر ہے ۲۔حدیث متواترہ کا منکر ہے

۳۔اجماع کا منکر ہے ۴۔جانوروں سے بدتر ہے۔

دیوبندی امین اکاڑوی کے فتوے کی زد میں آنے والے علماء دیوبند

❁ اب لیجیے دیوبندیوں کے حکیم الامت اشرفعلی تھانوی کہتے ہیں کہ

"قبر سے مراد حدیث میں عالم برزخ ہے نہ کہ حفرۃ (گڑھا)۔

(مجالس الحکمۃ: ص ۴۳)۔

❁ تھانوی صاحب کہتے ہیں کہ

'اشکال تو تب ہوتا جب قبر سے مراد یہ گڑھا ہوتا جس میں لاش دفن کی جاتی ہے ،حالانکہ اصطلاح شریعت میں قبر گڑھے کو کہتے ہی نہیں بلکہ عالم مثال کو کہتے ہیں ۔

(اشرف الجواب ج ۳ ص ۲۹۸)

❁ دیوبندی علامہ محمد احسن سنبھلی لکھتے ہیں کہ

"قبر سے مراد یہ گڑھا نہیں جس میں میت کو دفن کیا جاتا ہے بلکہ عالم برزخ مراد ہے"(نظم الفرائد حاشیہ عائد صفحہ ۱۷۱)

❁ اسی طرح دیوبندیوں کے مفتی اعظم کفایت اللہ نے" جواہر الایمان ص ۶"میں

اورمولانا محمد ادریس کاندھلوی دیوبندی نے ''رسالہ عالم برزخ صفحہ ۲۵''میں بھی یہی کہا کہ ''قبراس ظاہری گڑھے کا نام نہیں ہے''۔(مذکورہ با حوالوں کیلئے ''اکابر کا باغی کون؟'' دیکھئے)

تواب نتیجہ یہ نکلا کہ دیوبندی مناظر ماسٹر امین اکاڑوی کے مطابق

- دیوبندیوں کے حکیم الامت اشرفعلی تھانوی،
- محمد احسن سنبھلی دیوبندی،
- مفتی کفایت اللہ دیوبندی،
- ادریس کاندھلوی دیوبندی، یہ سب دیوبندی زمینی گڑھے کو قبر نہ مان کر اپنے ہی دیوبندی مناظر ماسٹر امین اکاڑوی کے مطابق
- قرآن پاک کے منکر ہیں،
- حدیث متواترہ کے منکر ہیں،
- اجماع فقہاء کے منکر ہیں،
- اور یہ تمام دیوبندی جانوروں سے بھی بدتر ہیں۔

......حوالہ نمبر 5......

﴿دیوبندی فتووں سے 40 دیوبندی علماء بے دین وجاہل﴾

دیوبندی حیاتی شیخ الحدیث نے اپنی کتاب ''تقریر دلپذیر'' میں بعد وصال روح و جسم کے تعلق پر گفتگو کرتے ہوئے انٹرنیٹ کی عقلی مثال پیش کی، اسی حیاتی دیوبندی کی اس بات کو خود مماتی دیوبندی خضر حیات نے ''المسلک المنصور'' میں اس طرح بیان کیا:

[دیوبندی مصنف تقریر دلپذیر] ''فرماتے ہیں کہ......انٹرنیٹ پروگرام کے ذریعے دنیا کے فاصلے سمٹ گئے ہیں ایک آدمی پاکستان میں بیٹھا ہوا......اور انٹرنیٹ کے ذریعے دنیا کی جس لائبریری کا مطالعہ کرنا چاہے کرسکتا ہے اور جس کتاب کا جو صفحہ چاہیے حاصل کرسکتا ہے......اگر سائنسی ترقی کی وجہ سے اتنے فاصلوں کے باوجود یہ نتائج مرتب ہو سکتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی قدرت اس سے بہت وسیع ہے، اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کے ساتھ روح اور جسم کی دوری کے باوجود روح کا جسم کے ساتھ تعلق پیدا کرے اور اس تعلق کی وجہ سے جسم میں حیات اور آثارِ حیات پیدا ہو جائیں تو یہ کیوں بات سمجھ نہیں آتی'' (تقریر دلپذیر ص9، المسلک المنصور: ص81، 82)

تو اس تقریر دلپذیر کے دیوبندی شیخ الحدیث کے رد پر خود خضر حیات مماتی دیوبند کہتا ہے کہ

”شاباس شیخ الحدیث صاحب ......مولانا شرم کی بات ہے کہ آپ کو اپنے دعویٰ کے اثبات کیلئے قرآن وسنت پر اعتماد نہیں آیا اور انٹرنیٹ وغیرہ پر ایمان بالغیب کا مظاہرہ فرمایا“ (المسلک المنصور:ص82)

۞...... دیوبندی امام سرفراز صفدر ایسے ہی عقلی دلائل کے رد پر کہتے ہیں کہ

”فریق مخالف کے بعض علم سے ناواقف اور عقل کے کورے مولوی یہ بھی کہا کرتے ہیں اگر ہم یہاں بیٹھے لندن، پیرس اور نیورک وغیرہ دور دراز ملکوں کی خبریں ریڈیو کے ذریعے سن سکتے ہیں، تو جناب رسول خدا ﷺ امت کی طرف سے درود وسلام براہ راست کیوں نہیں سن سکتے۔

جواب :......”ہم پہلے عرض کر چکے ہیں کہ نص کے ہوتے ہوئے قیاس کرنا بے دینوں کا کام ہے“
(آنکھوں کی ٹھنڈک ص ۱۸۹، المسلک المنصور:ص82)

سرفراصفدر دیوبند کے اس بیان پر دیوبندی خضر حیات نے لکھا کہ ”حضرت صفدر صاحب نے کیسا الہامی جواب فرمایا، سبحان اللہ، ”علم سے ناواقف“، ”عقل کے کورے مولوی“، ”ایسی دلیل پیش کرنا بے دینوں کا کام ہے“ یہ تینوں جملے سنہری حروف سے لکھنے کے قابل ہیں“ (المسلک المنصور:ص82)

علمائے دیوبند کے ان حوالوں کا خلاصہ یہ نکلا کہ

[1] ایسی عقلی مثالیں دینے والے بے شرمی کا کام کرتے ہیں یعنی ان کے لئے شرم کی بات ہے۔

[2] ایسی مثالیں دینے والوں کا **قرآن وسنت پر اعتماد نہیں۔**

[3] انٹرنیٹ یا جدید ذرائع موبائل یا فون کی مثالیں دینے والے ان پر ''**ایمان بالغیب**'' رکھتے ہیں۔

[4] ایسی مثالیں دینے والے **علم** سے **ناواقف**''یعنی جاہل ہیں۔

[5] ایسی مثالیں دینے والے''**عقل کے کورے مولوی**''ہیں۔

[6] ایسی دلیلیں یا مثالیں پیش کرنا''بے دینوں کا کام ہے''۔

لیکن اس کے برعکس دیوبندی علماء کی عقلی مثالیں

دیوبندیوں کی کتاب''خوشبو والا عقیدہ یعنی حیات النبی ﷺ''میں ایک اشکال کا جواب دیتے ہوئے خود دیوبندی علماء نے ٹیلی فون ایکسچینج کی عقلی مثال پیش کی، چنانچہ لکھتے ہیں کہ:

''بعض روایات میں آتا ہے کہ گنبد خضرا پر اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ مقرر کر رکھا ہے اس کو اللہ تعالیٰ نے اتنی قوتِ سماعت دے رکھی ہے کہ جہاں بھی کوئی شخص درود شریف پڑھتا ہے وہ سن لیتا ہے اور حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیتا ہے۔ بعض لوگ ایک عقلی اشکال کرتے ہیں کہ اتنے لوگ درود شریف پیش کرتے ہیں تو حضور ﷺ سب کا

جواب کیسے دیتے ہیں؟

(اس اشکال کے جواب میں دیوبندی مولوی نے جواب دیا کہ)

''اس کا جواب ہمارے حضرت مولانا نذیر اللہ خان صاحب [دیوبندی] گجرات والوں نے دیا، فرمایا کہ دیکھو......! ٹیلی فون ایکسچینج پر آپ چلے جائیں وہاں پر ایک ہی وقت میں سینکڑوں بلکہ ہزاروں کالیں آ رہی ہوتی ہیں اور ہر ایک کو جواب مل رہا ہوتا ہے۔ تو اب آپ بتاؤ! کیا وہاں جواب دینے کے لئے سیکڑوں لوگ کھڑے ہوتے ہیں ؟نہیں...... بلکہ جو کمپیوٹر کے پرزے ہیں اللہ نے ان میں اتنی طاقت رکھی ہے کہ ایک ہی وقت میں سن بھی رہے ہیں اور جواب بھی دے رہے ہیں، تو جب ان پرزوں میں اتنی طاقت ہے تو حضور ﷺ کی ذات اقدس کو اللہ تعالیٰ نے جو روحانی قوت عطا فرمائی اس کی تو کوئی مثال ہی نہیں ہے۔ (خوشبو والا عقیدہ: ص 84)

دیوبندیوں کی اس کتاب پر متعدد علمائے دیوبند کی تقریظات موجود ہیں

[۱]......دیوبندی خواجہ خان محمد

[۲]......سید جاوید حسین شاہ

[۳]......دیوبندی شیخ الحدیث صوفی محمد سرور

[۴]......دیوبندی شیخ الحدیث سلیم اللہ خان

[۵]......دیوبندی مفتی عبدالرحیم

[۶]......دیوبندی مولانا محمد عبید اللہ المفتی

[۷]......دیوبندی مولانا محمد اسلیم شیخو پوری

[۸] دیوبندی شیخ الحدیث عبدالمجید

[۹]......دیوبندی مولانا حکیم محمد مظہر

[۱۰]......دیوبندی مولانا فضل الرحیم

[۱۱]......دیوبندی قاری محمد حنیف جالندھری

[۱۲]......دیوبندی ڈاکٹر عبدالرازاق

[۱۳]......دیوبندی مولانا پیر عزیز الرحمٰن

[۱۴]......دیوبندی مولانا خلیفہ عبدالقیوم

[۱۵]......دیوبندی سید سولت حسین شاہ

[۱۶]......دیوبندی شیخ الحدیث منیر احمد منور

[۱۷]......دیوبندی مفتی عبدالمنان [۱۸]......دیوبندی مفتی محمد انور اکاڑوی

[۱۹]......دیوبندی مفتی ذکاء اللہ

[۲۰]......دیوبندی مولانا عبدالکریم ندیم

[۲۱]......دیوبندی شیخ الحدیث فترو خان ثاقب

[۲۲]......دیوبندی شیخ الحدیث عبدالرحمٰن اشرفی

[۲۳]......دیوبندی مولانا زاہد الراشدی

[۲۴]......دیوبندی شیخ الحدیث ارشاد احمد

[۲۵]......دیوبندی مولانا محمد احمد لدھیانوی

[۲۶]......دیوبندی مفتی نعیم الدین

[۲۷]......دیوبندی مولانا عبدالقدوس قارن

[۲۸]......دیوبندی مولانا الیاس گھمن

[۲۹]......دیوبندی شیخ الحدیث مفتی حبیب الرحمٰن درخواستی

[۳۰]......دیوبندی سید عدنان کاکاخیل

[۳۱]......دیوبندی مولانا قاضی ارشد الحسینی

[۳۲]......دیوبندی مفتی عبد الجبار

[۳۳]......دیوبندی شیخ الحدیث سید محمود میاں

[۳۴]......دیوبندی شیخ الحدیث مفتی محمود الحسن مسعودی

[۳۵]......دیوبندی مولانا یسین [۳۶]......دیوبندی مولانا عالم طارق

[۳۷]......دیوبندی شیخ عبد الحفیظ مکی [۳۸]......دیوبندی مولانا اللہ وسایا۔

(دیکھئے ''خوشبو والا عقیدہ'')

دیوبندی اپنے گھر کے فتوؤں کے مصداق ٹھہرے

[1]......بقول دیوبندی خضر حیات دیوبندی کے انٹرنیٹ، ٹیلی فون ایکسچینج وغیرہ کی مثال دیکر دیوبندی مولوی نے شرم کی بات کی اور ایسی بے شرمی پر دیوبندی علماء تقریظات لکھ اس بے شرمی میں شامل ہوئے۔

[2]......ایسی مثالیں دینے والے ان سب دیوبندیوں کا قرآن وسنت پر اعتماد نہیں۔

[3]......انٹرنیٹ، ٹیلی فون ایکسچینج وغیرہ کی مثالیں دینے والے یہ سارے دیوبندی علماء جدید ذرائع پر ''ایمان بالغیب'' رکھتے ہیں۔

[4]...... انٹرنیٹ ، ٹیلی فون ایکسچینج وغیرہ کی مثالیں دینے والے یہ دیوبندی

(مصنف تقریر دلپذیر،اور خوشبو والا عقیدہ دونوں)''علم سے ناواقف''یعنی جاہل ٹھہرے اور خوشبو والے عقیدہ پر متعدد دیوبندی علمائے تقریظات لکھ کر'' جاہل یعنی علم سے ناواقف''ٹھہرے۔

[5]......ایسی مثالیں دینے والے اور ان کی کتابوں پر تقریظات لکھنے والے سب دیوبندی''عقل کے کورے مولوی''ہیں۔

[6]......ایسی دلیلیں یا مثالیں پیش کرنا والے دیوبندی اور ان کی کتابوں پر تقریظات لکھنے والے سب دیوبندی علمائے بے دین ہیں،انہوں نے بے دینوں کا کام کیا ہے۔

نوٹ......:تقریر دلپذیر اور خوشبو والا عقیدہ یہ دو[2]اور باقی 38 دیوبندی کل 40 دیوبندی علمائے ہوئے جو دیوبندی فتوؤں کے مصداق ٹھہرے۔

......حوالہ نمبر 6......

﴿دیوبندی علماء کے فتوے سے خود دیوبندی اکابر گستاخ و کافر﴾

قرآن پاک میں ہے کہ '' فَاَمَاتَهُ اللهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَه قَالَ كَمْ لَبِثْتَ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ''[ترجمہ] تو اللہ نے اسے مردہ رکھا سو برس پھر زندہ کر دیا فرمایا تو یہاں کتنا ٹھہرا عرض کی دن بھر ٹھہرا ہوں گا یا کچھ کم فرمایا نہیں بلکہ تجھے سو برس گزر گئے(پارہ3البقرة259)

اور اس آیت کے تحت علماء دیوبند نے جو ترجمے کئے ہیں اسے ہم خود دیوبندی مولوی خضر حیات مماتی کی کتاب''المسلک المنصور'' سے مختصراً اور آسان ترتیب کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔ لیجیے دیوبندی فرقہ کی آپسی خانہ جنگی وفتوے بازیوں کا مذموم

اختلاف ملاحظہ کیجیے۔

❁ ...... دیوبندیوں کے شیخ الہند نے ترجمہ کیا''پھر مردہ رکھا اس شخص کو''(ترجمہ دیوبندی شیخ الہند)

❁ ...... عبدالماجد دریا آبادی دیوبندی نے ترجمہ کیا''سو اللہ نے اس شخص کو سو سال تک مردہ رکھا''(تفسیر ماجدی)

❁ ...... دیوبندی احمد سعید دہلوی نے ترجمہ کیا''اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو سو سال تک مردہ رکھا''(کشف الرحمٰن)

❁ ...... عبدالحق حقانی دیوبندی کا ترجمہ''تب اس کو خدا نے سو برس تک مردہ پڑے رہنے دیا''(تفسیر حقانی)

❁ ...... دیوبندی مفتی شفیع کا ترجمہ''تو اللہ نے **مردہ** رکھا اسے''

(معارف القرآن)

❁ ...... دیوبندیوں کے امام سرفراز صفدر نے ترجمہ کیا:

''پھر مردہ رکھا اس شخص کو اللہ تعالیٰ نے سو برس''(ازالۃ الریب ص ۱۸۸)

(ملخصاً بحوالہ: المسلک المنصور: خضر حیات دیوبندی)

❁ ...... اسی طرح اس آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے اشرفعلی تھانوی دیوبندی نے لکھا:

''سو اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو سو برس تک مردہ رکھا۔ الخ''(البقرہ)

اشرفعلی تھانوی نے اس آیت کے تحت لکھا کہ

''روح المعانی میں حضرت علی و ابن عباس وغیرہ سے نقل کیا ہے کہ یہ شخص حضرت عزیر علیہ السلام تھے [پھر تھانوی نے کہا] ان کو سو برس تک مردہ رکھا۔(بیان القرآن

اشرفعلی تھانوی ص ۸۷، ۸۸)

۞......دیوبندی عبدالقیوم کی تفسیر ''گلدستہ تفسیر'' جو ''پسند فرمودہ'' دیوبندی قاری محمد عثمان نائب مہتمم دارالعلوم دیوبند، ڈاکٹر خالد محمود مانچسٹری، مفتی عبدالستار دیوبندی کی ہے، اس میں اس کا ترجمہ ہے کہ ''پھر **مردہ** رکھا اس شخص کو اللہ نے سو برس'' (گلدستہ تفسیر)

اسی تفسیر میں اس کے تحت لکھا کہ ''وہ شخص حضرت عزیز پیغمبر تھے'' گلدستہ تفاسیر جلد اول ص ۴۱۸: زیر آیت مذکورہ)

اب لیجیے ملاحظہ کیجیے خضر حیات دیوبندی کہتے ہیں:

''اب آپ مناظر صاحب [یعنی دیوبندی حیاتی نور محمد آصف] کی لفظی شعبدہ بازی دوبارہ دیکھ لیں کہ کس طرح قرآن پاک کی نص قطعی کا انکار کر کے حضرت عزیز علیہ السلام کی موت اور سو سال تک میت رہنے کا مذاق اڑا رہے ہیں۔ اس احمق نا معقول کو اتنا معلوم نہیں کہ حضرت عزیزؑ کو میت، اشاعت التوحید [دیوبندی مماتیوں] نے اپنی طرف سے نہیں کہتے بلکہ قرآن پاک کا ترجمہ کرتے ہیں، جس جاہل [دیوبندی] کو قرآن پاک کا ترجمہ بھی نہ آتا ہو وہ محقق ٹمن [مولوی نور محمد آصف دیوبندی] اینڈ کمیٹی [دیوبندی حیاتی] کے نزدیک شیخ الحدیث بنا پھرتا ہے۔ اب محقق ٹمن [مولوی نور محمد آصف دیوبندی] صاحب سے گزارش ہے کہ تراجم مذکورہ کو بار بار پڑھیں اور توبہ کا اعلان کر کے ایمان و نکاح وغیرہ کا اہتمام فرمائیں اور بزم شیخ الہند والوں [دیوبندیوں] سے بھی گزارش ہے کہ شیخ الہند [دیوبندی امام] کے نام پر ایسی کفریات شائع کرنے سے توبہ نامہ اشتہار کی صورت میں شائع فرمائیں۔ اصل میں

بات یہ ہے کہ مناظر موصوف [دیوبندی] ماسٹر امین صاحب کا شاگرد ہے اور ماسٹر امین صاحب وہ شخصیت تھے جن کا ایمان محض اپنے ذہنی اختراع پر تھا، اب جی چاہتا ہے کہ چلو ماسٹر صاحب کا ایک صدری نکتہ آپ کو ملاحظہ کروادیں، تا کہ پتہ چل جائے کہ اس پوری [دیوبندی حیاتی] کمپنی کا اوڑھنا بچھونا ہی جہالت اور اہل اللہ کی توہین ہے۔

(المسلک المنصور ص 221،222)

اسی طرح آگے لکھتے ہیں کہ

''ماسٹر صاحب [حیاتی دیوبندی] نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں'' انبیاء کی توہین نہ کیا کرو......اب مردہ مردہ کہنے سے توہین ہوتی ہے یا نہیں (ہوتی ہے) تو جن کو اللہ نے ہمیشہ کے لئے باقی حیات دے دی، تو ان کو مردہ کہنا ان کی توہین ہے کہ نہیں؟ (ہے) اس لئے، اب انہیں [دیوبندی مماتیوں کو] کہتے ہیں کہ مردارو، ان کو مردہ نہ کہا کرو اور نبیوں کی توہین نہ کیا کرو۔ خطبات صفدر جلد سوم ص ۳۱۹۔ ملخصا۔

(المسلک المنصور: ص 221: خضر حیات دیوبندی)

اب اس سے کتنے دیوبندی گستاخ ثابت ہوتے ہیں؟ پڑھئے؟

خضر حیات (مماتی دیوبندی) ان حوالوں کو لکھ کر کہتے ہیں کہ

''حضرات گرامی......!! حضرت ماسٹر اوکاڑوی صاحب کے صدری نکتہ کا خلاصہ دو باتیں ہیں،

[۱] انبیاء کیلئے لفظ مردہ کا اطلاق توہین ہے۔

[۲] انبیاء کرام کے لئے لفظ مردہ استعمال کرنے والے مردار ہیں۔

اب ذرا اوپر ذکر کردہ [دیوبندی] تراجم پر ایک دفع پھر نظر ڈالیں کہ اوکاڑوی صاحب [دیوبندی] کے فتویٰ کے مطابق انبیاء کرام علیہ السلام کی توہین کرنے والے کون کون ہیں؟ نیز لفظ مردار کا مصداق بھی دیکھ لیں۔ (لاحول ولاقوۃ الا باللہ)

محقق ٹمن [مولوی نور محمد آصف دیوبندی] صاحب......!!

آپ نے اپنی تصنیف لطیف تقریر دلپذیر کے صفحہ نمبر ۵۱ پر فرمایا ہے کہ ''توہین رسالت کفر ہے'' اب ذرا فرمائیں کہ آپ کے ماسٹر اوکاڑوی کے فتویٰ کے مطابق حضرت عزیز کو مردہ کہہ کر اس طرح حضرت سلیمان علیہ السلام پر لفظ مردہ کا اطلاق کر کے مرداری اور کافر کون کون بنے ہیں؟ شاید آپ کو گنتی نہ آتی ہو اس لئے ہم آپ کے سامنے ایک لسٹ دے دیتے ہیں تا کہ آسانی رہے، حضرت سلیمان پر لفظ مردہ کا اطلاق کرنے والوں میں سے مشہور نام درج ذیل ہیں۔

۱۔ صاحب جلالین علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ،

۲۔ صاحب جلالین علامہ جلال الدین محلی رحمۃ اللہ علیہ،

۳۔ [دیوبندی] استاذ التفسیر دارالعلوم دیوبند مولانا محمد نعیم

اسی طرح حضرت عزیز پر لفظ **مردہ** کا اطلاق کرنے والوں میں درج ذیل [دیوبندی] اکابرین بھی شامل ہیں:

۴۔ [دیوبندی] شیخ الہند حضر مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندی

۵۔ [دیوبندی] حضرت مولانا عبدالماجد دریا آبادی

۶۔ [دیوبندی] حکیم الامت مولانا اشرفعلی تھانوی

۷۔ [دیوبندی] حضرت مولانا احمد سعید دہلوی

۸۔ [دیوبندی] حضرت مولانا عبدالحق حقانی

۹۔ [دیوبندی] حضرت مولانا مفتی محمد شفیع

۱۰۔ [دیوبندی] حضرت مولانا محمد سرفراز صفدر خان صاحب

اس طرح تقریباً تمام مفسرین نے ترجمہ فرمایا ہے۔......

(المسلک المنصور: ص 221،222)

جناب علمائے دیوبند اس میں مزید دیوبندی [۱۱] مفسر عبدالقیوم''، [۱۲] دیوبندی قاری محمد عثمان نائب مہتمم دارالعلوم دیوبند، [۱۳] ڈاکٹر خالد محمود مانچسٹری، [۱۴] مفتی عبد الستار دیوبندی کو بھی شامل کرلیں جن کا حوالہ ہم نے پیش کیا۔

دیوبندی مماتی خضر حیات اپنے دیوبندیوں کو رگڑا لگاتے ہوئے مزید کہتے ہیں:

''ماسٹر امین اکاڑوی [دیوبندی حیاتی] کے اس فتویٰ کی زد سے کہ ''انبیاء کرامؑ کو میت کہنا توہین ہے اور انبیاء کرامؑ کے لئے لفظ مــــردہ کا استعمال کرنے والے مردار ہیں......امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام میں سے حضرت صدیق اکبرؓ سے لے کر علماء دیوبند تک اور علماء دیوبند سے لے کر مولانا سرفراز خان صفدر تک ایک بھی محفوظ نہیں رہتا۔ ماسٹر اوکاڑی [دیوبندی] کے فتویٰ سے تمام اکابرین امت مردار اور کافر ٹھہرتے ہیں، معاذ اللہ۔ نقل کفر کفر نا باشد۔ (المسلک المنصور: ص 223)

جناب کوئی دیوبندی ہم سنیوں کو گالیاں مت دے کیونکہ یہ جو کچھ لکھا ہے خود دیوبندی علماء کا اپنا لکھا ہوا۔

غیروں کو کیا پڑی ہے کہ رسوا کریں ہمیں
ان سازشوں میں ہاتھ کسی آشنا کا ہے

......حوالہ نمبر 7......

﴿دیوبندی اکابرین یہودیوں،مشرکوں اورخوارج سے بھی بدتر﴾

دیوبندی مماتی فرقے کے مشہور مناظر علامہ خضر حیات نے اپنی کتاب ''اکابر کا باغی کون؟'' کے ص 67 پر اپنے ہی دیوبندی حیاتی فرقے والوں کی تضاد بیانیاں ثابت کرتے ہوئے چند حوالہ جات پیش کئے ہیں، ان حوالہ جات سے دیوبندی علماء یہودی،مشرک،اورخوارج سے بھی بدتر قرار پاتے ہیں۔ہم ان حوالہ جات کو مختصراً اور آسان الفاظ میں پیش کرتے ہیں جس کو تفصیل دیکھنی ہو وہ ''اکابر کا باغی کون؟'' کا مطالعہ کرسکتا ہے۔

☆ دیوبندیوں کے مشہور ومعروف مناظر ماسٹر امین صفدر اوکاڑوی سورۃ النحل کی آیت ۲۱،۲۲''والذین یدعون من دون اللہ لایخلقون ......وما تشعرون ایان یبعثون '' اورجن کو پکارتے ہیں اللہ کے سوائے کچھ پیدا نہیں کرتے اور وہ خود پیدا کیے ہوئے ہیں،مردے ہیں جن میں جان نہیں اور نہیں جانتے کب اٹھائے جائیں گے ''اس آیت کہ تحت دیوبندی مناظر فرماتے ہیں کہ

❁ ''اس آیت کا قبر کے ساتھ کوئی تعلق ہی نہیں ہے یہ تو بتوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے،آپ اس کو قبروں پر فٹ کررہے ہیں جو یہودیوں کا کام تھا......

(فتوحات صفدر جلد ۳ ص ۳۵۸،اکابر کا باغی کون؟ص 67)۔

❁ یہی دیوبندی ماسٹر اکاڑوی موصوف لکھتے ہیں کہ''بتوں والی آیات انبیاء پر

چسپاں کرنے کا کام عبداللہ زبعری [مشرکین کے سردار] نے کیا......
(تسکین الاذکیاء مرتبہ محمود
عالم صفحہ ۷۸)

❁ یہی دیوبندی فرماتے ہیں کہ

”خوارج سے بھی بدتر یہ [دیوبندی] مماتی ہیں کہ وہ تو کافروں والی آیات مسلمانوں پر فٹ کرتے تھے، یہ بتوں والی آیات انبیاء پر چسپاں کر دیتے ہیں یہ ان [سردار مشرکین] سے بھی آگے نکل گئے ہیں“
(تسکین الاذکیاء مرتبہ محمود عالم صفحہ ۷۵)

دیوبندی مناظر کے مطابق یہ آیات بتوں کے بارے میں نازل ہوئی ہیں تو اب جو کوئی ان آیات کو بزرگوں [انبیاء و اولیاء] کی قبروں پر چسپاں کرے وہ یہودی طریقہ کار پر عمل کر رہا ہے۔

لیکن تصویر کا دوسرا رخ دیکھئے کہ انہی آیات کے تحت خود دیوبندیوں کے بڑے بڑے اکابرین و مفسرین نے انبیاء کرام و اولیاء عظام کو شامل کیا۔

❁ دیوبندی شبیر احمد عثمانی نے انہی آیات کی تفسیر میں لکھا کہ

”سب مردے بے جان ہیں، خواہ دواماً مثلاً بت، یا فی الحال جو بزرگ مر چکے ہیں ......مثلاً حضرت عیسیٰ، روح القدس اور ملائکہ ......(تفسیر عثمانی)

❁ دیوبندیوں کے حکیم اشرفعلی تھانوی نے بھی انہی آیات کے تحت لکھا:

”اور وہ معبودین مردے بے جان ہیں خواہ دواماً جیسے بت یا فی الحال جیسے جو مر چکے یا فی الحال جو مریں گے مثلاً فرشتے اور جن اور عیسیٰ وغیرھم۔ (بیان القرآن ج ۲ ص ۳۲۶)

❁ اسی طرح دیوبندیوں کے مفتی اعظم محمد شفیع نے معارف القرآن ج ۵ ص ۳۲۸ میں لکھا ہے۔ اب دیوبندیوں کے مناظر ماسٹر امین صفدر اکاڑوی اور ان کے گروہ کے نزدیک ان کے اپنے ہی دیوبندی علماء واکابرین مثلاً شبیر احمد عثمانی دیوبندی، اشرفعلی تھانوی دیوبندی، مفتی محمد شفیع دیوبندی وغیرھم ان آیات میں انبیاء واولیاء کو شامل کر کے یہودیوں، مشرکوں اور خوارج سے بھی بدتر ٹھہرے۔

دوسری طرف خود دیوبندی ماسٹر صاحب بھی محفوظ نہ رہے کیونکہ ماسٹر صاحب نے من دون اللہ سے مراد بت لیا ہے اور دیوبندیوں ہی کہ امام سرفراز صفدر صاحب لکھتے ہیں کہ ''من دون اللہ یا من دونہ وغیرہ کے عمومی الفاظ کو کس طرح ان کلمہ گو مشرکین نے صرف بتوں میں بند کردیا'' (اتمام البرہان ص ۵۵۲ سرفراز صفدر)

لہذا سرفراز صفدر دیوبندی کے مطابق دیوبندی مناظر ماسٹر امین کلمہ گو مشرک قرار پائے۔ ملخصاً [''اکابر کا باغی کون؟'' 67 خضر حیات دیوبندی]۔

......حوالہ نمبر 8......

......گنگوہی کے مطابق تھانوی مشرک ہیں......

❁ دیوبندیوں کے امام رشید احمد گنگوہی کہتے ہیں کہ

''جو شخص رسول اللہ ﷺ کے علم غیب ہونے کا معتقد ہے سادات حنفی کے نزدیک قطعاً مشرک وکافر ہے'' (فتاویٰ رشیدیہ: ایمان اور کفر کے مسائل، ص ۲۲۸)

❁ دیوبندی امام رشید احمد گنگوہی مزید کہتے ہیں کہ

’’علم غیب خاصہ حق تعالیٰ کا ہے۔اس لفظ کو کسی تاویل سے دوسرے پر اطلاق کرنا ایہام شرک سے خالی نہیں‘‘ (فتاویٰ رشیدیہ سوم: ایمان اور کفر کے مسائل، ص ۲۲۹)۔

خاصہ کی تعریف بھی خود دیوبندیوں کی زبانی ملاحظہ کیجیے۔ دیوبندیوں کے خالد محمود دیوبندی لکھتے ہیں کہ ’’خاصہ وہ صفت ہے کہ جو کسی ایک فرد یا نوع میں ہی پائی جائے اور کسی میں موجود نہ ہو‘‘۔ (مطالعہ بریلویت جلد ا ص ۳۳۵)

تو اب واضح مطلب یہ بنا کہ علم غیب خاصہ اللہ عزوجل ہی کا ہے کسی اور کا ہرگز نہیں ہوسکتا اور اس لفظ ’’علم غیب‘‘ کو کسی تاویل یعنی ’’عطائی یا باذن اللہ‘‘ دوسروں پر اطلاق کرنا ایہام شرک سے خالی نہیں۔

لیکن اس کے برعکس دیوبندی حکیم الامت تھانوی جی نے حفظ الایمان میں بچوں، پاگلوں اور جانوروں تک کے لئے علم غیب کا اقرار کیا ہے۔

❁ اشرفعلی تھانوی صاحب حفظ الایمان میں بچوں، پاگلوں اور جانوروں تک کیلئے علم غیب کا اقرار کرتے ہوئے صاف لکھتے ہیں:

’’ایسا <u>علم غیب</u> تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلئے <u>بھی حاصل ہے</u>‘‘(حفظ الایمان ص ۸۔ اشرفعلی تھانوی)۔

❁ نیز دیوبندی مرتضی حسین چاندپوری اپنی کتاب میں تھانوی کی اس عبارت کا دفاع کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

’’حفظ الایمان‘‘ میں اس امر کو تسلیم کیا گیا ہے کہ سرور عالم ﷺ کو **علم غیب با عطائے الٰہی حاصل ہے**‘‘ (توضیح البیان علی حفظ الایمان صفحہ ۵)

❁ مرتضی حسین دیوبندی مزید کہتے ہیں کہ ’’بیان بالا سے ثابت ہوا کہ سرور دو

عالم ﷺ کو جو علم غیب حاصل ہے۔نہ اس میں گفتگو ہے۔نہ یہاں ہوسکتی ہے"

(توضیح البیان فی حفظ الایمان ص ۱۳)

❁ پھر صفحہ ۱۳ پر لکھتے ہیں:

"صاحب حفظ الایمان کا مدعیٰ تو یہ ہے کہ سرور عالم ﷺ کو **باوجود علم غیب عطائی ہونے کے** عالم الغیب کہنا جائز نہیں"

(توضیح البیان فی حفظ الایمان صفحہ ۱۳)

گنگوہی کے مطابق علم غیب خاصہ حق تعالیٰ ہے اوراس لفظ کو کسی تاویل سے دوسرے پر اطلاق کرنا ایہام شرک سے خالی نہیں اور جو شخص رسول اللہ ﷺ کے علم غیب ہونے کا معتقد ہے سادات حنفی کے نزدیک قطعا مشرک و کافر ہے تو خود بتایئے کہ اشرف علی تھانوی اور مرتضیٰ حسین در بھنگی رسول کریم ﷺ کے لئے علم غیب کا اقرار کر کے کافرو مشرک ہوئے یا نہیں؟ اللہ عزوجل کا خاصہ نبی کریم ﷺ کے لئے تسلیم کر کے مشرک ٹھہرے یا نہیں؟

اب علمائے دیوبند ہی بتائیں کہ ان کے اکابرین یہ رنگ برنگی بولیاں کیوں بول رہے ہیں کہ ایک بات ایک دیوبندی کے نزدیک خاصہ حق تعالی ہے لیکن دوسرے کے نزدیک وہی بات نبی کریم ﷺ کے لئے تسلیم کی جارہی ہے۔**ملخصاً**[**بحوالہ کلمہ حق**]

......حوالہ نمبر 9......

دیوبندی ابوایوب کے مطابق اشرفعلی تھانوی ومرتضی حسین دربھنگی پادریوں کے مقلد تھے

دیوبندیوں کے نام نہاد مناظر ابوایوب صاحب لکھتے ہیں کہ

''برادران اہلسنت والجماعت! نبی پاک ﷺ کا ارشاد گرامی ہے ''لتتبعن سنن من قبلکم '' (بخاری ا ص ۴۹۱) یعنی تم ضرور بالضرور پہلے لوگوں کی تقلید کروگے۔اس ارشاد گرامی کے موافق ہی ہوا کہ لوگوں نے اپنے عقائد میں یہود ونصاریٰ کی تقلید کی '' [چند اعتقادات کا ذکر کرتے ہوئے] پھر لکھتے ہیں کہ '' تو بریلوی حضرات نے اس کے مقابلے میں (یعنی عیسائی عقیدہ کے مقابلے میں ان کی اتباع کرتے ہوئے۔معاذ اللہ: از ناقل) ایک بات علم غیب نکالی۔یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو **علم غیب** عطا فرمایا ہے ''

(راہ سنت شمارہ ۶ ص ۲۶)

گویا دیوبندی مناظر ابوایوب کے نزدیک عطائی علم غیب ماننا عیسائیوں کی اتباع کرنا ہے اور عیسائیوں کے عقیدہ کو اپنانا ہے۔

ابوایوب دیوبندی نے نبی کریم ﷺ کے لئے علم غیب ماننے والوں کو پادریوں کا مقلد کہا۔جبکہ ہم حوالہ نمبر 8 میں دیوبندی امام اشرفعلی تھانوی کی کتاب '' حفظ الایمان '' اورمرتضی حسین دیوبندی کی کتاب '' توضیح البیان '' کے حوالے پیش کر چکے۔جس میں

انہوں نے خود علم غیب نبی کریم ﷺ کے لئے تسلیم کیا۔ ذرا مرتضی حسین دیوبندی کی یہ عبارت غور سے پڑھیئے، کہتے ہیں:

''حفظ الایمان'' میں اس امر کو تسلیم کیا گیا ہے کہ سرور عالم ﷺ کو علم غیب باعطائے الٰہی حاصل ہے'' (توضیح البیان)

باقی حوالے پیچھے (حوالہ نمبر 8 کے تحت) دیکھ لیجیے کہ حفظ الایمان اور توضیح البیان میں خود دیوبندی اکابرین نے یہ تسلیم کیا ہے کہ نبی پاک ﷺ کو علم غیب ہے۔ تو اب ابو ایوب دیوبندی کے فتوے کے مطابق خود اشرفعلی تھانوی اور مرتضی حسین دربھنگی پادریوں کے مقلد ٹھہرے۔

دیوبندیوں کے مطابق ان کے پیرو مرشد بھی پادریوں کے مقلد تھے

بلکہ تھانوی و مرتضی حسین ہی نہیں دیوبندیوں کے پیر و مرشد (حاجی امداد اللہ رحمۃ اللہ علیہ) بھی ابوایوب دیوبندی کے مطابق پادیوں کے مقلد تھے کیونکہ انہوں نے بھی حضور ﷺ کے لئے علم غیب کو تسلیم کیا۔ حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''لوگ کہتے ہیں کہ علم غیب انبیاء و اولیاء کو نہیں ہوتا میں کہتا ہوں کہ اہل حق جس طرف نظر کرتے ہیں دریافت وادراک مغیبات کا ان کو ہوتا ہے'' (یعنی انبیاء و اولیاء جس طرف نگاہ کرتے ہیں غیبوں کو جان لیتے ہیں) (امداد المشتاق: ص ۷۶، شمائم امدادیہ ج ۲ ص ۱۱۵)

تو تمام دیوبندی ایسے پیر و مرشد کے مرید تھے جو دیوبندی اصول کے مطابق

پادریوں کے مقلد تھے۔تو اب دیوبندی حضرات ہی بتائیں کہ ایسے پیرومرشد کے ہاتھ پر بیعت کرنے والے پادریوں کے مقلد ہوئے یا نہیں؟

یہاں مزید اس بات کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ بعض دیوبندی وہابی حضرات کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کو غیب کی باتیں تو معلوم تھیں لیکن علم غیب نہیں تھا۔تو مختصراً اتنا ہی عرض کرتے ہیں کہ امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان میں نبی کریم ﷺ کے حق میں غیب کی باتیں ماننے کو بھی کفر وشرک میں شامل کیا ہے۔

دیوبندی جماعت کے امام اوّل اسمٰعیل صاحب فرماتے ہیں:

''جو کوئی یہ بات کہے کہ پیغمبر خدا یا کوئی امام یا بزرگ غیب کی بات جانتے تھے اور شریعت کے ادب سے منہ سے نہ کہتے تھے سو وہ بڑا جھوٹا ہے بلکہ غیب کی بات اللہ کے سوا کوئی جانتا ہی نہیں۔'' (تقویۃ الایمان، ص ۲۷)

''اللہ صاحب نے پیغمبر صلعم کو فرمایا کہ لوگوں سے یوں کہہ دیویں کہ غیب کی بات سوائے اللہ کے اور کوئی نہیں جانتا، نہ فرشتہ نہ آدمی نہ جن نہ کوئی چیز یعنی غیب کی بات کو جان لینا کسی کے اختیار میں نہیں۔'' (تقویۃ الایمان، ص ۲۵)

علم غیب، حاضر وناظر، استمداد جیسے موضوعات پر دیوبندی علماء کی آپسی خانہ جنگی دیکھنی ہو تو علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''زلزلہ'' و ''زِیروزَبر'' کا مطالعہ کیجیے ۔آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ کس طرح ایک دیوبندی ایک بات کو شرک لکھتا ہے اور دوسرا دیوبندی اپنے اکابرین کے حق میں اسی کو تسلیم کرتا ہے۔ایک دیوبندی کفر کہتا ہے تو دوسرا دیوبندی اس کو اپنے دیوبندی اکابرین کے حق میں کھلے عام مان رہا ہوتا ہے۔

بے چارے بعض دیوبندیوں نے ''زلزلہ'' کا جواب لکھنے کی ناکام کوشش بھی کی تھی

لیکن الحمدللہ! علامہ ارشدالقادری رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا زبردست تعاقب ومحاسبہ کرتے ہوئے دوبارہ دوسری کتاب ''زِیروزَبر'' لکھی جس کے بعد سے آج تک دیوبندی علماء خاموش ہیں۔قارئین کرام! ''زلزلہ'' ''زِیروزَبر'' دونوں کتابوں کا ضرور مطالعہ کریں۔

......حوالہ نمبر 10......

﴿اسماعیل دہلوی کے فتوے سے دیوبندی شیخ الہند کافر ومشرک﴾

❁امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں:

''یعنی اللہ کو تو بڑا مالک سمجھتے ہیں اور اس سے چھوٹے اور مالک ٹھہراتے ہیں ......اور اس سے ان پر شرک ثابت ہوتا ہے......اس کا شریک کوئی نہیں ہوسکتا نہ چھوٹا نہ برابر کا'' (تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان ۲۱)

❁مزید لکھتے ہیں:

''غلام کے حق میں کئی مالک ہونے بہت نقصان کرتا ہے بلکہ ایک مالک زبردست چاہیے'' (تقویۃ الایمان مع ۲۲)

❁دہلوی صاحب کہتے ہیں:

''سوجن کو اللہ کے سوائے یہ لوگ پکارتے ہیں اور ان سے مرادیں مانگتے ہیں سو نہ تو وہ مالک ہیں آسمان اور زمین میں ایک ذرہ بھر چیزوں کے'' (تقویۃ الایمان مع ۳۵)

❁دہلوی صاحب کہتے ہیں:

''پھر خواہ یوں سمجھے کہ بات ان کو اپنی ذات سے خواہ اللہ کے دینے سے غرض اس

عقیدے سے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔(تقویۃ الایمان مع ۲۲)
دہلوی صاحب کے مطابق اللہ عزوجل کے سوا کسی کو بھی ذار برابر مالک ماننا کفرو شرک ہے خواہ یوں بھی سمجھے کہ ان کو مالک اللہ عزوجل نے بنایا تب بھی شرک ہے۔
لیکن اس کے برعکس دیوبندیوں کے شیخ الہند نبی پاک ﷺ کو تمام کائنات کا مالک مان کر مشرک ٹھہرے۔ملاحظہ کیجیے۔

✿ علمائے دیوبند کے امام حریت شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن صاحب نے اپنی کتاب ادلہ کاملہ (قدیمی کتب خانہ کراچی) میں قرآن پاک کی آیت پیش کر کے نبی پاک ﷺ کو تمام کائنات کا مالک قرار دیا۔ چنانچہ بطور ہیڈنگ لکھا:

”حضور ﷺ تمام کائنات کے مالک ہیں“

(اور پھر لکھا کہ) رہی یہ بات کہ حضور اکرم ﷺ تمام کائنات کے مالک کیسے ہیں تو اس کی تفصیل یہ ہے کہ دو مساوی درجہ کی ملکیتیں تو جمع نہیں ہوسکتیں، چنانچہ دو یا زیادہ خدا ممکن نہیں کیونکہ تعدُّدِ اِلٰہ کی صورت میں سب کی ملکیتیں مساوی درجہ کی ہوں گی، اور یہ بات ممکن نہیں ہے، ہاں دونوں ملکیتیں یکساں درجے کی نہ ہوں، بلکہ متفاوت درجہ کی ہوں تو پھر اجتماع ممکن ہے، جس طرح اللہ تعالیٰ تمام کائنات کے مالک ہیں، اور پھر انسان بھی خاص خاص چیزوں کے مالک ہیں کیونکہ یہ دونوں ملکیتیں مساوی نہیں ہیں، **اللہ تعالیٰ مالک حقیقی ہیں، اور بندے مالکِ مجازی ہیں** اسی طرح اللہ جل شانہ کے بعد حضور اکرم ﷺ تمام چیزوں کے مالک ہیں، خواہ وہ جمادات ہوں، یا حیونات، انسان ہوں، یا غیر انسان سب حضور اکرم ﷺ کے مملوک ہیں، اللہ پاک کا ارشاد ہے کہ: **اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِمْ**. نبی کریم ﷺ مومنوں کے، خود ان کے نفسوں سے بھی

زیادہ حق دار ہیں۔(الاحزاب آیت ٦)

یعنی مسلمانوں کی ارواح کا ان کے ابدان پر جو قبضہ اور ملکیت کا استحقاق ہے اس سے نبی کریم ﷺ کا قبضہ اور استحقاق فزوں تر ہے، اور جب مسلمان اپنے ابدان اور اپنی املاک کے مالک ہیں تو حضور اکرم ﷺ ان تمام چیزوں کے بدرجہ اولیٰ مالک ہوں گے۔ (ادلہ کاملہ صفحہ ۱۵۱۔۱۵۲)

❁ اسی طرح لکھا:

''آپ ﷺ اصل میں بعد خدا مالک عالم ہیں، جمادات ہوں، یا حیوانات، بنی آدم ہوں یا غیر بنی آدم۔(ادلہ کاملہ صفحہ ۱۵۲)

❁ اسی طرح لکھا:

''آپ ﷺ اصل ہی سے اللہ تعالیٰ کے بعد سب چیزوں کے مالک ہیں، آپ کا مالک ہونا کچھ ہبہ پر موقوف نہیں ہے۔(ادلہ کاملہ:۱۵۱)

اسماعیل دہلوی نے باذن الٰہی [یعنی اللہ کے دینے سے] بھی کسی کو مالک ماننے کو شرک قرار دیا، تو اب دہلوی صاحب کے مطابق دیوبندیوں کے شیخ الہند صاحب اللہ کے علاوہ کئی مالک [بندوں کو خاص خاص چیزوں کے مالک اور حضور ﷺ کو تمام کائنات کے مالک] مان کر مشرک ٹھہرے اور دہلوی کے سارے فتوے دیوبندیوں کے شیخ الہند کے گلے کا پھندہ بن گے۔

اب دہلوی کی بات مانو تو دیوبندی شیخ الہند مشرک ٹھہرے اور اگر دیوبندی شیخ الہند کی بات مانیں تو دہلوی خواہ مخواہ مسلمانوں کو کافر و مشرک کہہ کر خود انہی فتوؤں کے حق دار ٹھہرے۔

الیاس گھمن ومتعدد دیوبندی علماء اسماعیل دہلوی کے فتوؤں کی زد میں

الیاس گھمن دیوبندی اور متعدد دیوبندی علماء نے اپنے ایک دیوبندی حافظ محمد صابر صفدر کی کتاب ''بے ادب بے نصیب'' پر تقریظیں لکھی ہیں۔ اور اس کتاب میں دیوبندی مصنف نے حضور ﷺ کے بارے میں یہ اشعار لکھے:

خدا فرمایا محبوبا زمانے سارے تیرے نے
عرش والے فرش والے دیوانے سارے تیرے نے

☆☆☆

اذاناں وچہ نمازاں وچہ درود اں وچہ سلاماں وچہ
سوہنیاں ہر طرف گونجن ترانے سارے تیرے نے

☆☆☆

میں خالق ساری دنیاں دا تو قاسم ساری دنیاں دا
کسے منگتے نوں ناں موڑیں خزانے سارے تیرے نے

(بے ادب بے نصیب'' ص69)

تو دیوبندی صابر صفدر نے ان اشعار میں سرکار دوعالم ﷺ کی شان و عظمتوں اور اختیارات وتصرفات کا اعتراف کیا کہ خداعزوجل نے فرمایا کہ اے محبوب ﷺ سارے زمانے آپ ﷺ کے ہیں، میں (اللہ) تمام کائنات کا خلق ہوں اور آپ ﷺ تمام کائنات کے قاسم ہیں،، میرے سارے خزانے آپ ﷺ کے ہیں لہذا آپ ﷺ کی بارگاہ میں جو فریادی، منگتا آئے تو اس کو خالی ہاتھ نہ موڑنا۔ (اللہ اکبر! الحمدللہ)۔

امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی کے مطابق تو حضور ﷺ کو کسی چیز کا اختیار نہیں، کسی چیز

کے مالک نہیں لیکن صابر صفدر دیوبندی کے مطابق تو اللہ نے اپنے حبیب ﷺ سے فرما دیا کہ میرے سارے خزانے تیرے ہیں کسی کو خالی ہاتھ نہ موڑنا۔

دیکھئے کس طرح وہابیت کے بدنما چہرے پر خود دیوبندیوں نے زوردار طمانچہ مارا ہے۔

اور اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ کے اس شعر کی تائید بھی ہوگئی:

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہوں مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محبّ میں نہیں میرا تیرا

بہرحال اگر دیوبندیوں وہابیوں کے عین اسلام تقویۃ الایمان کو دیکھا جائے تو ایسے اشعار لکھنے والے دیوبندی علماء مشرک ٹھہرے۔ دیوبندیوں کا یہ مذموم اختلاف آخر انہیں کب نظر آئے گا؟

......حوالہ نمبر 11......

اکابرین دیوبند قرآن کے گستاخ ہیں

دیوبندیوں کے خالد محمود جن کو دیوبندی ''مفکر اسلام اور عقل کا بادشاہ'' کہتے ہیں یہی خالد محمود دیوبندی اپنی کتاب میں امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ قرآن کنز الایمان (سورۃ القلم کی آیت نمبر ۱۳ کے ترجمے) پر اعتراض کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ

''قرآن پاک گالی سے یقیناً پاک ہے......زنیم کا لفظ کتنا مناسب ہے اس

کا معنی حرامی یا حرامزادہ ہرگز نہیں، مولانا احمد رضا خان نے ایک گندہ معنی [''اصل میں خطا''] نکال کر کس گستاخی سے اسے متن قرآن کی طرف نسبت کردیا ہے''

(مطالعہ بریلویت جلد۲ص ۱۳۵)

[نوٹ: یہ خالد محمود دیوبندی کی جہالت ہے ورنہ خود دیوبندیوں نے بھی یہی ترجمہ کیا۔ازناقل]۔

دیوبندیوں کے عقل کے بادشاہ خالد محمود دیوبندی کے مطابق

(1) زنیم کا معنی حرام زادہ نہیں اور جو ایسا ترجمہ کرے یا مانے وہ قرآن کو گالیوں سے پاک نہیں مانتا۔

(2) زنیم کا معنی حرامی یا حرامزادہ کرنا قرآن کی گستاخی ہے۔

(3) زنیم کا معنی حرامی یا حرامزادہ کرنا ایک گندہ معنی نکال کر اسے متن قرآن کی طرف نسبت کرنا ہے۔

اب دیوبندی علماء واکابرین کے تراجم وتفاسیر ملاحظہ کیجیے کہ انھوں نے ''زنیم'' کا معنی ''حرام زادہ، بد اصل، بد نسب'' کیا تو یہ سب دیوبندی علماء خالد محمود دیوبندی کے فتوؤں سے گستاخ قرار پاتے ہیں۔

✪ دیوبندیوں کے حکیم الامت اشرفعلی تھانوی نے اس آیت کا ترجمہ لکھا:

''ان (سب) کے علاوہ **حرام زادہ** (بھی) ہو۔

(تسہیل مکمل تفسیر بیان القرآن پ۲۹ القلم آیت ۱۳ص ۱۱۶۳)۔

✪ دیوبندی مولوی زکریا نے تھانوی کے اسی ترجمے کو قبول کیا اور اپنی کتاب میں تھانوی کا یہی ترجمہ لکھا ''سخت مزاج ہو اس کے علاوہ **حرام زادہ ہو**''

(فضائل اعمال باب درود شریف صفحہ ۶۷۷)

۞ دیوبندی شمس العلماء ڈپٹی نذیر احمد خان کا ترجمہ بھی دیکھو''اور ان سب (عیوب) کے وہ **بد اصل** بھی ہے'' بداصل کے معنی حرام زادہ ہی کے ہیں۔

۞ دیوبندی مولوی عبدالماجدی دریا آبادی نے ترجمہ کیا''اس کے علاوہ **بد نسب** بھی ہے'' بدنسب اسی شخص کو کہتے ہیں جس کی اصل میں خطا ہو۔

۞ دیوبندی مولوی شبیر احمد عثمانی دیوبندی نے لکھا کہ''زنیم'' کے معنی بعض سلف کے نزدیک **ولد الزنا اور حرام زادے** کے ہیں، جس کافر کی نسبت یہ آیتیں نازل ہوئیں، وہ ایسا ہی تھا۔

(تفسیر عثمانی سورۃ القلم)

شبیر عثمانی نے صاف لکھا کہ وہ ایسا ہی تھا یعنی ولدالزنا اور حرام زادہ۔

۞ خالد محمود دیوبندی کی اپنی پسندیدہ فرمودہ''گلدستہ تفسیر''میں بھی یہی لکھا ہے ''زنیم'' کے معنی بعض سلف کے نزدیک **ولد الزنا اور حرام زادے کے ہیں**، جس کافر کی نسبت یہ آیتیں نازل ہوئیں، وہ ایسا ہی تھا۔ تفسیر عثمانی۔

(گلدستہ تفاسیر جلد ۷ سورۃ القلم پارہ ۲۹ ص ۲۹۲)۔

اسی گلدستہ تفسیر کو خود اسی ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی نے پسند فرمایا اور خدمت قرآن قرار دیا (دیکھو گلدستہ تفسیر جلد ا کلمات مبارکہ)۔ تو جو اعتراض اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر کیا خود اسی میں پھنسا۔

خالد محمود دیوبندی کے قلم سے

۞ دیوبندی حکیم الامت اشرفعلی تھانوی

- دیوبندی شیخ الحدیث مولوی زکریا
- دیوبندی ڈپٹی نذیر احمد خان،
- دیوبندی مولوی عبدالماجدی دریا آبادی
- دیوبندی مفسر قرآن شبیر احمد عثمانی
- دیوبندی گلدستہ تفسیر کو پسند و تصدیق کرنے والے تمام دیوبندی علماء
- بلکہ خود خالد محمود دیوبندی جس نے اسی تفسیر کو پسند کیا۔
- بعض اسلاف [جنہوں نے ''زنیم'' کا معنی حرامزادہ، والدالزنا، بداصل، بدنسب کیا] سب کے سب خالد محمود کے مذکورہ بالا فتوؤں کے حقدار ٹھہرے، سب قرآن کے گستاخ نکلے۔ سورۃ قلم کی یہ آیت ''ولید بن مغیرہ'' گستاخِ رسول کے بارے میں نازل ہوئی جس میں اس کو ''زنیم'' (یعنی والدالزنا) کہا لیکن دیوبندی خالد محمود کو اس سے اتنی محبت ہے کہ اس کو حلالی ثابت کر رہا ہے۔ معاذ اللہ [

یہ مانا تیرے لب پہ نغمۂ توحید ہے لیکن
تیرے من میں بسیرا ہے ولیدوں کا، یزیدوں کا

نوٹ: یہ مضمون مختصراً ''دیوبندیوں سے لاجواب سوالات'' ص 985 سے پیش کیا گیا ہے۔ مکمل مضمون پڑھنے کے لئے اسی کتاب کی طرف رجوع کیجیے۔

......حوالہ نمبر 12......

......دیوبندی فتوے سے خود دیوبندی علماء باغی......

دیوبندی مولوی صاحب کہتے ہیں:

”بس ہم اب آسانی سے کہہ سکتے ہیں کہ جتنی کتابوں میں یہ مسئلہ قبر پر حضور ﷺ سے دعا استغفار کا جو معتبر کتب میں لکھا جا چکا ہے وہ سب باغیوں کا لکھا ہوا ہے اور بس بلفظہ۔ ندائے حق ص ۳۱۱ طبع اول۔

(المسلک المنصور ۲۱)

مماتی دیوبندیوں نے جب یہ لکھا کہ مذکورہ مسئلہ جن کتابوں میں لکھا ہے وہ سب باغیوں کا لکھا ہوا ہے تو دیوبندی حیاتی فرقے کے امام سرفراز صفدر صاحب نے ان کو جواب دیتے ہوئے لکھا کہ

”قارئین کرام! یہ ہے جناب نیلوی صاحب کے نزدیک معتبر کتابوں کا حشر ہم نے تسکین الصدور میں استشفاع عند القبر کے متعدد کتب فقہ ومناسک سے حوالے عرض کئے ہیں۔

مثلاً نور الایضاح، طحاوی، مجمع الانہر، کتاب الاذکار للنووی، لباب المناسک، المسلک، المتقسط، المنحۃ الوھبیۃ، شامی، فتح القدیر، وفا الوفا، عالمگیری، رسال الاوکانی، فتاوی عزیزی، زبدۃ المناسک وفتاویٰ رشدیہ اور تحریرات حدیث وغیرہ [کل 16 کتب بنتی ہیں۔ از ناقل] لیکن بقول نیلوی صاحب ان سب کتابوں میں باغی گھس

گئے ہیں اور اپنی باغیانہ کاروائی کرتے ہوئے ان میں یہ مسئلہ گھسیڑ آئے ہیں۔......

اب طبع جدیدہ میں لکھتے ہیں کہ میرا خیال یہ ہے کہ ایسی ایسی باتیں اکابر کی کتابوں میں درج کرنے کا غیر مذہب والوں نے منصوبہ بنا رکھا ہے تھا کہ آنے والی نسلیں ان اکابر کی کتابوں کو دیکھ کر گمراہ ہوں۔ بلفظہ۔ الکتاب المسطور ص ۶ ج ۲۔ سبحان اللہ تعالیٰ۔ یہ ہے شیخ المحقق النیلوی صاحب کی تحقیق انیق جو عجائب گھر میں آویزاں کرنے کے قابل ہے۔ اس تحقیق اور تدفین کے بعد کسی اسلامی کتاب کی کوئی حیثیت باقی رہ جاتی ہے کہ اس پر اعتبار کیا جا سکے؟ جب مشہور معتبر مستند، درسی اور متداول کتابوں کا یہ ہے تو پھر اسلامی کتب کے ذخیرہ کا کیا حال ہوگا۔ (المسلک المنصو ر صفحہ ۲۱، ۲۲)

دیوبندیوں کے اس حوالہ سے معلوم ہوا

[۱] نوار الایضاح، طحاوی	[۲]، مجمع الانہر
[۳]، کتاب الاذکار للنووی،	[۴] لباب المناسک،
[۵] المسلک،	[۶] المتقسط،
[۷] المخنۃ الوھبیۃ،	[۸] شامی،
[۹] فتح القدیر	[۱۰]، وفا الوفا،
[۱۱] عالمگیری،	[۱۲] رسال الاوکانی،
[۱۳] فتاوی عزیزی،	[۱۴] زبدۃ المناسک
[۱۵] فتاویٰ رشدیہ	[۱۶] تحریرات حدیث وغیرہ

بقول دیوبندی نیلوی صاحب ان سب کتابوں میں باغی گھس گئے ہیں۔

......حوالہ نمبر 13......

﴿اسماعیل دہلوی کے فتوے سے المہند کے علمائے کافر ہیں﴾

علمائے دیوبند کی معتبر ترین کتاب المہند میں سوال ہوا کہ ”کیا جائز ہے مسجد نبوی میں دعا کرنے والے کو یہ صورت کہ قبر شریف کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو اور حضرت کا واسطہ دے کر حق تعالیٰ سے دعا مانگے“ (المہند ص ۳۹) تو اس کے جواب میں علماء دیوبند کا اپنا جو موقف ہے وہ اس طرح بیان ہوا کہ

”اولیٰ یہی ہے کہ زیارت کے وقت [نبی ﷺ کے] چہرے مبارک کی طرف منہ کر کے کھڑا ہونا چاہیے اور یہی ہمارے نزدیک معتبر ہے اور اسی پر ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عمل ہے اور یہی حکم دعا مانگنے کا ہے“ (المہند ص۴۰، ۴۱)

۞......یعنی حضور ﷺ کی قبر (روضہ مبارک، چوکھٹ) پر حاضر ہو کر اس کی طرف منہ کر کے کھڑا ہونا اولیٰ ہے۔

۞......روضہ رسول ﷺ پر دعا کرتے ہوئے بھی منہ قبر رسول ﷺ کی طرف ہونا چاہیے۔

۞......علمائے دیوبند کا عمل اسی طریقے پر ہے۔

لیکن اس کے برعکس علمائے دیوبند کی عین اسلام تقویۃ الایمان میں ان کے امام اسماعیل دہلوی اس عقیدے کو شرک قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

”اور تیسری بات یہ کہ بعضے کام تعظیم کے اللہ نے اپنے لیے خاص کیے ہیں ان کو عبادت کہتے ہیں جیسے سجدہ اور رکوع اور <u>ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا</u>......اُس پر غلاف

ڈالنا اور اُس **کی چوکھٹ کے آگے کھڑے ہوکر دعا مانگنی** اور التجاء کرنی اور دین و دنیا کی مرادیں مانگنی ...... یہ سب کام اللہ نے اپنی عبادت کیلئے اپنے بندوں کو بتائے ہیں **پھر جو کوئی کسی پیر و پیغمبر** کو یا بھوت و پری کو یا کسی کی سچی قبر کو یا جھوٹی قبر کو......اسی قسم کی باتیں کرے سو اس سے شرک ثابت ہوتا ہے۔

(تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان صفحہ ۲۳ باب پہلا توحید و شرک کے بیان میں)

دیوبندیوں کے ان حوالوں سے معلوم ہوا کہ

❁ ...... کسی ''پیر و پیغمبر'' کی چوکھٹ یعنی قبر پر حاضر ہو کر دعا کرنا شرک ہے تو علمائے دیوبند کی معتبر کتاب اور اس کی تصدیق و تائید کرنے والے تمام دیوبندی مشرک ٹھہرے کیونکہ انہوں نے اس عمل کو جائز کہا۔

❁ ...... وہ علمائے دیوبند جو روضہ رسول ﷺ پر جا کر دعا و شفاعت کے قائل ہیں وہ بھی دہلوی کے فتوے سے مشرک ٹھہرے۔

...... حوالہ نمبر 14 ......

﴿اسماعیل دہلوی کے فتوے سے اکابرین دیوبند مشرک ہیں﴾

اشرفعلی تھانوی کی کتاب ''ارواح ثلاثہ'' میں رشید احمد گنگوہی کی اپنے شیخ کی خانقاہ کی تعظیم و ادب کے بارے میں لکھا ہوا ہے کہ

''خانقاہ میں بول و براز (پیشاب و پاخانہ) نہ کرتا تھا کہ شیخ کی جگہ ہے بلکہ باہر جنگل جاتا تھا، حتی کہ لیٹنے اور جوتے پہن کر چلنے پھرنے کی ہمت بھی نہ تھی''

(ارواح ثلاثہ ص 248)

سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند قاری طیب نے بیان کیا کہ

''حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند کلیر شریف جاتے تھے حضرت صابر کلیریؒ کے مزار کی زیارت کرنے کے واسطے ......تو[جب سامنے]کلیر ہوتا تو جوتے اتار کر بغل میں دبا لیتے اور ننگے پیروں جاتے...... جب روضہ نظر آتا تھا تو جوتا پہن کر جانا پسند نہیں کرتے تھے ننگے پیروں جاتے تھے چونکہ ادب غالب تھا۔

(خطبات طیب: بیان''اخلاص واصلاح''صفحہ ٦٧،٦٨)

''معلوم ہوا کہ دیوبندی امام گنگوہی صاحب اپنے شیخ کی خانقاہ میں تعظیم وادب کی وجہ سے بول وبراز (پیشاب وپاخانہ) تک نہیں کرتے تھے۔

دارالعلوم دیوبند کے سابق مہتمم قاری طیب نے لکھا:

''حضرت نانوتوی نے حج کیا تو بڑے بڑے اکابر ساتھ تھے مثلا؟؟ حضرت گنگوہی، **حضرت مولانا یعقوب صاحب نانوتوی اور دوسرے بڑے بڑے اکابرین اور** بزرگوں کا ایک مجمع تھا...... **مدینہ طیبہ......حرم شریف [مدینہ شریف] کے مینار سامنے نظر** پڑے تو حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی ایک دم اونٹ سے اُچھل کر زمین پر گر **پڑے جوتے اتار کر رکھے اونٹ کے کجاوے میں اور ننگے پیر چلنا شروع کیا۔**......دیکھا دیکھی **دوسرے لوگوں** [جن کا ذکر اوپر ہوا دیوبندی اکابر و بزرگ۔ناقل] نے بھی اونٹوں سے اُتر کر پیدل چلنا شروع کر دیا۔تو حضرت [رشید احمد] گنگوہی نے فرمایا کہ یہ **احمق کیوں نیچے اتر کر چلنے لگے۔**(خطبات طیب صفحہ ٦٨۔قاری محمد طیب)

تو ان تینوں حوالوں کا نتیجہ یہ نکلا:

[1]......دیوبندی امام گنگوہی صاحب اپنے شیخ کی خانقاہ میں تعظیم وادب کی وجہ سے

بول و براز (پیشاب و پاخانہ) نہ کرتے تھے۔

[2]......دیوبندی امام گنگوہی اپنے شیخ کی خانقاہ میں تعظیم وادب کی وجہ سے ''لیٹے'' بھی نہیں تھے۔

[3]......دیوبندی امام گنگوہی اپنے شیخ کی خانقاہ میں تعظیم وادب کی وجہ سے ''جوتے بھی نہیں پہنتے تھے''۔

[4]......اسی طرح دیوبندی امام قاسم نانوتوی (بقول دیوبندی بانی دارالعلوم دیوبند) کلیر شریف کے مزار پر جاتے تو تعظیم وادب کی وجہ سے ننگے پیروں جاتے تھے۔

[5]......دیوبندی امام قاسم نانوتوی جب حج کو گئے تو جیسے مدینہ طیبہ کے مینار دور سے نظر آئے تو جوتے اتار کر ننگے پاؤں چلنے لگے۔

[6]......قاسم نانوتوی کو دیکھ کر بڑے بڑے اکابر دیوبند نے بھی جوتے اتار دیئے اور ننگے پاؤں چلے۔

لیکن اس کے برعکس بزرگوں کی ایسی تعظیم وادب کو وہابیہ کے امام نے شرک قرار دیا چنانچہ دہلوی صاحب لکھتے ہیں:

''جو کوئی کسی پیر پیغمبر بھوت کو ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو یا دور سے قصد کر کے جاوے یا وہاں روشنی کرے، ان کی قبر پر شامیانہ کھڑا کرے، وہاں کے گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرے اس پر شرک ثابت ہے۔ (تقویۃ الایمان باب اول توحید و شرک کے بیان ص ۸)

تو اسماعیل دہلوی کے فتوے سے معلوم ہوا کہ:

۞......دیوبندی امام رشید احمد گنگوہی اپنے شیخ کی خانقاہ کی تعظیم وادب کی وجہ سے وہاں بول و براز (پیشاب و پاخانہ) نہ کر کے مشرک ٹھہرے۔

۞......دیوبندی امام رشید احمد گنگوہی اپنے شیخ کی خانقاہ کی تعظیم وادب کی بناء پر

وہاں نہ لیٹ کر اسماعیل دہلوی کے فتوے سے مشرک ٹھہرے۔

۞...... دیوبندی امام گنگوہی اپنے شیخ کی خانقاہ کے ادب کی وجہ سے جوتے نہ پہن کر اسماعیل دہلوی کے فتوے سے مشرک ٹھہرے۔

۞...... قاسم نانوتوی نے دور سے قصد کر کے کلیر شریف پہونچ کر اور وہاں کی تعظیم وادب میں جوتے اتار کر ننگے پیروں مزار پر جا کر دہلوی کے مطابق شرک کیا۔

۞...... قاسم نانوتوی جب مدینہ منورہ گئے تو تعظیم وادب کی وجہ سے جوتے اتار کر ننگے پاؤں چلے تو یہ بھی اسماعیل دہلوی کے فتوے سے مشرک ٹھہرے۔

۞...... قاسم نانوتوی کے ساتھ دیگر اکابرین دیوبند و دیوبندی بزرگوں نے بھی تعظیم وادب میں جوتے اتار دیئے اور ننگے پاؤں چلے تو دہلوی کے فتوے سے یہ سب بھی مشرک ٹھہرے۔

۞...... خود گنگوہی نے جب دیکھا کہ دیوبندی بزرگوں نے جوتے اتار دیئے اور ننگے پاؤں چلنے لگے تو گنگوہی نے ان دیوبندی بزرگوں کو ''احمق'' کہا۔

تو معلوم ہوا کہ دیوبندی اکابرین اسماعیل دہلوی کے فتوے سے مشرک اور گنگوہی کے مطابق احمق ہیں۔

اب ذرا دیوبندی دست وگریبان والے دیوبندی اپنی فضول مصروفیات میں سے وقت نکال کر اپنے ان دیوبندی علمائے کے بارے میں عوام الناس کو بتائیں اور یہ کہیں کہ یہ مذموم اختلاف وتضاد کی وجہ سے گمراہ تھے اور فرقہ دیوبندی اس اعتبار سے بھی ہم دیوبندیوں کے اپنے ہی اصولوں سے گمراہ و بے دین ٹھہرا۔

کافر ہوئے جو آپ تو میرا قصور کیا
جو کچھ وہ تم نے کیا بے خطا ہوں میں

حوالہ نمبر 15

دیوبندیوں کا اپنے باپ دادا پر شرک کا فتویٰ

☆امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں:

''سواول معنی شرک وتوحید کے سمجھنے چاہیے......کوئی اپنے بیٹے کا نام عبدالنبی رکھتا ہے کوئی علی بخش کوئی حسین بخش کوئی پیر بخش کوئی مدار بخش کوئی سالار بخش کوئی غلام محی الدین کوئی غلام معین الدین......اوردعوے مسلمانی کے کیے جاتے ہیں''

(تقویۃ الایمان مع تذکیرالاخوان صفحہ ۱۹ باب پہلا توحیدوشرک کے بیان میں)

اشرفعلی تھانوی دیوبندی نے بھی بہشتی زیور میں ''علی بخش، حسین بخش، عبدالنبی'' ناموں کو شرکیہ بتایا۔تو دہلوی وتھانوی کے اس فتوے سے معلوم ہوا کہ ایسے نام رکھنا شرک ہے اور ایسے نام رکھنے والوں کو صرف مسلمانی کا دعویٰ ہی ہے اصل وہ مسلمان نہیں بلکہ مشرک ہیں۔

دہلوی کے فتوے سے دیوبندی اکابرین کے اباؤ واجداد مشرک

علمائے دیوبند کے امام رشید احمد گنگوہی کے اباؤ واجداد مشرک تھے،ان کا سلسلہ نسب کچھ اس طرح ہے کہ

''باپ کی جانب سے خاندانی سلسلہ جس کو حضرت نے خود بیان فرمایا تھا اس طرح ہے مولنا رشید احمد بن مولانا ہدایت احمد صاحب بن قاضی پیر بخش بن قاضی غلام حسن بن قاضی غلام علی بن......(ماں کی جانب سے جو سلسلے میں جو نام ہیں ان

میں) فرید بخش، غلام محمد....... (تذکرۃ الرشید جلد ا ص ۱۳)

تو معلوم ہوا کہ دیوبندی امام رشید احمد گنگوہی کے سلسلۂ نسب میں اسماعیل دہلوی کے مطابق مشرکین موجود تھے۔

دہلوی کے فتوے کے برعکس مزید چند حوالے

اور علماء دیوبند کے پیر و مرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی اور اشرفعلی تھانوی نے شمائم امدادیہ ص ۱۳۶ میں لکھا کہ

''چونکہ آنحضرت ﷺ واصل بحق ہیں عباد اللہ کو عباد رسول کہہ سکتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''قل یا عبادی......مرجع ضمیر متکلم آنحضرت ﷺ ہیں۔مولانا اشرف علی صاحب نے فرمایا کہ قرینہ بھی انہی معنیٰ کا ہے کہ آگے فرماتا ہے لاتقنطوا من......اگر مرجع اس کا اللہ ہوتا فرماتا من رحمتی تاکہ مناسب عبادی کی ہوتی۔(شمائم امدادیہ ص ۱۳۶)

صحیح مسلم شریف کی حدیث میں ہے ''قام عبد رسول اللہ ﷺ'' رسول اللہ ﷺ کا غلام کھڑا ہوا۔(صحیح مسلم ج 1 ص ۷۴)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ علیہ نے ازالۃ الخفاء میں بحوالہ الریاض النضرۃ لکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے برسر منبر خطبہ میں فرمایا میں آپ ﷺ کا بندہ اور خادم (عبدہ و خادمہ) تھا۔ (ازالۃ الخفاء: مقصد ثانی ص ۶۳)

غیر مقلدین کے قاضی شوکانی نے لکھا کہ ''جمہور اس بات کے قائل ہیں کہ آقا اپنے غلام اور کنیز کو نکاح کیلئے مجبور کرسکتا ہے۔''ان یکرہ عبدہ و امتہ علی النکاح''(تفسیر فتح القدیر ج ۴ ص ۲۹)

دیوبندی امام گنگوہی نے لکھا ''بندہ کا بندہ ہونے کے معنی درست ہیں۔ملخصاً

(فتاوی رشیدیہ ص۴۹۶)

تو اب اسماعیل دہلوی کے فتوے کے مطابق

❂...... اسماعیل دہلوی کے نزدیک جو شرک ہے یعنی عبدالرسول، عبدالنبی جیسے نام اس کو امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ اور اشرفعلی تھانوی صحیح ثابت کر کے مشرک ٹھہرے۔

❂...... صحابی رضی اللہ عنہ نے جو خود کو "عبد رسول اللہ" کہا وہ بھی اسماعیل دہلوی کے فتوے سے مشرک ٹھہرے۔ معاذ اللہ عزوجل

❂...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ خود کو رسول اللہ ﷺ کا بندہ (عبدہ) کہہ کر اسماعیل دہلوی کے فتوے سے مشرک ٹھہرے۔ معاذ اللہ عزوجل

❂...... حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت بیان کی لیکن اس کو شرک نہیں کہا لہذا اسماعیل دہلوی کے فتوے سے وہ بھی مشرک ٹھہرے۔ معاذ اللہ عزوجل

❂...... تو غیر مقلد قاضی شوکانی بھی دہلوی کے فتوے سے مشرک ٹھہرا۔

❂...... دیوبندی امام گنگوہی تو دہلوی کے فتوے سے پکا مشرک ٹھہرا کیونکہ اس نے بندہ کا بندہ ہونے کے معنیٰ درست کہا۔

❂...... دیوبندیوں کے بڑے بڑے علماء کے ناموں میں سلسلہ نسب میں ایسے نام موجود ہیں۔ لہذا وہ سب بھی مشرک ٹھہرے۔

......حوالہ نمبر 16......

﴿وہابی امام کے فتوے سے صحابہ کرام پر بھی حکم شرک ثابت﴾

☆وہابیوں دیوبندیوں کے امام اسماعیل دہلوی کہتے ہیں کہ

''اور تیسری بات یہ کہ بعضے کام تعظیم کے اللہ نے اپنے لیے خاص کیے ہیں ان کو عبادت کہتے ہیں جیسے سجدہ اور رکوع اور......اس کے کنوئیں کے پانی کو تبرک سمجھ کر پینا بدن پر ڈالنا۔آپس میں بانٹنا غائبوں کے واسطے لے جانا......یہ سب کام اللہ نے اپنی عبادت کیلئے اپنے بندوں کو بتائے ہیں پھر جو کوئی کسی پیر و پیغمبر کو یا بھوت و پری کو یا کسی کی سچی قبر کو یا جھوٹی قبر کو......اسی قسم کی باتیں کرے سو اس سے شرک ثابت ہوتا ہے''(تقویۃ الایمان مع تذکیرالاخوان صفحہ ۲۳ باب پہلا توحید وشرک کے بیان میں)

امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی کے اس فتوے سے معلوم ہوا کہ اللہ کے گھر کے علاوہ کسی بھی نبی علیہ الصلوۃ والسلام وولی کا متبرک پانی یا وہاں کے کنوئیں کے پانی کو متبرک سمجھنا،اس کو بدن پر ڈالنا،پینا،۔آپس میں بانٹنا غائبوں کے واسطے لے جانا سب کچھ شرک ہے۔

دیوبندی امام کے فتوے سے نبی پاک ﷺ اور صحابہ کرام بھی نہ بچ سکے

صحیح مسلم شریف میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

”کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی الغدا فجاء خدم المدینة با نیتھم فیھا الماء فما یا تون باناء الا غمس یدہ فیھا فربما جاؤا بالغداة البارد ة فیغمس یدہ فیھا“

ترجمہ: جب حضور اقدس ﷺ فجر کی نماز سے فارغ ہوتے مدینہ طیبہ کے خدام اپنے برتن لاتے جن میں پانی ہوتا تو آپ ہر برتن میں اپنا دست مبارک ڈال دیتے اور سردی کے اوقات میں بھی انہیں اس برکت سے محروم نہ فرماتے“ (مشکوۃ شریف ۵۱۹)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس پانی کو حضور ﷺ سے نسبت ہو جائے وہ متبرک ہو جاتا ہے۔ اور صحابہ حضور ﷺ کے مبارک ہاتھوں کا مس کیے ہوئے پانی کو متبرک سمجھے بلکہ خود حضور ﷺ نے ان پر شفقت فرما کر یہ بھی بتا دیا کہ یہ عمل شرک نہیں بلکہ جائز ہے۔

ایک دوسری حدیث میں یہ ہے:

”حضرت اسماء بنت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سید عالم ﷺ کا جبہ جس کو حضور پہنتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد میں نے لے لیا، ہم اس کو بیماروں کیلئے دھویا کرتے تھے اس سے مقصد یہ ہوتا تھا کہ اس جبہ شریف کے دھوون سے بیماروں کو شفا حاصل ہو اس روایت کے مبارک الفاظ یوں

ہیں"وکان النبی صلی الله علیه وسلم یلبسها افنحن نغسلهما للمرضی نستشفی بها" (مشکوۃ ۳۷۴)

اور اسی طرح خلاصۃ الوفاء میں ہے کہ

"وکذا الابار الی شرب او تطهر منها والتبرک بذلک"

یعنی ان کنوؤں کی زیارت کیلئے جانا اور ان کے پانی کو تبرک بنانا مستحب ہے" (خلاصۃ الوفاء ۶۲۳)

اسماعیل دہلوی کی تقویۃ الایمان کے مطابق

۞......اسماعیل دہلوی کے مطابق نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام علہیم الرضوان اجمعین کو شرک کی اجازت دی۔معاذ اللہ

۞......اسماعیل دہلوی کے مطابق صحابہ کرام علہیم الرضوان اجمعین نے اللہ کے گھر کے علاوہ رسول اللہ ﷺ سے منسوب پانی کو متبرک سمجھا،اس کو ساتھ لے جاتے،خود پیتے،پلاتے تو یہ سب دہلوی کے مطابق شرک میں مبتلا تھے۔معاذ اللہ عزوجل۔

۞......خلاصۃ الوفاء کے مطابق تو تمام مسلمانوں کو ایسے کنوؤں جن کی نسبت آپ ﷺ سے ہو ان پانی کو متبرک بنانا مستحب ہے تو دہلوی کے مطابق یہ بھی مشرک ٹھہرے ۔معاذ اللہ عزوجل۔

......حوالہ نمبر 17......

﴿وہابی امام کے فتوے سے نبی پاک ﷺ بھی نہ بچ سکے﴾

☆ وہابیوں دیوبندیوں کے امام اسماعیل دہلوی کہتے ہیں کہ

”اور تیسری بات یہ کہ بعضے کام تعظیم کے اللہ نے اپنے لیے خاص کیے ہیں ان کو عبادت کہتے ہیں جیسے سجدہ اور رکوع اور......اس کے گھر کی طرف دور دور سے قصد کر کے سفر کرنا......اور اس کے گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرنا یعنی وہاں شکار نہ کرنا درخت نہ کاٹنا گھاس نہ اُکھاڑنا مویشی نہ چرانا یہ سب کام اللہ نے اپنی عبادت کیلئے اپنے بندوں کو بتائے ہیں پھر جو کوئی کسی پیر و پیغمبر کو یا بھوت و پری کو یا کسی کی سچی قبر کو یا جھوٹی قبر کو......اسی قسم کی باتیں کرے سو اس سے شرک ثابت ہوتا ہے“

(تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان صفحہ ۲۳ باب پہلا توحید و شرک کے بیان میں)

لیکن رسول اللہ ﷺ کی احادیث مبارکہ میں ھے

رسول اللہ ﷺ اپنے رب جل وعلا سے عرض کرتے ہیں:

”اللھم انی احرم مابین جبلیھا مثل ماحرم بہ ابراھیم علیہ الصلوۃ والسلام مکۃ اے الٰہی! میں دونوں کوہ مدینہ کے درمیان کو حرم بناتا ہوں مثل اس کے جیسے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مکہ کو حرم بنایا۔(صحیح بخاری ج ا ص ۲۵۱، صحیح مسلم ج ا ص ۴۴۱) واللفظ لہ عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ حدیث کے یہ الفاظ صحیح مسلم کے ہیں۔ (اِصحیح مسلم باب فضائل مدینہ ۱/ ۴۴۱)

☆حضور سید عالم ﷺ فرماتے ہیں:

"ان ابراھیم حرم مکة وانی حرمت المدینة مابین لابتیھا لا یقطع عضاھھا ولا یصاد صیدھا" (صحیح مسلم باب فضائل مدینہ ۱/۴۴۰)

اور اسی طرح حضور اقدس ﷺ نے فرمایا:

"انی احرم ما بین لا بتی المدینة ان یقطع عضا ھھا او یقتل صیدھا. میں مدینہ کے دونوں سنگستانوں کے مابین حرام کرتا ہوں اس کے خاردار درختوں کا کاٹنا اور اس میں شکار کرنا (مشکوۃ شریف صفحہ ۲۳۹) اس مطلب کی حدیثیں صحاح وسنن ومسانید وغیرہا میں بکثرت موجود ہیں۔

تو اسماعیل دہلوی کے فتوئے شرک کے مطابق

۞......اسماعیل دہلوی کے مطابق نبی کریم ﷺ نے مکہ مکرمہ کے علاوہ مدینہ منورہ کو حرم بنا کر شرک کی تعلیم دی۔ معاذ اللہ عزوجل

۞......اسماعیل دہلوی کے مطابق نبی کریم ﷺ نے مکہ مکرمہ کے علاوہ مدینہ منورہ کے خاردار درختوں کو کاٹنے سے منع فرما کر شرک کی تعلیم دی۔ معاذ اللہ عزوجل

۞......اسماعیل دہلوی کے مطابق نبی کریم ﷺ نے مکہ مکرمہ کے علاوہ مدینہ منورہ یعنی حرم کے اندر شکار سے منع فرما کر شرک کی تعلیم دی۔ معاذ اللہ عزوجل

۞ ......صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین علیھم الرضوان اجمعین سے لیکر آج تک جن جن مسلمانوں نے حضور ﷺ کے اس حکم پر عمل کیا، اسماعیل دہلوی کے فتوے سے سب مشرک ٹھہرے۔ معاذ اللہ عزوجل

مسلمانو! دیکھو کہ رسول اللہ ﷺ جس بات کی تعلیم فرما رہے ہیں، جسے اسلام

قرار دے رہے ہیں، اسماعیل دہلوی اس کے صریح خلاف اپنا خود ساختہ مذہب و نظریہ لیے پھرتے ہیں۔ جو دین اسلام میں جائز ہے وہ دہلوی کے نزدیک شرک ہے ۔معاذ اللہ ثم معاذ اللہ! الامان والحفیظ۔ آخر دہلوی کو اپنا نیا مذہب جو ایجاد کرنا تھا تو پھر شریعت محمدی کی مخالفت تو کرنی ہی تھی۔ دہلوی نے چھانٹ چھانٹ کر ان چیزوں کو شرک بتایا ہے جن کا ثبوت شریعت محمدیہ میں موجود ہے۔

مجھے انکارِ وصلِ غیر پر کیوں کر نہ شک گزرے
زبان کچھ اور بولے پیرہن کچھ اور کہتا ہے

......حوالہ نمبر 18......

دیوبندیوں کے فتوے سے قاسم نانوتوی کافر

دیوبندیوں کے امام قاسم نانوتوی نے لکھا ہے کہ

''پھر دروغ بھی کئی طرح ہوتا ہے جن میں سے ہر ایک کا حکم یکساں نہیں اور ہر قسم سے نبی کو معصوم ہونا ضروری نہیں'' (تصفیۃ العقائد ص ۲۲)

اب قاسم نانوتوی کی اس عبارات پر دیوبندی علمائے نے کیا فتویٰ لگایا خود عامر عثمانی فاضل دیوبند، برادرزادہ شبیر احمد عثمانی دیوبندی کے شمارے تجلی دیوبند سے ملاحظہ کیجیے، وہ لکھتے ہیں:

(جو ہمارے) ''خلاف کوئی زبان کھولتا ہے تو اسے ہم دشمن اور الزام تراش اور شریر ٹھیراتے ہیں، حالانکہ بسا اوقات زبان کھولنے والا سچی بات کہتا ہوتا ہے۔ ایسا ہی

ہم زیر بحث قضیہ میں دیکھ رہے ہیں ...... تفصیل اس اجمال کی سہ روزہ ''دعوت'' دہلی کی ۱۷ء جنوری ۵۶ء کی اشاعت میں ملاحظہ فرمایئے، کسی نے حضرت مولانا قاسم کی چند سطریں ان کی کتاب ''تصفیہ العقائد'' سے نقل کر کے دارالافتاء دارالعلوم دیوبند کو بھجیں اور پوچھا کہ ان سطروں کے لکھنے والے کے بارے میں آنجناب کا شرعی فیصلہ کیا ہے؟

خدا جانے کونسی منحوس گھڑی تھی کہ ان عقیل وفہیم مفتیوں کے دماغ میں یہ بات آ گئی کہ ہو نہ ہو یہ عبارت مودودی کی یا اس کے کسی چیلے کی ہے۔ بس پھر کیا تھا۔ آؤ دیکھا نہ تاؤ۔ مندرجہ ذیل فتویٰ صادر فرمایا:

فتویٰ نمبر ۱۴۱۔ الجواب

''انبیاء علیہ السلام معاصی سے معصوم ہیں ان کو مرتکب معاصی سمجھنا (العیاذ باللہ) اہل سنت والجماعۃ کا عقیدہ نہیں۔ اس کی وہ تحریر خطرناک بھی ہے اور عام مسلمانوں کو ایسی تحریرات کا پڑھنا جائز بھی نہیں''

فقط واللہ اعلم سید احمد علی سعید۔

نائب مفتی دارالعلوم دیوبندی۔

جواب صحیح ہے، ایسے عقیدے والا کافر ہے جب تک وہ تجدید ایمان اور تجدید نکاح نہ کرے اس سے قطع تعلق کریں۔

مسعود احمد عفا اللہ عنہ، مہر دارالافتاء۔ دیوبند، الہند۔

(تجلی دیوبند، شمارہ نمبر ۲، اپریل ۱۹۵۶ء، جلد نمبر ۷ صفحہ ۹،۱۰)

یہی حوالہ عامر عثمانی فاضل دیوبند نے ''مولانا حسین احمد صاحب مدنی اور بعض دیگر علماء دیوبند کے جماعت اسلامی سے اختلافاتِ عقیدہ ومسلک کی حقیقت'' صفحہ

۱۰۱،۱۰۲ پر بھی تحریر کیا ہے۔

دیوبندیوں کے اس حوالہ سے معلوم ہوا کہ

- ...... قاسم نانوتوی نے جو عقیدہ لکھا وہ سنیوں کا عقیدہ نہیں۔
- ...... قاسم نانوتوی کی تحریر خطرناک ہے۔
- ...... عام مسلمانوں کو ایسی تحریرات کا پڑھنا جائز بھی نہیں۔
- ...... قاسم نانوتوی کافر ہے۔
- ...... جب تک تجدید ایمان اور تجدید نکاح نہ کرے اس سے قطع تعلق کریں۔
- ...... چونکہ اس فتوے سے قاسم نانوتوی کافر ٹھہرا اور اس کا تجدید ایمان ثابت نہیں کر سکا۔لہذا تمام دیوبندیوں کو اس سے قطع تعلق ہوجانا چاہیے۔

...... حوالہ نمبر 19 ......

دیوبندیوں کا شیعی عقیدہ

دیوبندی امام رشید احمد گنگوہی نے حضور ﷺ کے جسم مبارکہ کا سایہ نہ ہونے کے بارے میں واضح طور پر یہ لکھا ہے:

”آپ ﷺ کی ذات پاک بھی تمام اولاد آدم علیہ السلام میں سے ہے مگر حضور ﷺ نے اپنی ذات کو اتنا پاک فرمایا کہ خالص نور ہو گئے۔اور حق تعالیٰ نے حضور ﷺ کو نور فرمایا اور تواتر سے ثابت ہے کہ حضور ﷺ کے سایہ نہ تھا اور ظاہر ہے کہ بجز نور کے

تمام جسم سایہ رکھتے ہیں'' (امداد السلوک، فصل ۲۱ ص ۲۰۳)

اسی طرح تھانوی کے خلیفہ عنایت علی دیو بندی نے اپنی کتاب باغ جنت ص ۳۵۹ میں لکھا ہے:

جسم پاک ان کا سراپا نور تھا
اس لئے سائے سے بالکل دور تھا

......دیو بندی امام نے خود لکھا کہ ''تواتر سے ثابت ہے کہ حضور ﷺ کا سایہ نہ تھا''

......تھانوی کے خلیفہ نے بھی اقرار کیا کہ حضور ﷺ کا سایہ نہ تھا۔

دیو بندی مفتی تقی عثمانی مولوی انور شاہ کشمیری دیو بندی کے حالات میں اس کا قول نقل کرتا ہے:

''جو چیز دین میں تواتر سے ثابت ہو اس کا منکر کافر ہے''

(اکابر دیو بند کیا تھے، دار العلوم، ستمبر اکتوبر 2010 ص 91)۔

لیکن دیو بندیوں کے امام سرفراز صفدر نے لکھا کہ

علمائے دیو بند کے امام سرفراز صفدر نے نبی پاک ﷺ کے سایہ کے بارے میں اپنی کتاب میں لکھا:

''ان صحیح روایتوں سے معلوم ہوا کہ آنخضرت ﷺ کا باقاعدہ سایہ تھا، جب نصوص قطعیہ سے آپ کی بشریت ثابت ہے تو بشریت کے تمام لوازمات (جس میں ایک سایہ بھی ہے) ثابت ہے۔ اصل میں آپ کا سایہ نہ ہونے کا مسئلہ شیعہ کا ہے۔

(تنقید متین صفحہ ۹۹: سرفراز صفدر)

دیوبندیوں کی ان عبارتوں سے معلوم ہوا کہ

۞......گنگوہی اور خلیفہ تھانوی نے یہ اقرار کیا کہ حضور ﷺ کا سایہ نہیں تھا تو سرفراز صفدر دیوبندی کے مطابق دیوبندی امام گنگوہی و خلیفہ تھانوی دونوں شیعہ کے حامی ،شیعہ عقیدے والے ٹھہرے۔

۞......سرفراز صفدر کے مطابق سایہ ہونا صحیح روایات سے ثابت ہے تو گنگوہی و خلیفہ تھانوی نے صفدر صاحب کے اصول سے صحیح روایات کی مخالفت کی۔

۞......سرفراز صفدر کے مطابق سایہ ہونا لوازمات بشریت سے ہے تو گنگوہی و خلیفہ تھانوی نے سایہ نہ ہونے کا اقرار کر کے لوازمات بشریت کا انکار کیا۔

۞......دیوبندی امام گنگوہی کے مطابق سایہ نہ ہونا تواتر سے ثابت ہے جبکہ سرفراز صفدر تواتر کا انکار کرتے ہوئے سایہ تسلیم کر رہے ہیں تو تواتر کا انکار کر کے انوار شاہ کشمیری کے مطابق سرفراز صفدر کافر ٹھہرے۔

نوٹ......: دیوبندیوں نے اب ''امدادالسلوک'' کے جدید ایڈیشنوں میں ''تواتر'' کا لفظ کاٹ کر ''مشہور'' کا لفظ لکھ دیا ہے ۔لیکن آپ امدادالسلوک کے قدیم نسخوں کو چیک کر سکتے ہیں کہ ان میں تواتر کا لفظ ہی موجود ہے۔

......حوالہ نمبر 20......

معراج میں انبیاء کرام علیہم السلام کا نماز پڑھنا باطل

دیوبندی حیاتی فرقے کے مولانا محمد محمود عالم صفدر اوکاڑوی نے اپنے ہی دیوبندی مماتی فرقے کے رد میں لکھا کہ

"اب یہ لوگ [مماتی دیوبندی] کہتے ہیں کہ وہاں [یعنی شب معراج] انبیاء علیہم السلام کے جسم مثالی آئے تھے، تو میں اس کے جواب میں کہتا ہوں کہ جہاں ملاقات کا ذکر ہے وہاں یہی جسم وارد ہوا کرتا ہے نہ کہ جسم مثالی۔ یہ بات تو وہ لوگ بھی مانتے ہیں حضرت پاک ﷺ کا جسد اطہر اصلی تھا اور آپ ﷺ نے وہاں انبیاء علیہم السلام کو جماعت کرائی ہے۔کیا کوئی مسئلہ قرآن و حدیث میں ہے کہ مولوی صاحب تو اصل کھڑے ہیں اور پیچھے ساری فوٹو کاپیاں [یعنی مثالی اجسام] کھڑی ہیں اور جماعت ہو رہی ہے۔کیا فوٹو کاپیوں سے جماعت ہو جاتی ہے؟ یقیناً نہیں ہوتی۔ جماعت تو اصل جسم سے ہوتی ہے" (تسکین الاذکیاء فی حیاۃ الانبیاء صفحہ 318)

اس سے معلوم ہوا کہ دیوبندی محمد محمود عالم صفدر اوکاڑوی کے مطابق اگر یہ تسلیم کیا جائے کہ شب معراج بیت المقدس میں نبی پاک ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کرنے والے حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے اجسام اصلی نہیں بلکہ مثالی (بقول اکاڑوی "فوٹو کاپیاں") تھے تو اجسام مثالی تسلیم کرنے کی وجہ سے ان کی نماز ہی نہیں ہوئی کیونکہ جماعت تو اصل جسم سے ہوتی ہے۔

لیکن اس کے برعکس دیوبندی علماء واکابرین نے یہ اقرار کیا کہ وہاں یعنی شب معراج شریف اجسام مثالی تھے۔

چنانچہ دیوبندی حکیم الامت اشرفعلی تھانوی لکھتے ہیں کہ

''اس طرح باقی آسمانوں میں جو انبیاء علیہم السلام کو دیکھا سب جگہ یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ سب سے پہلے بیت المقدس میں ملے اور آسمان میں بھی ملے اور سب اپنی اپنی قبروں میں بھی ہیں۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ انبیاء کرام تینوں جگہ موجود ہوں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ قبر میں تو اصلی جسم کے ساتھ تشریف رکھتے ہیں اور دوسرے مقامات پر ان کی روح نے ان کے جسم کی شکل اختیار کر لی ہو۔ یعنی غیر عنصری جسم جسے صوفیاء مثالی جسم کہتے ہیں روح نے اس جسم کی شکل اختیار کر لی ہو اور یہ جسم کئی بھی ہو گئے ہوں اور ایک ہی وقت میں روح کا سب کے ساتھ تعلق بھی ہو گیا ہو۔...... یہ جسم مثالی جو دونوں جگہ نظر آیا الگ الگ شکل رکھتا تھا۔ (تذکرۃ الحبیب تسہیل نشر الطیب ۸۵،۸۴) دیوبندی شیخ الحدیث سرفراز صفدر نے بھی تھانوی کا یہ حوالہ لکھا اور کہا کہ ''ان کی واضح عبارت سے بھی معلوم ہوا کہ نہ صرف یہ کہ صورت مثالہ کا ثبوت ہے بلکہ اس میں تعدد بھی ممکن ہے۔ (اتمام البرہان ص ۴۶۸ بحوالہ اکابر کا باغی کون؟)

اسی طرح دیوبندیوں کے شیخ الحدیث علامہ ادریس کاندھلوی نے بھی لکھا کہ

''یعنی صحیح بات صرف یہی ہے کہ آپ ﷺ نے معراج کی رات انبیاء کرام کو مثالی، برزخی اجسام ہی میں دیکھا اور ملاقات فرمائی''

(التعلیق الصبیح ص ۲۲۹ ج ۲ بحوالہ اکابر کا باغی کون 168)

دیوبندیوں کی ان عبارتوں سے معلوم ہوا کہ

۞...... محمود عالم اوکاڑوی دیوبندی کے مطابق اگر امام اصلی جسم کے ساتھ ہو اور مقتدیوں کے اجسام مثالی ہوں تو جماعت نہیں ہوتی، تو محمود عالم اوکاڑوی کے مطابق شب معراج انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی نماز ہی نہیں ہوئی تھی کیونکہ دیوبندی تھانوی، دیوبندی سرفراز صفدر، دیوبندی ادریس کاندھلوی کے مطابق یہ تمام مقتدی [انبیاء] اجسام مثالیہ کے ساتھ شامل تھے۔

۞...... دیوبندیوں کے مطابق تو شب معراج انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی نمازیں بھی باطل قرار پائیں۔ معاذ اللہ عزوجل!

۞...... دیوبندیوں کے مطابق شب معراج میں انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام جماعت میں شامل نہ تھے۔

شاید کوئی دیوبندی ہم پر اعتراض کر بیٹھے تو عرض ہے کہ سب کچھ ہم آپ کے گھر کے مشہور مناظر خضر حیات کی کتاب کا خلاصہ پیش کر رہے ہیں۔ لہذا ہمیں الزام دینے کے بجائے جو کچھ بھی کاروائی کرنی ہو اپنے دیوبندی مولوی کے خلاف ہی کیجیے گا۔

......حوالہ نمبر 21......

﴿حیات النبی ﷺ اہم عقیدہ یا فروعی مسئلہ﴾

دیوبندی مماتی مولوی خضر حیات اپنے دیوبندی حیاتی مولوی کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ محقق ٹمن (دیوبندی حیاتی ''مسئلہ حیات النبی ﷺ کے بارے) فرماتے ہیں:

''اس مسئلہ کو اتنا معمولی نہ سمجھیں، یہ عقیدہ کا مسئلہ ہے اور انتہائی اہم ہے اسلئے علماء اہل سنت [بقول دیوبند] کیلئے اس عقیدہ کی تبلیغ، نشر واشاعت لازمی ہے، اور منکر حیات کے فتنہ سے آگاہ کرنا اور عوام کو بچانا لازمی ہے'' تقریر دلپذیر ص۔۷۱۔

......[پھر مزید خضر حیات لکھتے ہیں کہ] محقق ٹمن صاحب!! آپ کے نزدیک مسئلہ حیات کی (آپ کی اپنی اختراع کردہ) تفصیل پر ایمان لانا ضروریاتِ دین میں سے ہے اور بقول آپ کے ''قبر کی زندگی'' نامی کتاب میں ۵۲ آیات قرآنیہ اور ۱۰۳ احادیث نبویہ متواترہ آپ کے مخترع مبتدع عقیدے پر موجود ہیں۔ مقدمہ تقریر دل پذیر ص ۱۶۹، از محقق ٹمن۔ (المسلک المنصور:72,73)

دیوبندی شیخ الحدیث محقق ٹمن! کے نزدیک یہ انتہائی اہم عقیدے کا مسئلہ ہے لیکن اس کے برعکس علمائے دیوبند کیا کہتے ہیں لیجیے دیوبندی خضر حیات دیوبندی کے قلم سے مطالعہ کیجیے، خضر حیات اپنے دیوبندی مولوی کا رد کرتے ہوئے کہتے ہیں

''جبکہ آپ کے تمام اکابرین [دیوبند] کا نظریہ یہ ہے کہ مسئلہ مذکورہ بالکل غیر

ضروری اور فروعی ہے تو اب دو ہی صورتیں ہیں یا تو آپ کو آپ جیسے تمام غالیوں سمیت دھوکہ باز اور مفتری کہا جائے یا پھر اکابرین کو کتاب وسنت سے ناواقف اور قرآن و احادیث سے منحرف کہیں، ہمارے [خضر] نزدیک تو اول صورت متعین ہے، آپ کون سی صورت پسند فرمائیں گے؟ (المسلک المنصور: 72,73)

اس سے پہلے صفحات پر خضر حیات دیوبندی نے لکھا:

''حضرت مولانا قاری محمد طیب مہتمم دارالعلوم دیوبند، نوعیت مسئلہ حیات النبی ﷺ کا فیصلہ یوں فرماتے ہیں:

''یہ مسئلہ ایسا اساسی اور بنیادی عقائد کا نہیں، کہ اس میں سکوت روا نہ رکھا جائے''

خطبات حکیم الاسلام ج ۷ ص ۱۸۹

[پھر مفتی رشید احمد لدھیانوی کا فتویٰ پیش کیا جس میں لکھا ہے کہ]

''اس تفصیل پر ایمان لانا ضروری نہیں'' ملخصا (المسلک المنصور: 68،69)

تو خضر حیات دیوبندی نے یہ بتایا کہ ایک طرف دیوبندی حیاتی اس کو انتہائی اہم عقیدے کا مسئلہ بتاتے ہیں لیکن دوسرے طرف اکابرین علمائے دیوبند اس کو فروعی و عام معمولی مسئلہ قرار دیتے ہیں۔ لہذا یہ اختلاف و تضاد ہے کہ نہیں علمائے دیوبند کو چاہیے کہ اس کے بارے میں بھی اپنے قلموں کو جنبش دیں۔

بہر حال مسئلہ کی نوعیت دیوبندیوں کے نزدیک جو بھی ہو لیکن اس مسئلہ پر علمائے دیوبند آپس میں دست و گریبان ہیں، اور دو مشہور فرقے ''حیاتی دیوبندی'' اور ''مماتی دیوبندی'' ایک دوسرے پر فتوؤں کی بوچھاڑ کیے ہوئے ہیں۔ جس کی مختصر تفصیل پہلے گزر چکی۔

......حوالہ نمبر 22......

﴿دیوبندیوں کے نزدیک سرفراز صفدر کافر ہے﴾

دیوبندیوں کے مشہور و معروف مناظر ماسٹر محمد امین اکاڑوی دیوبندی کے برادر زادے مولوی محمود عالم دیوبندی صاحب ابن تیمیہ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ ”**جس نے ابن تیمیہ پر شیخ الاسلام کا اطلاق کیا وہ کافر ہے**۔
(تسکین الاتقیاء ص۱۲۴ بحوالہ اکابر کا باغی کون؟ صفحہ۲۷۲ دیوبندی خضر حیات)

دیوبندی مولوی کے مطابق جو ابن تیمیہ کو شیخ الاسلام کہے وہ کافر ہے۔

دیوبندی علماء کے مطابق خود دیوبندی علماء و اکابرین کافر ٹھہرے

دوسری طرف بڑے بڑے دیوبندی علماء و اکابرین نے ابن تیمیہ کو شیخ الاسلام کہا۔ دیوبندی مولوی سرفراز صفدر کو آج کے علماء دیوبند اپنا ”امام و پیشوا“ تسلیم کرتے ہیں، انہی سرفراز صفدر صاحب کی کتاب ”تسکین الصدور“ کے صفحہ ۱۱۲، صفحہ ۱۱۷، صفحہ ۱۳۶، صفحہ ۱۳۸، صفحہ ۱۵۷ پر **ابن تیمیہ کو شیخ الاسلام لکھا** گیا ہے۔ تو نتیجہ یہ نکلا کہ دیوبندی مولوی محمود کے مطابق دیوبندیوں کے امام ”سرفراز صفدر“ ابن تیمیہ کو شیخ الاسلام کہہ کر کافر ٹھہرے۔

[**نوٹ**: دیوبندیوں نے یہی اعتراض سنی علماء پر کیا تھا، اب اسی دیوبندی اصول کے مطابق یہ جواب دیوبندیوں کے گلے کا پھندا بن گیا]۔

......حوالہ نمبر 23......

رشید احمد گنگوہی اپنے ہی دیوبندی مولویوں کے فتووں سے کافر

دیوبندی امام خلیل احمد ورشید احمد کی مصدقہ کتاب ''براہین قاطعہ'' میں لکھا ہے:

''یہ ہر روز اعادہ ولادت کا مثل ہنود (ہندوؤں) کے سانگ کنہیا کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں'' (براہین قاطعہ: ص ۱۵۲)

یہ فتویٰ دیوبندی امام رشید احمد گنگوہی کا ہے جسے خلیل احمد نے نقل کیا (دیکھئے المہند ص ۶۷) اس میں صاف کہا گیا ہے کہ حضور ﷺ کی ولادت مبارکہ کا دن ہر سال منانا ہندوؤں کے سانگ کنہیا کا دن منانے کی مثل ہے۔ معاذ اللہ عزوجل! مسلمانو! دیکھو دیوبندیوں کا حضور ﷺ کے جشن ولادت کے بارے میں بغض وعناد کا لاوہ کتنا شدید تھا کہ جب پھٹا تو مولود مصطفیٰ ﷺ کو ہندوؤں کے سانگ کنہیا کے دن منانے کے ساتھ تشبیہ دے ڈالی۔

لیکن اس کے برعکس خود ہی ایسی تشبیہ پر کفر کا فتویٰ جاری کر دیا

لیکن اس گستاخی کی وجہ سے دیوبندی امام پر اللہ عزوجل کا ایسا قہر نازل ہوا کہ اپنے ہی ہاتھوں اپنے کفر کا اقرار کر لیا۔ چنانچہ حضور نبی کریم ﷺ کی ولادت مبارکہ کو ہندوؤں کے فعل کے ساتھ تشبیہ دینے کے بارے میں خود ہی فتویٰ جاری کیا کہ

''کسی مسلمان کی طرف کیونکر گمان ہوسکتا ہے کہ معاذ اللہ یوں کہے کہ ذکر ولادت شریفہ فعل کفار کے مشابہ ہے'' (المہند: ۶۷)

یعنی رسول اللہ ﷺ کے ذکر ولادت شریفہ کو فعل کفار کے مشابہ کہنے والا مسلمان نہیں ہوسکتا۔ جبکہ پہلے خود اس کو کفار کے فعل کے مشابہ کہا۔ تو خلیل احمد دیوبندی کے اس فتوے سے رشید احمد گنگوہی مسلمان نہیں رہا، بلکہ خود خلیل احمد دیوبندی اپنے امام رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ نقل کرکے اپنے ہی فتوے سے مسلمان نہ رہا۔

......حوالہ نمبر 24......

﴿اسماعیل دہلوی کے فتوے سے اکابرین دیوبند مشرک﴾

دیوبندیوں کے امام اسماعیل دہلوی صاحب نے بزرگوں کے نام کے ختم کو بھی شرک قرار دیا، چنانچہ لکھتے ہیں:

''سو جو کوئی کسی کا نام اٹھتے بیٹھتے لیا کرے اور دور و نزدیک سے پکارا کرے اور بَلا کے مقابلہ میں اس کی دہائی دیوے اور دشمن پر اس کا نام لے کر حملہ کرے اور اس کے نام کا ختم پڑھے یا شغل کرے......تو ان باتوں سے مشرک ہوجاتا ہے اور اس قسم کی باتیں شرک ہیں۔'' (تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان)

دہلوی صاحب کے مطابق کسی کے نام کا ختم کرنا شرک ہے۔ لیکن دوسری طرف خود علماء دیوبند کے اکابرین ختم خواجگان، ختم مثنوی اور ختم بخاری اب تک کررہے ہیں۔

- تبلیغی جماعت کے شیخ الحدیث نے لکھا کہ ''ختم خواجگان'' حضرت کے یہاں ماہ مبارک میں اس کا اہتمام رہتا ہے۔ (صحبت با اولیاء، مولوی زکریا صفحہ ۲۱۴)

- دیوبندیوں کے امام رشید احمد گنگوہی نے ختم بخاری کو جائز کہا لکھتے ہیں:

’’قرون ثلثہ میں بخاری تالیف نہیں ہوئی تھی مگراس کا ختم درست ہے کہ ذکر خیر کے بعد دعا قبول ہوتی ہے اس کا اصل شرع سے ثابت ہے بدعت نہیں‘‘ (فتاوی رشیدیہ ۱۶۶)

✲ دیوبندیوں کے پیرو مرشد حاجی امداداللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ’’کلیات امدادیہ،ضیاء القلوب صفحہ ۶۵‘‘ پر ’’ختم خواجگان چشت کا طریقہ‘‘ اور ’’ختم خواجگان قادریہ کا طریقہ‘‘ بتایا۔

✲ اورانہیں علمائے دیوبند کی کتب سے مثنوی شریف کا ختم کرنا بھی ثابت ہے۔

تو اسماعیل دہلوی کے مطابق دیوبندیوں کے امام گنگوہی ،مولوی زکریا،حاجی امداداللہ مہاجر مکی اور وہ تمام دیوبندی جو بزرگوں کے نام کے ختم کرتے رہے اور کر رہے ہیں سب مشرک ٹھہرے۔

اس کشمکش کے دام سے کیا کام ہمیں
اے الفتِ چمن ترا خانہ خراب ہو

......حوالہ نمبر 25......

علماء دیوبند کے مطابق سیرت النبی ﷺ کے جلسے بدعت ہیں

وہابی اپنی محافل کو میلاد النبی ﷺ کی بجائے سیرت النبی ﷺ کا نام دیتے ہیں اور ان جلسوں کو جائز و باعث ثواب بھی سمجھتے ہیں چناں چہ علمائے دیوبند کے جامعہ بنوریہ کا سیرت النبی ﷺ کے جلسوں کے بارے میں فتویٰ ہے کہ

’’نبی کریم ﷺ کی سیرت بیان کرنے کے لیے جلسے کا انعقاد اور اس سلسلے میں

لوگوں کو شرکت کی دعوت دینا اگرچہ اس کا اہتمام مسجد کے اندر ہی ہو بلا شبہ جائز اور باعث ثواب ہے اور اگر چندہ دینے والوں کی طرف سے اس قسم کے پروگراموں میں صرف کی اجازت ہو تو مسجد انتظامیہ بھی اس کا اہتمام کرسکتی ہے مگر کھانے کا پروگرام اگر مسجد سے ہٹ کر کیا جائے تو یہ بہتر ہے۔" (الجامعۃ البنوریۃ العالمیۃ: فتوی نمبر ۳۷۸۸۳)

دیوبندی الیاس گھمن لکھتے ہیں:

"ایسے جلسوں کا انعقاد جس میں سیرت نبوی ﷺ کا ذکر ہو، بے شک جائز بلکہ بہتر ہے" (فرقہ بریلویت ص ۴۰۲: الیاس گھمن)

معلوم ہوا کہ علمائے دیوبند سیرت النبی ﷺ کے جلسے جلوس جائز وثواب سمجھ کر کرتے ہیں۔ اب کوئی ان سے پوچھے کہ قرآن و حدیث میں سیرت النبی ﷺ کے جلسوں کے انعقاد کا ثبوت کہاں ہے؟ نبی پاک ﷺ، خلفاے راشدین وصحابہ کرام علیہم الرضوان اجمعین نے اپنی زندگی میں کتنی مرتبہ سیرت النبی ﷺ کے جلسوں وجلوسوں کا انعقاد کیا؟ جب نہیں کیا تو تم اس کو جائز وثواب سمجھ کر ان کا انعقاد کر کے بدعتی ٹھہرے کہ نہیں؟

بہر حال ہم کچھ نہیں کہتے بلکہ خود علمائے دیوبند ہی کے قلم سے اس کا فیصلہ آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

دیوبندی "سیرت النبی ﷺ" کے جلسے وجلوس پر دیوبندی فتوے

ایک طرف تو علماے وہابیہ سیرت النبی ﷺ کے جلسوں وجلوسوں کا انعقاد کرتے ہیں لیکن دوسری طرف اسی کو بدعت اور رسمی مظاہرے قرار دیکر ممنوع قرار دیتے ہیں۔ چناں چہ:

☆دیوبندی مولوی یوسف لدھیانوی اپنی کتاب میں سیرت النبی ﷺ اور میلاد النبی ﷺ کے جلسوں کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''سلف صالحین نے کبھی سیرت النبی کے جلسے نہیں کیے اور نہ میلاد کی محفلیں سجائیں'' (اختلاف امت اور صراط مستقیم ص 84)

☆مزید لکھتے ہیں کہ: ''چھ صدیوں میں جیسا کہ میں ابھی عرض کر چکا ہوں، مسلمانوں نے کبھی سیرت النبی ﷺ کے نام سے کوئی جلسہ یا میلاد کے نام سے کوئی محفل نہیں سجائی۔ (صفحہ 85)

اس دیوبندی مولوی کے مطابق دیوبندیوں نے وہ کام ایجاد کیا جو حضور ﷺ کے ظاہری زمانہ حیات سے لیکر چھ صدیوں تک نہیں کیا گیا، لیکن آج کل دیوبندی حضرات سیرت النبی ﷺ کے جلسوں اور محافل کا انعقاد کرتے اور ان کو جائز و کار ثواب سمجھتے ہیں ،تو اپنے اصول سے بدعتی و گمراہ ٹھہرے۔

☆دیوبندیوں کے مفتی اعظم تقی عثمانی نے بھی یہ لکھا:

''نبی کریم ﷺ نے تو ہمیشہ اس امت کو ان رسمی مظاہروں سے اجتناب کی تلقین فرمائی۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی پوری حیات طیبہ میں کوئی شخص ایک نظیر ایک مثال اس بات پر پیش کرسکتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی سیرت کے نام پر ربیع الاول میں یا کسی مہینے میں کوئی جلوس نکالا گیا ہو؟ بلکہ پورے تیرہ سو سال کی تاریخ میں کوئی ایک مثال کم از کم مجھے تو نہیں ملی کہ کسی نے آپ کے نام پر جلوس نکالا ہو۔

ہاں! شیعہ حضرات محرم میں اپنے امام کے نام پر جلوس کرتے تھے، تو ہم نے سوچا

کہ انکی نقالی میں ہم بھی جلوس نکالیں گے حالانکہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے من تشبہ بقوم فھو منھم جو شخص کسی قوم کے ساتھ مشابہت اختیار کرتا ہے وہ ان میں سے ہو جاتا ہے''۔

(میلاد النبی اور سیرت النبی کے جلسے اور جلوس تالیف تھانوی، تقی عثمانی صفحہ ۲۹، ۳۰ مرتب محمد سلمان سکھروی مکتبۃ الاسلام کراچی)

معلوم ہوا کہ علمائے وہابیہ کے نزدیک سیرت النبی ﷺ کے جلسوں وجلوسوں کا سلسلہ شیعہ کی نقالی ہے، اور بقول تقی عثمانی ایسی مشابہت ممنوع وحرام ہے۔ تو اب سیرت النبی ﷺ کے جلسے جلوس جائز وثواب سمجھ کر کرنے والے تمام دیوبندی اپنے ان علمائے کے مطابق شیعہ کی نقالی، مشابہت کی وجہ سے ممنوع وحرام کام کے مرتکب ٹھہرے۔

......حوالہ نمبر 26......

......علمائے دیوبند کے مطابق ''جشن دیوبند'' بدعت ہے......

دنیا جانتی ہے کہ علمائے دیوبند نے اپنے دارالعلوم دیوبند کا صد سالہ جشن منایا، اور اس میں ہندو عورت اِندرا گاندھی کو اسٹیج پر بٹھایا:

''روزنامہ جنگ کراچی بدھ ۸/ جمادی الاول ۱۴۰۰ھ مطابق ۲۶/ مارچ ۱۹۸۰ء کے مطابق مدرسہ دارالعلوم دیوبند میں ایک ہندو عورت اِندرا گاندھی ساڑھ پہن کر صدارت کیلئے آئی۔ اور ایک ہندوں جگ جیون رام نے دیوبندی اجلاس سے خطاب کیا۔'' روزنامہ ایکسپریس ہفتہ ۱۷/ ربیع الثانی ۱۴۲۰ھ/ ۳۱ جولائی ۱۹۹۹ء کے مطابق

ایک ہندو عورت سونیا گاندھی نے اجلاس کنونشن میں خطاب کیا۔ملخصا

[کڑوا سچ۔مولانا محمد شہزاد ترابی]

''نئی دہلی 21۔ مارچ (ریڈیو رپورٹ،اے آئی آر)دارالعلوم دیوبند کی صد سالہ تقریبات شروع ہوگئیں بھارت کی وزیراعظم مسز اِندرا گاندھی نے تقریبات کا افتتاح کیا۔(روزنامہ مشرق۔نوائے وقت لاہور 22، 23۔ مارچ 1980ء بحوالہ جشن میلادالنبی ناجائز کیوں؟اورجلوس اہلحدیث اورجشن دیوبند کا جواز کیوں؟)

ہم یہاں دیوبندیوں سے یہ نہیں کہتے ہیں کہ ایک غیر مسلم بے پردہ عورت کو اپنے جشن میں شامل ہونے دینااورساتھ بٹھانا جائز ہے یا حرام،یہ بھی مطالبہ نہیں کرتے کہ آیا نبی کریم ﷺ نے جو مدرسہ صفاء قائم فرمایا تھا تو بعد میں خلفائے راشیدین یا کسی صحابی،،یا تابعی و تبع تابعین علیہم الرضوان اجمعین نے جشن مدرسہ الصفہ منایا کہ نہیں،اور جب انہوں نے نہیں منایا تو تم دیوبندیوں نے کیوں منایا،اور یہ بدعت ہے کہ نہیں یہ سب باتیں اپنی جگہ،ہم اس پر گفتگو نہیں کرتے لیکن یہ بتاتے ہیں کہ خود علمائے دیوبند نے''جشن دیوبند'' کو بدعت قرار دیا۔

بعض علماے دیوبند نے جشن دیوبند کو بدعت کہا

علماے دیوبند کے مولانا عبدالحق خان بشیر چیئر مین حق چار یار اکیڈمی گجرات کی کتاب میں اپنے ہی دیوبندی مولوی بندیالوی کو کہتے ہیں کہ:

''بندیالوی صاحب کی طبع نازک پر اگر گراں نہ گزرے تو ہم ان سے پوچھنے کی جسارت کریں گے کہ آپ نے دارالعلوم دیوبند کی صد سالہ تقریبات کے حوالے سے اپنی جماعت کے نائب امیر حضرت مولانا قاضی شمس الدین صاحبؒ کا تذکرہ تو کیا

لیکن اپنی جماعت کے امیر سید عنایت اللہ شاہ صاحب بخاری کا تذکرہ نہیں کیا جنہوں نے اپنی متعدد تقاریر میں ان تقریبات کی مخالفت کرتے ہوئے برملا اس بات کا اظہار کیا کہ ہم جشن میلاد کی مخالفت کرتے ہیں اور قاری طیب جشن دیوبند کی **بدعت اختیار کر رہا ہے**"۔ (علماء دیوبند کا عقیدہ حیات النبی ﷺ اور مولانا عطا اللہ بندیالوی ص 70)

سنی تبصرہ

⊛......دیوبندی جماعت کے امیر سید عنایت اللہ شاہ بخاری نے" جشن دیوبند" کی مخالفت کی۔

⊛......انہوں نے جشن دیوبندی کو بدعت (جہنم میں جانے والا کام) قرار دیا۔

⊛......قاری محمد طیب سابق مہتمم دار العلوم دیوبند نے" جشن دیوبند" کی بدعت اختیار کی۔

⊛......اب اس جشن میں صرف قاری طیب ہی تو نہیں تھے بلکہ بڑے بڑے علمائے دیوبند بھی موجود تھے تو وہ سب بھی دیوبندی عنایت اللہ شاہ بخاری کے فتوے سے بدعتی ٹھہرے۔

دیوبندی ہم سنیوں پر فتوے لگاتے ہیں لیکن اپنے گھر کا حال دیکھیں کہ کس طرح پورا دار العلوم دیوبند بقول بخاری صاحب کے بدعتی ٹھہرا۔

اقبال رنگونی دیوبندی نے لکھا:

"بدعت سے پیار کرنے والا کبھی حضور ﷺ کا محبّ نہیں ہوسکتا" (بدعت اور اہل بدعت اسلام کی نظر میں ص ۶۷: دار المعارف الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور)

دیوبندی صاحب لکھتے ہیں: ”بدعت سے آنحضرت ﷺ کو تکلیف ہوتی ہے“
(بدعت اور اہل بدعت اسلام کی نظر میں ص72)

اقبال رنگونی دیوبندی نے لکھا ہے کہ
”رسول اللہ کا ارشار ہے......”ترجمہ“بدعتی جہنمیوں کے کتے ہیں“(بدعت اور اہل بدعت اسلام کی نظر میں ص112)

تو اب ان تمام دیوبندی حوالہ جات کا خلاصہ یہ نکلا کہ دارالعلوم دیوبند والوں نے جشن دیوبند کی بدعت ایجاد کر کے حضور ﷺ کو تکلیف دی۔اور یہ دیوبندی حضور ﷺ کے محبّ نہیں، اور اس بدعت پر عمل کرنے والے تمام دار العلوم دیوبند والے بدعتی یعنی جہنمیوں کے کتے ٹھہرے۔لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم

......حوالہ نمبر 27......

خلفائے راشدین کے جلوس بدعت

تمام اہل علم جانتے ہیں کہ علماے دیوبند نبی پاک ﷺ کے میلا دالنبی ﷺ کے جلسے وجلوس کا انعقاد نہیں کرتے لیکن صحابہ کرام علہیم الرضوان اجمعین کے ایام، جلسے وجلوس نکالتے ہیں۔ بلکہ ان ایام کو سرکاری سطح پر منانے اور عام تعطیل کا مطالبہ بھی کرتے نظر آتے ہیں۔

جس کسی کو اشتہارات درکار ہوں تو نیٹ پر سرچ کر کے دیکھ سکتا ہے یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں کہ جس پر ہم حوالہ جات پیش کریں، کوئی وہابی دیوبندی اس کا انکار نہیں

کرسکتا، درجنوں اشہارات و پوسٹر اس پر پیش کیے جاسکتے ہیں۔

علمائے دیوبند کی نام نہاد جہادی تنظیم لشکر جھنگوی کے حق نواز جھنگوی کہتے ہیں کہ:

''ہم یوم صدیق اکبرؓ پر جلوس نکال چکے ہیں میں نے سنی زعماء اور سنی علماء کرام سے کہا ہے ذرا چند سال اپنے فتوے کی توپ کا منہ بند رکھو، میں تم سے زیادہ بدعت کے موضوع کو پڑھ چکا ہوں...... ہم صدیق اکبرؓ کے یوم کے جلوس نکالیں گے۔ جب یہ پختہ ہوگا، تو فاروق اعظمؓ کا یوم آئے گا۔ ۱۸/ذوالحجہ کو عثمان غنیؓ کا آئے گا، جب وہ پختہ ہو گا ہم دس محرم کا بھی جلوس نکالیں گے اور وہ جلوس حسینؓ کی مدح جرات، بہادری، شجاعت کا جلوس ہوگا اور ان کے خلاف ماتم کرنے والے جوان کی بزدلی یا ان کی بہادری پر ہنس گیری کرتے ہیں۔ یہ ان کے خلاف ہوگا۔ (مولانا حق نواز جھنگوی شہید کی 15 تاریخ ساز تقریریں، صفحہ ۱۱۴، ۱۱۵۔ ادارہ نشریات اسلام لاہور)

قابل توجہ الفاظ ہیں کہ ''میں نے سنی زعما اور سنی علماء کرام (دیوبندیوں) سے کہا ہے ذرا چند سال اپنے فتوے کی توپ کا منہ بند رکھو'' یعنی ان ایام کو بدعت مت کہو، جھنگوی دیوبندی کی اس عبارت کا مطلب صاف ظاہر ہے کہ چوں کہ اب ان ایام کا انعقاد علمائے دیوبند کرنے لگے ہیں۔ لہٰذا اب دیوبندی علماء ان کو بدعت نہ کہیں، ان پر بدعت کہ فتوے نہ لگائیں۔

مگر دیوبندی مفتی سعید خان کے مطابق یہ بھی بدعت ہے

اب اس کے برعکس دیوبندی مفتی محمد سعید خان کا فتویٰ بھی ملاحظہ کرلیں کہ وہ ان ایام کو بدعت قرار دیتے ہیں، کہتے ہیں کہ:

''تیسری خرابی یہ ہے کہ جن بدعات کے رد پر ہمارے اکابرین اھل السنۃ والجماعۃ

نے تقریبا ڈیڑھ سو برس خم ٹھونک کر جہاد کیا ،اب وہی بدعات ان نام نہاد سنیوں ،صوفیوں ،دیوبندیوں نے اپنا لی ہیں ۔مثلاً اکابرین اھل السنۃ والجماعۃ رضی اللہ عنہم ہمیشہ دن منانے کے خلاف رہے لیکن اب خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے باقاعدہ دن منائے جاتے ہیں اوراس بات کی ترغیب وسعی نامبارک بھی کی جاتی ہے۔محرم ۱۴۳۲ھ یہ پہلا سال ہے کہ اپنے آپ کوسنی اور دیوبندی کہنے والے علماء کرام نے اسلام آباد میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نام پر ایک باقاعدہ جلوس نکالا ہے ۔شیعہ حضرات دس محرم مناتے ہیں اورانہوں نے یکم محرم منایا ہے'' (دیوبندیت کی تطہیر ضروری ہے صفحہ 14)

اسی طرح علمائے دیوبند کے فتاویٰ حقانیہ میں یہ سوال ہوا ہے کہ:

''آج کل عوام میں یہ ایک عام رواج بن چکا ہے کہ ہر سال قوم کے مقتداء اور بڑے لوگوں کی برسیاں منائی جاتی ہیں ،جیسے کہ یوم صدیق اکبرؓ،یوم فاروق اعظمؓ،یوم اقبالؒ،اور یوم قائداعظم وغیرہ،شرعاً ان برسیوں کا کیا حکم ہے؟''

تو دیوبندی مفتیوں نے جواب میں یہ فتویٰ دیا:

''اسلام ایک کامل اور مکمل دین اور ضابطہ حیات ہے جو کہ خداپرستی (یعنی صرف اللہ کی عبادت ۔از ناقل) کا داعی ہے اور شخصیت پرستی سے منع کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ خیرالقرون میں اس قسم کے اعمال (برسی وغیرہ) کا کوئی ثبوت نہیں ملتا،رسول اللہ ﷺ جیسی عظیم شخصیت کے دنیا سے جانے کے بعد خلفاء راشدین اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور بعد میں آنے والے تابعین وتبع تابعین حتیٰ کہ کسی بھی امام یا محدث نے رسول اللہ ﷺ کی برسی نہیں منائی اور نہ آپ ﷺ کی یاد میں کوئی چھٹی کی ......اگراس کوایصالِ ثواب کے لئے منایا جاتا ہواوراس سن اموات کے ایصالِ ثواب

کے لئے ختمات القرآن وغیرہ ہوتے ہوں تو اس تخصیص ایام کی وجہ سے بھی یہ خلافِ شرع ہے اس لئے کہ شریعتِ مقدسہ نے ایصالِ ثواب کے لئے کوئی خاص دن مقرر نہیں کیا بلکہ ہر وقت اور ہر جگہ اس کی گنجائش ہے، اپنی طرف سے کوئی خاص دن مقرر کرنا دین میں زیادتی ہے جو اسلام کے کامل اور مکمل ہونے کی صفت کے خلاف ہے ، اس لئے مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ ان خرافات اور بے ہودہ رسومات (یعنی یوم صدیق اکبرؓ، یوم فاروق اعظمؓ، یوم اقبالؒ، اور یوم قائداعظم وغیرہ۔از ناقل) سے پرہیز کریں اور یہود و ہنود کا طریقہ ترک کر دیں'' (فتاوٰی حقانیہ جلد۲ ص ۷۳،۷۴)

علمائے دیوبند کے ان حوالوں سے معلوم ہوا کہ یہ

[۱]......دیوبندیوں کے مطابق ایام منانا شخصیت پرستی یعنی ان بزرگوں کی عبادت کرنا ہے۔

[۲]......ایسا کام نبی کریم ﷺ خلفاء راشدین اور دیگر صحابہ، تابعین و تبع تابعین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے ثابت نہیں تو اصول وہابیہ سے بدعت ٹھہرا، مفتی سعید نے جلسے جلوس کو بھی بدعت کہا،

[۳]......یوم صدیق اکبر، یوم فاروق اعظم، یوم اقبال، اور یوم قائداعظم وغیرہ تخصیصِ ایام خلافِ شرع ہیں۔

[۴]......دین میں زیادتی ہے

[۵]......یہ سب ایام خرافات اور بیہودہ رسومات ہیں۔

[۶]......یہود و ہنود کا طریقہ ہے۔

تو اب ان دیوبندی فتوؤں کے مطابق حق نواز جھنگوی اور اس کے پیروکار، لشکر جھنگوی اور وہ تمام دیوبندی جو ایام صحابہ کرام علیہم الرضوان اجمعین مناتے رہے اور اب بھی منا رہے ہیں، وہ شخصیت پرست ہیں، بدعتی ہیں، خلاف شرع کام کے مرتکب ہیں، دین میں زیادتی کرنے والے ہیں، خرافات و بے ہودہ رسومات میں مبتلا ہیں، یہود و ہنود کے طریقے پر عمل پیرا ہیں۔

یہ نہ پوچھ کہ شکایتیں کتنی ہیں تم سے
تو بتا کے تیرا کوئی اور ستم باقی تو نہیں

تو یہ سارے ستم خود دیوبندی مفتیوں نے خود دیوبندیوں پر ڈھائے ہیں، بلکہ مزید ایک ستم بھی دیکھ لیجیے، لیکن دیوبندیوں کو صبر کی تلقین ہے۔

……دیوبندی اپنے بدعت کے فتوؤں کی زد میں……

اقبال رنگونی دیوبندی نے لکھا:

''بدعت سے پیار کرنے والا کبھی حضور ﷺ کا محبّ نہیں ہوسکتا'' (بدعت اور اہل بدعت اسلام کی نظر میں ص ۶۷: دارالمعارف الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور)

اقبال رنگونی دیوبندی نے لکھا:

''واضح ہو جاتا ہے کہ اسلام کی نظر میں بدعت کتنی خبیث اور صاحب بدعت کتنا خبیث العمل ہے'' (بدعت اور اہل بدعت اسلام کی نظر میں ص 73)

دیوبندی صاحب لکھتے ہیں کہ

''بدعت سے آنحضرت ﷺ کو تکلیف ہوتی ہے''

(بدعت اوراہل بدعت اسلام کی نظر میں ص 72)

اقبال رنگونی دیوبندی نے لکھا ہے:

''رسول اللہ کا ارشار ہے......''ترجمہ''بدعتی جہنمیوں کے کتے ہیں''

(بدعت اوراہل بدعت اسلام کی نظر میں ص 112)

......سنی تبصرہ......

اب مذکورہ بالا تمام دیوبندی حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ

۞......دیوبندی مفتی سعید خان کے مطابق حق نواز جھنگوی بدعتی تھا کیونکہ جلسے جلوس اور ایام صحابہ علیہم الرضوان اجمعین مناتا اور دوسروں کو بھی منانے کے لئے کہتا تھا۔

۞......آج بھی دیوبندی نبی پاک ﷺ کی ولادت کی خوشی کا دن تو نہیں مناتے لیکن خلفاء راشدین علیہم الرضوان اجمعین کے ایام، جلسے جلوس مناتے ہیں تو مفتی خان محمد سعید دیوبندی کے مطابق یہ سب دیوبندی بدعتی ہے۔

۞......جب یہ سب دیوبندی مفتی کے مطابق بدعت اور عامل بدعتی ہیں تو اب دیوبندی اقبال رنگونی کے حوالہ جات کے مطابق دیوبندیوں نے یہ مذکورہ بدعت ایجاد کر کے حضور ﷺ کو تکلیف دی، ان کو حضور ﷺ سے محبت نہیں، یہ سب دیوبندی ان کے فتوے سے خبیث ہیں، جہنمیوں کے کتے ہیں، اور بروز قیامت نبی کریم ﷺ ان کو خود سے دور کر دیں گے۔

۞...... مفتی سعید خان دیوبندی کے مطابق دیوبندیوں نے یہ بدعتی کام کیا اور دیوبندی اقبال رنگونی بدعت اور بدعتیوں کے بارے میں کہتے ہیں

اقبال رنگونی دیوبندی لکھتے ہیں:

''قیامت کے دن آنحضرت ﷺ بدعتیوں کو دیکھ کر بڑی نفرت کے انداز میں فرمائیں گے، **سحقا سحقا لمن بدل بعدی** (یعنی جنہوں نے میرے بعد دین میں تبدیلی کی اور بدعت پھیلائی وہ مجھ سے دور ہیں دور ہیں) بدعت کو ایجاد کرنے کا مطلب یہ نکلتا ہے کہ ہمارا کامل دین گویا ابھی ناقص ہے اور آنحضرت ﷺ کی شریعت میں ہر کسی کمی بیشی کی گنجائش ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد گویا نبوت کی ضرورت باقی ہے اور یہ ختم نبوت کا انکار نہیں تو اور کیا ہے؟'' (بدعت اور اہل بدعت اسلام کی نظر میں ص72)

تو معلوم ہوا کہ خلفاء راشدین اور صحابہ کرام علہیم الرضوان اجمعین کے نام سے جلسے، جلوس اور ایام منانے والے دیوبندیوں نے دین اسلام کو کامل نہیں ناقص سمجھا، حضور ﷺ کی دین میں کمی بیشی کے مرتکب ہوئے، اور ان کے نزدیک نبوت کی ضرورت باقی ہے اور یہ ختم نبوت کے منکر ہیں۔

اب دیوبندی ہم سنیوں کو برا بھلا مت کہیں کیونکہ یہ تو آپ ہی کے اصولوں اور تحریروں کے جواب میں الزاماً جوابات دیئے جا رہے ہیں۔ اور لکھنے والے آپ کے گھر کے دیوبندی علماء ہیں۔

......حوالہ نمبر 28......

دیوبندی سبز عمامے پر دست وگریباں

دیوبندی مولوی ابوایوب اپنی کتاب میں ''سبز عمامے'' کے خلاف لکھتے ہیں:

''یہاں الفت ومحبت کا انداز ہی ہے کہ محبوب [ﷺ] سفید پگڑی باندھیں اور سبز زندگی بھر نہ باندھیں، یہ محبّ کہلانے والے سفید سے احتراز کر کے سبز کو اختیار کریں''

(دست وگریبان صفحہ ج ۲ ص ۲۲)

اسی طرح الیاس گھمن دیوبندی کی زیر نگرانی شائع ہونے والا دیوبندی مجلّہ ''راہِ سنت'' لاہور کے نائب مدیر مولوی فیاض طارق دیوبندی سبز عمامے کے خلاف لکھتے ہیں کہ

''سبز پگڑی کی شریعت اور سنت میں کوئی اصل نہیں اور نہ ہی یہ زمانہ قدیم میں تھی بلکہ بعد میں گھڑ لی گئی ہے'' (دو ماہی دیوبندی مجلّہ ''راہ سنت'' لاہور ص ۳۳ رمضان المبارک، شوال المکرّم ۱۴۳۰، بحوالہ کلمہ حق شمارہ ۱۳ ص ۳۸)

- ......مذکورہ بالا اقتباس میں ابوایوب دیوبندی نے بیان کیا کہ سبز عمامہ شریف پہننا حضور ﷺ سے ثابت نہیں یعنی ان کے اصول سے بدعت ہے۔
- ......دیوبندیوں کے مطابق سبز عمامہ شریف پہننا محبت کے تقاضوں کے منافی ہے
- ......دیوبندیوں کے مطابق سبز پگڑی کی شریعت اور سنت میں کوئی اصل نہیں۔

۞......دیوبندیوں کے مطابق سبز پگڑی زمانہ قدیم میں نہ تھی بلکہ بعد میں گڑھ لی گئی ہے۔

علمائے دیوبند کے اس نزاع نے خود ہی پوری دیوبندیت کا بیڑہ غرق کر دیا۔

چنانچہ ملاحظہ فرمائیں:

دیوبندی علماء سبز پگڑی باندھ کر بدعتی و گمراہ ٹھہرے

دیوبندی الیاس گھمن اپنی کتاب میں غیر مقلد کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''آپ ﷺ سے کالے رنگ کے علاوہ سفید، سبز اور قطری رنگ جس میں سرخی ہوتی ہے ان سب رنگوں کا ثبوت بھی ملتا ہے......مسند کی روایت سے سبز عمامے کا ثبوت ملتا ہے'' (المہند اور اعتراضات کا جائزہ: ص ۲۱۳)

دیوبندی سخی داد خوستی سبز عمامے شریف کے متعلق لکھتے ہیں:

''عمامہ کا سیاہ سفید اور سبز رنگ تو مستحب ہے'' (الحجۃ التامہ فی لبس العمامۃ: یعنی پگڑی کا مکمل و مدلل بیان: ص ۵۴: مقالات خوستی ۲/ ۶۷)

سخی داد خوستی دیوبندی نے صحابہ سے سبز عمامہ باندھنا ثابت کیا، چنانچہ لکھا:

''صحابہؓ کرام سے سبز عمامے باندھنا منقول ہے جیسا کہ ایک اثر میں آیا ہے [ترجمہ]......مہاجرین اولین [صحابہ] کو سوت کے سیاہ، سرخ اور سبز عمامے باندھتے پایا'' (مقالات خوسی ۲/۶۳)

دیوبندی شارح ترمذی محمد سعید پالن پوری کہتے ہیں

''نبی ﷺ نے سیاہ پگڑی بھی باندھی ہے، ہری (سبز) بھی اور سفید بھی''

(تحفۃ اللامعی شرح سنن ترمذی ۵/۷۰)۔

دیوبندی شیخ الاسلام مفتی تقی عثمانی نے لکھا:

''حضور اقدس ﷺ سے......بعض روایات میں سبز عمامہ پہننا بھی ثابت ہے''

(اصلاحی خطبات ۵/ ۳۰۷)۔

تبلیغی طارق جمیل نے کہا:

(آپ ﷺ) ''سفید، سیاہ اور **سبز تینوں پگڑیاں باندھتے تھے**''

(خطبات جمیل ۲/۱۰۳)

دیوبندی حسین احمد مدنی کا عمامہ سبز یا کالا ہی ہوتا تھا۔

(تذکرۃ الخلیل ص ۳۶۲)

انوار شاہ کشمیری دیوبندی ''**اکثر سبز عمامہ باندھتے**''

(بزرگوں کے ایمان افروز قصے ص ۸۰)

دیوبندی مولوی علی شیر حیدری کہتے ہیں:

''تم تو [سنی بریلوی] ہری (سبز) پگڑی کو ہاتھ ہی نہ لگاؤ، یہ تو دارالعلوم دیوبند کی نشانی ہے اور میرے ہر فاضلِ دیوبند بزرگ کے پاس ہری (سبز) پگڑی رکھی ہوئی ہے جو اپنے اساتذہ نے اپنے ہاتھ سے انہیں بندھوائی تھی''

(حق نواز جھنگوی شہید سے علی شیر حیدری تک: ص ۴۲۰: مولوی ثناءاللہ سعد شجاع آبادی)

اس کے علاوہ بھی متعدد حوالے علمائے دیوبند کے موجود ہیں، جن میں علمائے دیوبند کا سبز پگڑی پہننا ثابت ہے۔ تفصیل کیلئے علامہ کاشف اقبال مدنی حفظہ اللہ کی کتاب ''سبز عمامے کا جواز'' میثم عباس رضوی صاحب کا مضمون ''مجلّہ کلمہ حق لاہور شمارہ ۱۳ ص ۳۷'' دیکھئے، ہم نے ان کے وہاں سے صرف چند حوالے پیش کئے ہیں۔

سنی تبصرہ

ان تمام دیوبندی مولویوں کے مطابق دیوبندی کھچڑی کچھ اس طرح پکی:

❁...... ”بقول دیوبندی مولوی کے سبز عمامہ کی شریعت وسنت میں کوئی اصل نہیں یعنی بدعت ہے لیکن الیاس گھمن کے مطابق ”سبز عمامے کا ثبوت ملتا ہے“ تو دیوبندیوں کے مطابق حضور ﷺ بھی بدعتی ٹھہرے۔معاذ اللہ ثم معاذ اللہ!!

❁......ایک دیوبندی مولوی نے کہا کہ اسکا شریعت وسنت میں کوئی اصل نہیں لیکن دوسرا مولوی سبز رنگ کے عمامے کو مستحب کہتا ہے۔

❁......ایک دیوبندی کہتا ہے کہ یہ سبز عمامہ بعد میں گھڑا گیا یعنی بدعت ہے لیکن دوسرا دیوبندی کہتا کہ سبز عمامے ماندھنا صحابہ سے ثابت ہے،تو پہلے دیوبندی کے مطابق صحابہ کرام علیھم الرضوان اجمعین بھی بدعتی ٹھہرے۔

❁......الیاس گھمن دیوبندی،محمد سعید پالن پوری،مفتی تقی عثمانی،تبلیغی طارق جمیل نے اقرار کیا کہ حضور ﷺ سے سبز عمامہ ثابت ہے تو ابوایوب اور مولوی فیاض طارق کے ان سب دیوبندیوں نے بدعت کی حمایت کی،تو بدعتی ٹھہرے۔

❁......ابو ایوب دیوبندی اور مولوی فیاض طارق دیوبندی کے فتوؤں سے دیوبندی حسین احمد مدنی اور انور شاہ کشمیری حتی کہ دارالعلوم دیوبند فضلا جن کو سبز پگڑی پہنائی جاتی ہے۔ یہ سب کے سب سبز عمامے پہنے کی وجہ سے ایسے فعل کے مرتکب ہوئے جس کی سنت وشریعت میں کوئی اصل نہیں بلکہ بدعت پر عمل کر کے سب کے سب بدعتی ٹھہرے۔انہوں نے بعد میں یہ سبز پگڑی گڑھی،یہ کام انہوں نے محبوب

ﷺ سے محبت کے تقاضوں کے منافی کیا۔

......جب دیوبندی علمائے سبز عمامہ باندھ کر اپنے ہی علماء کے فتوؤں سے بدعتی ٹھہرے تو ہم بدعت اور بدعتیوں کے بارے میں پہلے دیوبند مولوی اقبال رنگونی کے حوالے پیش کر چکے کہ ”بدعت سے پیار کرنے والا کبھی حضور ﷺ کا محبّ نہیں ہو سکتا“ ”صاحب بدعت کتنا خبیث العمل ہے“ ”بدعت سے آنحضرت ﷺ کو تکلیف ہوتی ہے“ ”قیامت کے دن آنحضرت ﷺ بدعتیوں کو دیکھ کر بڑی نفرت کے انداز میں فرمائیں گے، سحقا سحقا لمن بدل بعدی، بدعت کو ایجاد کرنے کا مطلب یہ نکلتا ہے کامل دین اسلام ناقص ہے، اور یہ ختم نبوت کا انکار کرنا ہے، (حوالہ پہلے درج ہو چکے) تو دیوبندی اقبال کے مطابق سبز عمامہ باندھنے والے علمائے دیوبند و دارالعلوم دیوبند والے ان سب فتوؤں کے حق دار ٹھہرے۔

کس دھن میں بہہ رہی ہے مری کشتی حیات
طوفاں نگاہ میں ہے نہ ساحل نگاہ میں

......حوالہ نمبر 29......

......سالگرہ منانا بدعت یا جائز، دیوبندی دست وگریباں......

علمائے دیوبند کے مشہور فتاویٰ حقانیہ ج ۲ ص ۷۴ پر سالگرہ کے بارے میں فتویٰ ہے کہ

”اسلام میں اس قسم کے رسم ورواج کا کوئی ثبوت نہیں، خیر القرون میں کسی صحابی، تابعی، تبع تابعین یا آئمہ اربعہ میں سے کسی سے مروجہ طریقہ پر سالگرہ منانا ثابت نہیں

،یہ رسمِ بد انگریزوں کی ایجاد کردہ ہے ان کی دیکھا دیکھی کچھ مسلمانوں میں بھی یہ رسم سرایت کر چکی ہے،اس لئے اس رسم کو ضروری سمجھنا،ایسی دعوت میں شرکت کرنا،اور تحفے تحائف دینا فضول ہے،شریعتِ مقدسہ میں اس کی قطعاً اجازت نہیں“

(فتاویٰ حقانیہ جلد۲ص۷۴،۷۵)

علمائے دیوبند کے محمد یوسف لدھیانوی کی کتاب میں سالگرہ کے بارے میں یہ فتویٰ موجود ہے کہ ”سالگرہ کی رسم انگریزوں کی ایجاد ہے“

(آپ کے مسائل اوران کا حل:رسومات،جلد دوم ص ۵۱۸)

اسی طرح دارالافتاء دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ ہے کہ

”نبی کریم ﷺ سے،حضرات صحابہ کرام وتابعین سے آئمہ اربعہ سے،بزرگان دین سے جنم دن یا سالگرہ منانے کا کوئی ثبوت نہیں ملتا،یہ غیر قوموں کا طریقہ ہے۔ہم مسلمانوں کو غیروں کا طریقہ اپنانا جائز نہیں،نہ ہی اس موقعہ پر مبارک باد دینا درست ہے۔ہمیں اسلامی طریقہ پر زندگی گذارنا چاہیے،غیروں کے طریقوں کو اختیار نہ کرنا چاہیے”وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ.القرآن.

(دارالافتاء دارالعلوم دیوبند:بدعات ورسوم:سوال نمبر 37002،فتویٰ(ب)(1233/3-296=363

قارئین دیوبندی مفتی نے جو آیت لکھی وہ مکمل اس طرح ہے کہ”وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ“ اور جو اسلام کے سوا کوئی دین چاہے گا وہ ہرگز اس سے قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں زیاں کاروں سے(پ3 عمرآن 85)

دیوبندی مفتی نے جو آیت سالگرہ کے رد میں پیش کی اس کا یہی مطب ہے اور سالگرہ منانا منانا اسلام کے سوا کوئی دوسرا دین اختیار کرنا ہے اور ایسا عمل کرنے والے زیاں کاروں سے ہیں۔

اسی طرح جامعہ بنوریہ کراچی والوں کا فتویٰ ہے:

''سالگرہ منانا محض ایک رسم ہے جو کئی ایک منکرات ومنہیات کوشامل ہونے کی بناء پر جائز نہیں اور نہ ہی خیر قرون ثلاثہ مشہود لھا بالخیر سے اس کا کوئی ثبوت یا جواز ملتا ہے اس لئے اس سے احتراز ہی لازم ہے۔(دارالافتاء والقضاء،الجامعۃ البنوریہ العالمیہ،فتوی نمبر42631 سیریل نمبر6731 تاریخ8/10/2009)

انہیں کا دوسرا فتویٰ ہے کہ

''واضح ہو کہ سالگرہ منانے کا نہ تو شرعا کوئی ثبوت ہے اور نہ کوئی عبادت ہے اور نہ اس پر کوئی اجر وثواب ہے بلکہ یہ محض یہود ونصاریٰ کی ایجاد ہے ان کی دیکھا دیکھی مسلمانوں میں مروج ہوگئی ہے جو کئی ایک خرافات وممنوعات کوشامل ہونے کی بناء پر واجب الاحتراز ہے۔(دار الافتاء و القضاء ،الجامعۃ البنوریہ العالمیہ،سیریل نمبر8715،تاریخ6/28/2010)

علمائے دیوبند کے ان فتوؤں سے معلوم ہوا کہ

[۱]......اسلام میں سالگرہ کی رسم ورواج کا کوئی ثبوت نہیں،

[۲]......شریعتِ مقدسہ میں اس کی قطعاً اجازت نہیں،

[۳]......کسی صحابی،تابعی،تبع تابعین یا آئمہ اربعہ سے ثابت نہیں،

[۴]......سالگرہ منانا رسم بد یعنی بیہودہ وبری رسم ہے،

[۵]......سالگرہ انگریزوں کی ایجاد کردہ ہے،

[٦]......یہ غیر قوموں [کافروں] کا طریقہ ہے،

[۷]......یہ محض یہود ونصاریٰ کی ایجاد ہے،

[۸]......انگریزوں کی دیکھا دیکھی مسلمانوں میں سرایت کرگئی،

[۹]......سالگرہ منانا اسلام کے سوا کوئی دین اختیار کرنا ہے،

[۱۰]......اس سے احتراز ہی لازم ہے۔

دیوبندی امام گنگوہی اپنے مفتیوں کی زد میں

مذکورہ بالا دیوبندی فتوے میں سالگرہ اور سالگرہ منانے والوں کے رد میں علمائے دیوبند نے خوب بھڑاس نکالی، لیکن اس کے برعکس تمام علمائے دیوبند کے امام رشید احمد گنگوہی سالگرہ کے بارے میں کہتے ہیں کہ اس کے منانے میں کچھ حرج نہیں۔

چنانچہ ان کے فتاویٰ رشیدیہ سے سوال وجواب دونوں ملاحظہ کیجیے،

سوال...... : بچوں کی سالگرہ اور اس کی خوشی میں اطعام الطعام کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب...... : سالگرہ یا یاداشت عمر اطفال کے واسطے کچھ حرج نہیں معلوم ہوتا اور بعد سال کے کھانا بوجہ اللہ تعالیٰ کھلانا بھی درست ہے‘‘ (فتاویٰ رشدیہ: حرمت اور جواز کے مسائل صفحہ ۵٦۷)

اب رشید احمد گنگوہی نے اس میں کچھ ’’حرج نہیں‘‘ کا فتویٰ دیکر اپنے دیوبندی مفتیوں کے مطابق ایسے کام کی اجازت دی جو ’’رسم ورواج‘‘ جس کی شریعتِ مقدسہ

نے اجازت نہیں دی'' جو کسی صحابی، تابعی، تبع تابعین یا آئمہ اربعہ سے ثابت نہیں'' جو رسم بد ہے''' جو انگریزوں، یہود و نصاریٰ کی ایجاد، یہ غیر قوموں کا طریقہ ہے، ایسی رسم جس کو منانے سے اسلام کے سوا کوئی دین اختیار کرنا ہے''

تو اب علمائے دیوبند ہی بتائیں کہ رشید احمد گنگوہی ایسے کام کی اجازت دے کر کس حکم شرعی کے مستحق ٹھہرے؟ اب گھمن پارٹی اس کو کب مذموم اختلاف اور تضاد قرار دیکر اپنا علمی فریضہ سرانجام دیں گی؟

......حوالہ نمبر 30......

شیخ الہند بے وقوف ہیں

دیوبندی محمود الحسن جن کو دیوبندی ''شیخ الہند'' کہتے ہیں انہوں نے رشید احمد گنگوہی دیوبندی کی وفات کے بعد مرثیہ لکھا جس میں گنگوہی کی قبر [تربت] کو کوہ طور سے تشبیہ دیتے ہوئے لکھا کہ

تیری تربت انور کو دے کر طور سے تشبیہ
کہے ہوں بار بار ارنی دیکھی میری بھی نادانی

(مرثیہ گنگوہی)

جب مناظرہ جھنگ میں سنیوں کی طرف سے اس کو پیش کیا گیا تو حق نواز جھنگوی دیوبندی نے اس کے جواب میں اپنے شیخ الہند کو ہی نادان و بے وقوف قرار دیا، جھنگوی صاحب کہتے ہیں کہ

میں ''گزارش کروں گا شعر میں لفظ موجود ہے'' کہ دیکھی میری بھی نادانی'' شاعر [یعنی دیوبندی شیخ الہند۔ناقل] خود کہتا ہے کہ میں ایک نادان اور بے وقوف ہوں کہ ایک قبر سے طور کو تشبیہ دے رہا ہوں جب وہ اپنی نادانی تسلیم کر رہا ہے کہ میری غلطی ہے اور ایک نادانی مانتے شخص کو کہنا کہ تو تو قبر کو طور ماننا ہے تو یہ حوالہ قابل سند اور قابل اعتبار نہیں ہوگا اس شاعر نے خود مان لیا کہ میری نادانی ہے میں قبر کو کیسے طور سے تشبیہ دے رہا ہوں۔(مناظرہ جھنگ 211)

تو حق نواز جھنگوی کے مطابق ان کے شیخ الہند بے وقوف و نادان تھے۔

......تاویل کا ازالہ......

یہاں دیوبندیوں کی اس تاویل کا جواب دیتے چلیں کہ یہ ان کی بے ہودہ تاویل ہے۔

اولاً......تو اسماعیل دہلوی کے عین اسلام تقویۃ الایمان کے سراسر خلاف ہے کیونکہ دہلوی نے لکھا

کسی بزرگ کی تعریف میں زبان سنبھال کر بولو اور جو بشر کی سی تعریف ہو سو ہی کرو سوان میں بھی اختصار کرو''(تقویۃ الایمان:۵۹)

تو جب انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام اور اولیاء عظام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں دیوبندی عین اسلام کا یہ حکم ہے تو پھر اپنے گنگوہی کی تعریفیں اتنی بڑھا چڑھا کر ان کی تربت کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کوہ طور سے تشبیہ دینا کیا گنگوہی کے مقام کو ان سے بڑھا کر پیش کرنا نہیں؟ آخر یہاں اختصار کیوں نہیں روا رکھا گیا؟

دوم......: یہ کہ اگر کوئی شخص (بالخصوص وہابی دیوبندی علماء) اپنے بزرگوں کی تعریف میں انتہائی درجہ کا مبالغہ کرتے ہوئے ان کا مقام کسی نبی علیہ السلام سے بڑھادیں یا کسی نبی علیہ السلام کی ذات پر تنقید و تنقیص کرے تو اس کو محض مصنف یا قائل کی نادانی و بے وقوفی کہہ دینا کافی ہوگا؟ اور کیا کوئی اپنی ایسی نادانی و بے وقوفی کے سبب ایسی باتیں کہہ جائے تو وہ مرفوع القلم ہو جائیگا؟ اور اس پر شرعاً کوئی حکم عائد نہیں ہو گا؟ اور اگر نہیں تو پھر یہ حکم صرف علمائے دیوبند ہی کیلیئے خاص ہوگا کہ سب چھوٹے بڑے نادان و بے وقوف دیوبندیوں کے حق میں بھی تسلیم کیا جائے گا؟ اور اگر کل کوئی شخص نادانی و بے وقوفی کے الفاظ استعمال کر کے ایسے ہی اشعار و کلمات لکھ دے تو اس کے حق میں بھی علمائے دیوبند یہی تاویل قبول کریں گے؟ اسی طرح اگر کوئی شخص اللہ عزوجل و رسول اللہ ﷺ کی شان میں صریح گستاخی کر کے اپنی نادانی مان لے تو کیا وہ شرعی مواخذے سے بچ جائے گا؟ لہذا دیوبندیوں کی اس تاویل سے تو بے ادبوں گستاخوں کو چور دروازہ دینا ہے کہ گستاخیاں کرواور نادانی، بے وقوفی کا بہانہ بنا کر جان چھڑالو۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ!

......حوالہ نمبر 31......

﴿گستاخانہ عبارات اور تھانوی کی تاویلیں﴾

دیوبندی مولوی محمد اسلم نے فوائد فریدیہ کی تین عبارتیں لکھیں:

''محشر میں بایزید کا جھنڈا محمد ﷺ کے جھنڈے سے بلند......بایزید موسیٰ و عیسیٰ ہیں...... لاالہ الاللہ چشتی رسول اللہ......یہ تینوں عبارتیں لکھنے کے بعد محمد اسلم

دیوبندی کہتا ہے کہ جب یہ گستاخانہ عبارات پیش کی گئیں ......(نورسنت شمارہ ۸ ص 57)

حق نواز جھنگوی دیوبندی نے بھی مناظرہ جھنگ میں بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی انہی عبارتوں کو گستاخانہ قرار دیکر سنیوں کے خلاف پیش کیا۔

لیکن اس کے برعکس خود علمائے دیوبند کے حکیم الامت اشرفعلی تھانوی نے ایسی باتیں جن کو دیوبندیوں نے گستاخانہ کہا، پر اعتراض نہ کیا بلکہ ان کی تاویلیں کیں ہیں اور کہا ہے کہ یہ ہماری فہم سے خارج ہیں۔

اشرفعلی تھانوی کہتے ہیں:

''ایک شخص نے سوال کیا کہ خواجہ بایزید قدس اللہ سرہ العزیز نے فرمایا لوائی اعظم من لواء محمد ﷺ'' وہ یہ بات کیوں کررہے ہیں۔ جناب خواجہ نے فرمایا بعض کلمات مشائخ از قسم حال و کیفیت ہوتے ہیں ان کو ہفوات کہتے ہیں۔ جیسے یہ قول ان کالیس فی حبتی سوی اللہ تعالیٰ اور یہ کہنا کہ سبحانی ما اعظم شانی سو ان سب کو ہفوات عشاق کہتے ہیں یہ باتیں غلبات احوال میں ان سے سرزد ہوتیں ہیں کہ جو ہمارے فہم سے خارج ہیں''۔ (السنۃ الجلیہ، باب اول صفحہ ۳۶ تھانوی)۔

دیوبندیوں کی ان عبارتوں سے معلوم ہوا کہ

- ...... دیوبندی محمد اسلم کے مطابق یہ گستاخانہ عبارات ہیں تو اشرفعلی تھانوی ان گستاخانہ عبارتوں کی تاویلیں کرتا رہا۔ لہذا گستاخی نہ مان کر خود گستاخ ہوا۔
- ...... جب دیوبندی محمد اسلم کے مطابق یہ گستاخانہ عبارات ہیں تو کیا ان کے قائل مذکورہ بزرگوں کو کافر و مشرک کہا جائے گا یا نہیں؟

……جب تھانوی کے نزدیک یہ سب ہفوات عشاق سے ہیں، ان کی تاویل کی جائے گی انھیں گستاخی قرار نہیں دیا جاسکتا تو دیوبندیوں کا ان عبارات کو سنیوں کے خلاف پیش کرنا فریب کاری ، دھوکا ہے اور خود دیوبندی مذہب کے اکابرین کے خلاف اور اپنے دیوبندی اکابرین سے بغاوت ہے۔

……حوالہ نمبر 32……

تھانوی و شیخ الہند کی آپسی خانہ جنگی

دیوبندیوں کے حکیم اشرفعلی تھانوی نبی کریم ﷺ کے بارے میں کہتے ہیں

"اسی طرح آپ کا نام بانی اسلام نہ رکھتے جیسا کہ یہ لوگ آپ کو بانی اسلام کہا کرتے ہیں، میرے نزدیک یہ لقب عیسائیوں سے لیا گیا ہے وہ لوگ اسلام کو خدا کا بنایا ہوا نہیں سمجھتے بلکہ بوجہ انکار نبوت کے یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضور ﷺ نے اسلام کو بنایا ہے۔ مسلمانوں اس لقب کو چھوڑو۔ خوب سمجھ لیجیے کہ بانی اسلام خدا تعالیٰ ہیں۔

(میلاد النبی ص ۴۶۳: اشرفعلی تھانوی)

……"بانی اسلام" کا لقب عیسائیوں سے لیا گیا ہے۔

……آپ ﷺ کو بانی اسلام نہ کہنا چاہیے۔ اس لقب کو چھوڑ دینا چاہیے۔

……دیوبندی امام تھانوی کے مطابق بانی اسلام خدا تعالیٰ ہے۔

لیکن اس کے برعکس دیوبندیوں کے شیخ الہند

دیوبندیوں کے شیخ الہند محمود الحسن دیوبندی نے حضور ﷺ کو بانی اسلام کہا۔ چنانچہ ان کے ایک شعر کا مصرعہ ہے کہ

''اٹھا عالم سے کوئی بانی اسلام کا ثانی''

(مرثیہ ص ۵)

دیوبندیوں کی ان عبارتوں سے معلوم ہوا کہ

۞......بانی اسلام کا لقب عیسائیوں سے لیا گیا ہے تو دیوبندی شیخ الہند نے عیسائیوں کا لقب نبی پاک ﷺ کے بارے میں استعمال کیا۔

۞......تھانوی کے مطابق حضور ﷺ کو بانی اسلام نہ کہنا چاہیے لیکن دیوبندی شیخ الہند نے حضور ﷺ کو بانی اسلام کہا۔

۞......دیوبندی امام تھانوی کے مطابق بانی اسلام اللہ تعالیٰ ہے تو دیوبندی شیخ الہند نے حضور ﷺ کو بانی اسلام کہہ کر شرک کیا۔

۞......ایک دیوبندی حضور ﷺ کو بانی اسلام کہہ رہا ہے اور دوسرا دیوبندی منع کر رہا ہے اب فیصلہ کیجئے کہ کس کی بات حق اور کس کی باطل ہے؟ بہر حال جس کو بھی باطل کہو دونوں ہی دیوبندی بزرگ ہیں۔

......حوالہ نمبر 33......

﴿دیوبندیوں کے فتوے سے امام سخاوی وسیوطی بھی کافرومشرک﴾

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے فتاوٰی رضویہ میں لکھا ہے کہ ''حضور ﷺ بے شک احدواحمد ہیں۔دونوں حضور ﷺ کے اسمائے طیبہ سے ہیں اور معنی یہ کہ حضور مظہر شان احدیت ہیں، تجلی احدیت حضور کی عبدیت میں جلوہ گر ہے (فتاوٰی رضویہ ۶/۳۰۶)

تو اس پر دیوبندیوں کے الیاس گھمن لکھتے ہیں:

''**نقل کفر کفر نہ باشد** :مولوی احمد رضا خان صاحب لکھتے ہیں:حضور بےشک احداوراحمد ہیں'' (فرقہ سیفیہ کا تحقیقی جائزہ ص ۳۷)

یعنی الیاس گھمن کے نزدیک حضور ﷺ کیلئے احدواحمد کے اسمائے مبارکہ کفریہ و شرکیہ ہیں۔

لیکن الیاس گھمن کے فتوے کے برعکس

[۱]......امام حافظ بن عبدالرحمٰن سخاوی رحمتہ اللہ الھادی اپنی مشہور ومعروف کتاب ''القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ'' میں حضور ﷺ کے اسمائے طیبہ میں اسم ''احد'' بھی ذکر کرتے ہیں۔

''الاتقی للہ، اجود الناس، احسن الناس، **<u>الاحد</u>**، **احمد**......<u>الاول</u>، اول شافع، اول المسلمین، اول مشفع، اول المومنین. (القول االبدیع ۷۷ عربی بیروت)۔

[۲]......امام جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر الشافعی السیوطی رحمۃ اللہ علیہ بھی حضور

ﷺ کے اسمائے طیبہ میں اسم ''احد'' ذکر کرتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

'میں (امام جلال الدین سیوطی) کہتا ہوں ہمارے سامنے کچھ اور نام بھی آئے ہیں جو یہ ہیں'' **احد**، اصدق، احسن، اجود، الخ

(خصائص الکبریٰ جلد اول صفحہ ۱۴۹ عربی ۱۳۳)

الیاس گھمن دیوبندی کے فتوے سے معلوم ہوا کہ

۞......الیاس گھمن دیوبندی کے مطابق امام سخاوی وسیوطی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے اس حوالہ سے قبل بھی ''**نقل کفر کفر نہ باشد**'' پڑھنا پڑھے گا۔

۞......الیاس گھمن دیوبندی کے مطابق امام سخاوی وسیوطی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نے کفر کیا۔ کہ جس کو گھمن کفر بتارہا ہے اس کو انہوں نے حضور ﷺ کے اسمائے مبارک بتایا۔

دیکھئے دیوبندیوں نے اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ کی آڑ میں ان بزرگوں کو بھی نہ چھوڑا۔

......حوالہ نمبر 34......

......شبلی نعمانی پر دیوبندی خانہ جنگی......

دیوبندی اکثر شبلی نعمانی کا نام لیکر سنیوں پر الزام تکفیر عائد کرتے ہیں، اب انہیں کی اصول کے مطابق عرض یہ ہے کہ دیوبندی حکیم اشرفعلی تھانوی کا فتویٰ ہے کہ

''شبلی اور مولانا حمید الدین فراہی کافر ہیں......ان کا مدرسہ کفر و زندقہ ہے اور اسکے تمام متعلقین کافر و زندیق ہیں۔ یہاں تک کہ جو علماء اس مدرسے کے جلسوں میں شرکت کریں وہ بھی ملحد و بے دین ہیں'' (حکیم الامت صفحہ 475)

دیوبندی انورشاہ کشمیری نے کہا:

''یعنی شبلی نعمانی کی یہ بدعقیدگی اور بد مذہبی لوگوں پر اس لئے ظاہر کرتا ہوں کہ دین اسلام میں کافر کے کفر کو چھپانا جائز نہیں''

(مقدمہ مشکلات القرآن ص ۳۲: بحوالہ محاسبہ دیوبندی ۱/ ۲۹۸)

[۱] تھانوی کے مطابق شبلی نعمانی کافر ہے۔

[۲] اس کا مدرسہ بھی کفر و زندقہ ہے۔

[۳] اس کے تمام متعلقین کافر و زندیق ہیں۔

[۴] جو اس کے جلسوں میں جائے وہ بھی ملحد بے دین ہے۔

[۵] انوار شاہ دیوبندی کے مطابق بھی شبلی نعمانی کافر ہے۔

<u>اب جو کافر کو کافر نہ کہے اس کے بارے میں کیا فتویٰ ہے ملاحظہ کیجیے</u>

دیوبندیوں کے اکابر مرتضی حسن چاندپوری کہتے ہیں:

''جو کافر اور مرتد کو کافر اور مرتد نہ کہے وہ بھی کافر ہے''

(احتساب قادیانیت جلد دہم ص ۲۵۳۔اشد العذاب ص ۱۱)

''کسی کافر کو عقائد کفریہ کے باوجود مسلمان کہنا بھی کفر ہے کیونکہ اس نے کفر کو اسلام بنادیا، حالانکہ کفر کفر ہے اور اسلام اسلام ہے''

(احتساب قادیانیت جلد دہم ص ۲۵۴۔اشد العذاب ص ۱۲)

<u>جبکہ دیوبندیوں نے شبلی نعمانی کو شمس العلماء اور رحمۃ اللہ علیہ لکھا:</u>

دیوبندی امام سرفراز صفدر راہی شبلی نعمانی کی کتاب سیرت النعمان کا حوالہ بیان کرتے

ہوئے لکھتے ہیں:

''شمس العلماء مورخِ اسلام علامہ شبلی نعمانی ؒ (المتوفی ۱۳۳۲ھ)......''

(احسن الکلام فی ترک القراۃ خلف الامام ص ۴۲۰)

دیوبندیوں کی ان کتابوں سے معلوم ہوا کہ

......تھانوی کے مطابق شبلی نعمانی کافر ہے لیکن سرفراز صفدر نے اس کو شمس العلماء اور ''رحمۃ اللہ علیہ'' لکھ کر [دست و گریبان والے دیوبندیوں کے اصول سے] مسلمان سمجھا۔ اور مرتضی حسن کے مطابق جو کافر کو کافر نہ کہہ وہ خود کافر تو سرفراز صفدر شبلی نعمانی کو کافر نہ کہہ کر خود کافر ہوئے۔

......تھانوی کے نزدیک شبلی نعمانی کے تمام متعلقین کافر و زندیق، جو علماء اس مدرسے کے جلسوں میں شرکت کریں وہ بھی ملحد و بے دین ہیں'' تو پھر شبلی نعمانی کی کتاب کو اچھا سمجھنے والے، اس کو شمس العلماء کا خطاب دینے والے، اور اس کے لئے رحمۃ اللہ علیہ لکھنے والے تو دیوبندی اصولوں سے پکے کافر ٹھہرے۔

......یہ بھی یاد رہے کہ سرفراز صفدر نے جس کتاب ''احسن الکلام'' میں شبلی نعمانی کے بارے میں شمس العلماء اور رحمۃ اللہ علیہ لکھا۔ اس کتاب پر درج ذیل دیوبندی علمائے کی تصدیقات موجود ہیں۔ (۱) دیوبندی قاری محمد طیب سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند (۲) دیوبندی سید مہدی سابق مفتی اعظم دارالعلوم دیوبند: انہوں نے خود لکھا کہ ''میں نے جز اول کا اول سے آخر تک لفظ بہ لفظ ......مطالعہ کیا'' (ص ۱۹)۔ (۳) دیوبندی شیخ الہند حسین احمد مدنی: انہوں نے کہا

کہ ''حضرت مفتی سید مہدی حسن صاحب کی تحریر سے میں حرف بحرف موافقت کرتا ہوں'' (ص ۲۰)۔ (۴) دیوبندی شیخ الحدیث مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی۔ (۵) دیوبندی مفتی فقیر اللہ سابق مفتی اعظم جامعہ رشدیہ۔ (۶) دیوبندی مفتی محمد شفیع دیوبندی مفتی اعظم'': انہوں نے سرفراز صاف کی اس کتاب احسن الکلام کو بے نظر کتاب کہا (ص ۲۳) (۷) دیوبندی مولانا خیر محمد سابق مہتم مدرسہ عربیہ خیر المدارس ملتان (۸) دیوبندی مولانا احمد علی امیر انجمن خدا الدین (۹) دیوبندی مولانا شیخ الحدیث قاضی شمس الدین (۱۰) دیوبندی شیخ الحدیث محمد عبداللہ درخواسی (۱۱) دیوبندی شیخ الحدیث محمد عبدالرحمٰن۔ (۱۲) دیوبندی شیخ القرآن والحدیث محمد سلطان محمود (۱۳) دیوبندی محمد عبد الحق صاحب مہتم مدرسہ حقانیہ اکوڑہ خٹک (۱۴) دیوبندی مفتی محمد شفیع سابق مہتم مدرسہ عربیہ سراج العلوم سرگودھا (۱۵) دیوبندی مولانا محمد نصیر الدین غور غشتی: عمدہ و مفید کتاب کہا (ص ۳۱) (۱۶) دیوبندی استاذ العلماء محمد شمس الحق افغانی ترنگ زئی: بے نظیر کتاب کہا (ص ۳۳) (۱۷) دیوبندی مولانا عبدالرشید (۱۸) دیوبندی مفتی رشید احمد مہتم اشرف المدارس ناظم آباد کراچی۔

لہٰذا علمائے دیوبند ذرا غور کریں کہ تھانوی کے فتوے سے شبلی نعمانی کافر ہے اور سرفراز صفدر کے مطابق شمس العلماء اور رحمۃ اللہ علیہ اور یہ سب دیوبندی علماء سرفراز کے حامی وحمایتی تو یہ سب بھی اس فتوے کے زرد میں آتے ہیں کہ نہیں؟

......حوالہ نمبر 35......

......دیوبندی ''کاہل، جاہل، گستاخ اور گنہگار''......

مولوی ابوایوب دیوبندی کی کتاب دست وگریباں میں اس قسم کا اعتراض عائد کیا گیا ہے ہم انہی کے اصول پر یہ جواب الزاماً پیش کرتے ہیں۔علمائے دیوبند کے قاضی محمد زاھد الحسینی خلیفہ احمد علی لاہوری دیوبندی لکھتے ہیں کہ

''حضورانور ﷺ کے نام کے صرف ''ع'' یا ''عم'' یا ''ص'' یا ''صلعم'' لکھنا گستاخی اور گناہ ہے۔شیخ الاسلام مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ: ''جس آدمی نے سب سے پہلے حضورانور ﷺ کے اسمِ گرامی کے ساتھ صلعم لکھا تھا اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا تھا۔معارف السنن جلد۴ص۲۹۳۔

(با محمد ﷺ باوقار: ص۴۴، دارالارشاد مدنی روڈ، اٹک شہر)

اسی طرح دیوبندیوں کے شیخ الحدیث مولوی زکریا تبلیغی جماعت نے لکھا ہے:

''اگر تحریر میں بار بار نبی کریم ﷺ کا پاک نام آئے تو بار بار درود شریف لکھے اور پورا درود لکھے اور کاہلوں اور جاہلوں کی طرح سے صلعم وغیرہ الفاظ کے ساتھ اشارہ پر قناعت نہ کرے'' (فضائل اعمال: فضائل درود شریف ص۷۴۶)

معلوم ہوا کہ علمائے دیوبند کے نزدیک نبی کریم ﷺ کے نام مبارک کے ساتھ ''ع''،''عم''،''ص''،''صلعم'' لکھنے والوں کے بارے میں یہ حکم ہے کہ

[۱] ایسے لوگ گستاخ ہیں۔ [۲] ایسے لوگ گناہگار ہیں۔

[۳] ایسے لوگ کاہل ہیں۔ [۴] ایسے لوگ جاہل ہیں۔

[۵] ایسے لوگوں کے ہاتھ کاٹ دینا چاہیے۔

لیکن اس کے برعکس دیوبندیوں نے ''ص'' ''صلعم'' لکھا

اب لیجیے علمائے دیوبند کی معتبر ترین کتب کے حوالے ملاحظہ کیجیے۔ جن میں نبی کریم ﷺ نے نام مبارک کے ساتھ صرف ''ص'' ''صلعم'' وغیرہ لکھا گیا ہے۔

[۞]......اشرفعلی تھانوی نے لکھا کہ ''حضورؐ نے اجازت فرمائی''

(حفظ الایمان مع بسط البنان: ص ۵)

اشرفعلی تھانوی نے لکھا کہ ''اگر علم رسولؐ سے بھی تشبیہ ہوتی''

(حفظ الایمان مع بسط البنان: ص ۲۴)

ان دونوں عبارتوں میں اشرفعلی تھانوی نے نبی کریم ﷺ کے نام کے ساتھ '' ؐ '' لکھا۔

[۞]......اسی طرح رشید احمد گنگوہی کی مصدقہ خلیل احمد انبیٹھوی کی کتاب ''براھین قاطعہ'' میں متعدد مقامات پر آپ ﷺ کے نام کے ساتھ صرف ''ص'' لکھا گیا چنانچہ لکھا ''ذکر ولادت آپؐ کا'' (براھین قاطعہ ص ۸)

اسی میں لکھا ہے کہ ''ابن مسعودؓ تا حیات فخر عالمؐ اسلام علیک ایھا النبی

(براھین قاطعہ ص ۲۸)

اسی میں ہے کہ ''اور بعد وفات آپؐ کے السلام علی النبی''

(براھین قاطعہ ص ۲۸)

اسی طرح متعدد مقامات پر ''ﷺ'' کی بجائے صرف ''ص'' ہی لکھا گیا ہے۔

[۞]......اسی طرح قاسم نانوتوی نے تحذیر الناس میں متعدد مقامات پر انبیاء کرام

علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ صرف ''؏'' لکھا۔

(حفظ الایمان: کتب خانہ رحیمیہ دیوبند ص ۱۳، ص ۱۴، ص ۲۹، ص ۳۰، ص ۳۲)

[۞]...... ''اسماعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان ناشر فخر العبید اعظمی مکتبہ نعیمیہ صدر بازار مئوناتھ بھنجن یوپی میں لکھا کہ ''تو اپنے حبیبؐ پر''

(تقویۃ الایمان ص ۳)

اسی میں لکھا کہ ''سو جو کوئی یہ آیت سن کر یہ کہنے لگے کہ پیغمبرؐ کی بات''

(تقویۃ الایمان ص ۵)

اسی میں لکھا کہ ''اللہ و رسولؐ کے کلام سمجھنے میں''

(تقویۃ الایمان ص ۵)

اسی میں لکھا ''اللہ و رسولؐ'' (تقویۃ الایمان ص ۶)

اسی میں ہے ''بلکہ حضرت پیغمبرؐ کی جناب میں''

(تقویۃ الایمان ص ۳۷)''

ہمارے پیغمبرؐ سارے جہاں کے سردار'' (تقویۃ الایمان ص ۹۲)

تو تقویۃ الایمان میں متعدد بار ''ﷺ'' لکھنے کی بجائے صرف ''ص''؏ لکھا۔

[۞]...... بلکہ اسماعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان ص ۲۹: ناشر فخر العبید اعظمی مکتبہ نعیمیہ صدر بازار مئوناتھ بھنجن یوپی میں ''صلعم'' کے الفاظ بھی لکھے ''حضرت پیغمبر صلعم کو بارہا ایسا اتفاق ہوا (تقویۃ الایمان ص ۲۹)

اسی میں لکھا کہ ''اللہ صاحب نے پیغمبر صلعم کو فرمایا'' (تقویۃ الایمان ص ۳۱)

[۞]...... اسی طرح علمائے دیوبند کے شیخ الحدیث مولوی زکریا آف تبلیغی جماعت

کی کتاب ’’تبلیغی نصاب‘‘ میں جگہ جگہ صرف ’’ص‘‘ کے الفاظ لکھے ہیں۔ ’’اللہ کی صلوۃ سے مراد اللہ کی تعریف ہے حضورؐ پر‘‘ (فضائل درود شریف ۶۶۹)

’’آیت شریفہ میں مسلمانوں کو حضورؐ پر صلوۃ‘‘ (فضائل درود شریف ۶۷۰)

’’کوئی ہدیہ حضورؐ کی خدمت میں بھیجیں‘‘ (فضائل درود شریف ۶۷۰)

’’ہم جیسا حضورؐ کیلئے سفارش کیا کرسکتا ہے‘‘ (فضائل درود شریف ۶۷۱)

مولوی زکریا کی ان کتابوں میں درجنوں مقامات پر نبی کریم ﷺ کے اسم مبارک کے ساتھ صرف ’’ص‘‘ ہی لکھا۔

دیوبندیوں کی ان کتابوں سے معلوم ہوا کہ

۞...... قاضی محمد زاھد الحسینی خلیفہ احمد علی لاہوری دیوبندی اور مولوی زکریا کاندھلوی کے مطابق مذکورہ بالا تمام علمائے دیوبندی وہابی (اسماعیل دہلوی، اشرفعی تھانوی، رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد انبیٹھوی، قاسم نانوتوی، مولوی زکریا وغیرھما) گستاخ ہیں۔

۞...... قاضی اور زکریا کے مطابق اسماعیل دہلوی، اشرفعی تھانوی، رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد انبیٹھوی، قاسم نانوتوی، مولوی زکریا وغیرھما) گناہگار ہیں

۞...... قاضی اور زکریا کے مطابق اسماعیل دہلوی، اشرفعی تھانوی، رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد انبیٹھوی، قاسم نانوتوی، مولوی زکریا وغیرھما)، کاہل ہیں۔

۞...... قاضی اور زکریا کے مطابق اسماعیل دہلوی، اشرفعی تھانوی، رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد انبیٹھوی، قاسم نانوتوی، مولوی زکریا وغیرھما) جاہل ہیں

۞...... قاضی اور زکریا کے مطابق اسماعیل دہلوی، اشرفعلی تھانوی، رشید احمد گنگوہی

،خلیل احمد انبیٹھوی ،قاسم نانوتوی ،مولوی زکریا وغیرھم) ان کے ہاتھ کاٹ دینے چاہیے تھے۔

نوٹ :۔کاتب کی غلطی بتا کر دامن نہیں چھڑا سکتے کیوں کہ آج تک کسی دیوبندی نے نہ ہی کاتب کی غلطی تسلیم کیا ہے اور نہ ہی اپنا کوئی وضاحتی بیان جاری کیا ہے۔لہٰذا اس سے ثابت ہوا کہ یہ سب خود ان اپنے کرتوت ہیں جس سے وہ اوران کی جماعت راضی ہے۔

......حوالہ نمبر 36......

﴿دیوبندیوں کا صحابہ کرام سے بغض﴾

علمائے دیوبند کے مشہور مناظر ماسٹر امین اکاڑوی کے بقول ایک اہل حدیث مولوی نے حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے نام کے ساتھ''رضی اللہ عنہ''(ؓ)نہیں لکھا تو دیوبندی ماسٹر نے اس کے خلاف لکھا: ''ہائے بغض صحابہ''

(تجلیات ص صفدر جلد۲ص ۴۴۹)

جب یہ بغض صحابہ ہے تو نبی کریم ﷺ کے نام کے ساتھ درود وسلام نہ لکھنا تو دیوبندی اصول سے بغض رسول ﷺ ٹھہرا۔کیا یہ حب رسول ہے؟ یقیناً یہ بھی بغض رسول ہی ہوگا۔

اسماعیل دہلوی کا بغض رسول

اسماعیل دہلوی نے لکھا:

''جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں'' (تقویۃ الایمان مع تذکیرالاخوان:۴۳)

''جب قسم کھانے کی پڑے تو پیغمبر کی یا علی کی یا امام کی'' (تقویۃ الایمان مع تذکیرالاخوان:۴۴)

''یا خود پیغمبر ہی کو یوں سمجھے کہ شرع انہیں کا حکم ہے'' (تقویۃ الایمان مع تذکیرالاخوان:۴۴)

''سو پیغمبر خدا کے فرمانے کے موافق ہوا'' (تقویۃ الایمان مع تذکیرالاخوان:۴۵)

''سو اس طرح ہمارے پیغمبر سارے جہاں کے سردار ہیں'' (تقویۃ الایمان مع تذکیر:۵۹)

دیوبندیوں کی ان کتابوں سے معلوم ہوا کہ

- ......تو مذکورہ بالا عبارات میں بھی اسماعیل دہلوی نے ''علیہ الصلوۃ والسلام'' کے الفاظ نہ لکھے تو دیوبندی مناظر ماسٹر امین کے مطابق امام اسمٰعیل دہلوی نے بغضِ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کا ثبوت دیا۔
- ......اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نام کے ساتھ ''رضی اللہ عنہ'' نہ لکھ کر دیوبندی مناظر ماسٹر امین کے مطابق اسمٰعیل دہلوی نے بغض صحابہ کا ثبوت دیا۔
- ......ماسٹر امین دیوبندی کے اصول سے اسماعیل دہلوی کو انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام اور صحابہ کرام علیہم الرضوان اجمعین سے بغض تھا۔

ویسے بھی دہلوی کی کتاب تقویۃ الایمان انبیا کرام علیہم الصلوۃ والسلام اور اولیاء عظام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کی شان میں گستاخیوں سے بھری ہوئی ہے۔ جس کی وجہ سے امت مسلمہ دو فرقوں میں بٹ گئی۔ اس کا تفصیلی ذکر ان شاء اللہ آگے آئے گا۔

......حوالہ نمبر 37......

دہلوی کے فتوے سے سیف یمانی والے مشرک

وہابی دیوبندی امام اسماعیل دہلوی نے اپنی کتاب میں یہ لکھا کہ جو کسی بزرگ کو ''معبود، داتا، بے پرواہ، خداوند، خدائگاں، مالک الملک، شہنشاہ بولے......سو ان باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے''

(تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان صفحہ ۲۴ باب پہلا توحید وشرک کے بیان میں)

اسماعیل دہلوی کے فتوے سے دیوبندی علماء مشرک

......دیوبندیوں کے مناظر منظور نعمانی نے حضور ﷺ کے بارے میں لکھا کہ ''آہ! عالم قدس کے جس شہنشاہ نے شب معراج......'' (سیف یمانی ص ۱۲۱)

تو اسماعیل دہلوی کے فتوے سے دیوبندی منظور نعمانی مشرک ٹھہرے کیونکہ انہوں نے حضور ﷺ کے لئے ''شہنشاہ'' کا لفظ استعمال کیا اور دہلوی کے نزدیک ایسا لفظ اللہ عزوجل کے علاوہ کسی کے لئے استعمال کرنا شرک ہے۔

......دیوبندی مولانا محمد حبیب الرحمٰن خان میواتی نے ''تذکرۃ صوفیائے میوات'' ص ۵۱۲ پر ایک مجذوب کو داتا کہا ''داتا گلاب شاہ متھین'' (پھر لکھا) ''چند روز میں داتا نے فیض باطن سے مالا مال کر دیا'' (پھر لکھا) ''داتا گلاب شاہ نے توجہ دی تو آپ پر ایک خاص حالت محویت کی طاری ہوئی'' (تذکرۃ صوفیائے

میواتؔ" ص۵۱۲)

تو اسماعیل دہلوی کے فتوے سے " دیوبندی مولانا محمد حبیب الرحمٰن خان میواتی " بھی مشرک ٹھہرے کیونکہ انہوں نے اللہ کی مخلوق کو داتا کہا۔

۞......سابق مہتمم دار العلوم دیوبندقاری محمد طیب نے اپنی کتاب " عالمِ بَرزخ " میں لکھا کہ تھانوی صاحب وفات سے دو سال قبل دانت درست کروانے کے لئے لاہور تشریف لے گے......" اس سلسلہ میں حضرت علی ہجویری معروف بہ داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر پہنچ کر دیر تک مراقب رہے" (پھر لکھا) " داتا گنج بخش کے مزار سے لوٹتے ہوئے" (عالمِ بَرزخ:ص ۲۵)

تو اسماعیل دہلوی کے فتوے سے قاری طیب سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند بھی مشرک ٹھہرے کیونکہ انہوں نے حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کو " داتا گنج بخش " کہا۔

دیوبندیوں کی کتابوں سے معلوم ہوا کہ

۞......اسماعیل دہلوی کے فتوے کے مطابق دیوبندی منظور نعمانی مشرک ہیں۔

۞......دہلوی کے فتوے کے مطابق دیوبندی میواتی صاحب بھی مشرک ہیں۔

۞......دہلوی کے فتوے سے دیوبندی قاری طیب صاحب بھی مشرک ہیں۔

......حوالہ نمبر 38......

﴿قبلہ وکعبہ پر دیوبندی علماء کا مذموم اختلاف﴾

دیوبندی مصنف ابو ایوب نے اپنی کتاب " دست و گریبان " میں " قبلہ و کعبہ " کہنے کو بڑی شدو مد سے مذموم اختلافات میں شامل کر کے پیش کیا۔ جب علمائے

دیوبند کے نزدیک یہ مذموم اختلاف ہے تو لیجیے علمائے دیوبند کا اس مذموم اختلاف میں مبتلا ہونا ملاحظہ کیجیے۔

محمود الحسن دیوبندی نے دیوبندی امام رشید احمد گنگوہی کو قبلہ وکعبہ کہا:

''میرے قبلہ میرے کعبہ تھے حقانی سے حقانی''

(مرثیہ گنگوہی ص ۱۳، محمود الحسن دیوبندی)

''ہمارے قبلہ وکعبہ ہو تم دینی وایمانی''

(مرثیہ گنگوہی ص ۱۳، محمود الحسن دیوبندی)

جبکہ دوسری طرف رشید احمد گنگوہی کا اپنا فتویٰ ہے کہ

''ایسے کلمات مدح کے کسی کی نسبت کہنے اور لکھنے مکروہ تحریمی ہیں...... جب زیادہ حدِ شان نبوی [ﷺ] سے کلمات آپ کے واسطے ممنوع ہوئے تو کسی دوسرے کے واسطے کس طرح درست ہو سکتے ہیں'' (فتاویٰ رشدیہ ص ۴۰۱)

علمائے دیوبند ذرا مکروہ تحریمی کے الفاظ پر غور کریں کیا یہ حرام وناجائز نہ ٹھہرا، ایسے القاب دینے والے اس فتوئے سے فاسق وگناہ گار نہ ٹھہرے؟

محمود الحسن دیوبندی رشید احمد گنگوہی کے فتوے کی زد میں

☆ رشید احمد گنگوہی کے فتوے کے مطابق محمود الحسن دیوبند نے گنگوہی کو قبلہ وکعبہ کہہ کر مکروہ کام کیا۔

☆ محمود الحسن نے گنگوہی کی ایسی شان بیان کی جو بقول گنگوہی کے شریعت میں ممنوع وناردرست ہے۔

☆محمود الحسن نے گنگوہی کی ایسی شان بیان کی جو بقول گنگوہی کے نبی کریم ﷺ کے حق میں بھی ممنوع ونادرست ہے۔معاذ اللہ عزوجل

دیوبندی دست وگریبان والے غور کریں کہ جس بات کو لیکر وہ بہت اچھل کود رہے تھے وہی خود ان کی اپنے گھر میں موجود ہے۔

تھیں میری اور رقیب کی راہیں جدا جدا
آخر کو ہم دونوں در جاناں پہ جا ملے

......حوالہ نمبر 39......

﴿دہلوی کے پیر کا ہاتھ اللہ کے دست قدرت میں﴾

وہابی امام اسماعیل دہلوی نے اپنی کتاب تقویۃ الایمان میں یہ لکھا ہے کہ

''پھر کیا کہئے ان لوگوں کو کہ اس مالک الملک سے ایک بھائی بندی کا رشتہ یا دوستی آشنائی کا سا علاقہ سمجھ کر کیا بڑھ بڑھ کر باتیں کرتے ہیں ......اللہ پناہ میں رکھے ایسی ایسی باتوں سے۔بے ادب محروم گشت از فضل رب "ملخصاً۔

(تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان ص ۵۴)

معلوم ہوا اللہ عزوجل کے بارے میں ایک بھائی بندی کا رشتہ یا دوستی آشنائی کا سا علاقہ سمجھ کر بڑھ بڑھ کر اپنے بزرگوں کے بارے میں باتیں بیان کرنا بے ادبی ہے،اور یقیناً تقویۃ الایمان جیسی متشدد کتاب کے مطابق بے ادبی سے مراد کفر یا شرک ہی ہوگا۔

لیکن اس کے برعکس خود اسماعیل دہلوی کی کتاب دیکھئے

تقویۃ الایمان میں تو اسماعیل دہلوی نے اس کو بے ادبی کہا لیکن اپنی دوسری کتاب صراط مستقیم میں خود ہی اپنے پیر سید احمد کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

''یہاں تک کہ ایک دن حضرت حق جل وعلانے آپ [سید احمد] کا داہنا ہاتھ خاص اپنے دست قدرت میں پکڑ لیا اور کوئی چیز امور قدسیہ سے جو کہ نہایت رفیع اور بدیع تھی آپ کے سامنے کر کے فرمایا کہ ہم نے تجھے ایسی چیز عطا کی ہے اور ایسی اور چیزیں بھی عطا کریں گے''

(صراط مستقیم باب چہارم خاتمہ دربیان پارہ از واردات الخ صفحہ 315)

صراط مستقیم میں اسماعیل دہلوی صاحب اپنے پیر و مرشد سید احمد کا ہاتھ اللہ عزوجل کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے، دوستی آشنائی سا علاقہ ثابت کر کے بڑھ بڑھ کر باتیں کرنے کے دعوے کرتے رہے ہیں اور اپنے ہی فتوے سے بے ادب ٹھہرے۔

توان دونوں کتابوں سے معلوم ہوا کہ

❁......اگر تقویۃ الایمان کی بات صحیح تو صراط مستقیم کی بے ادبی ثابت ہوئی، اور اگر صراط مستقیم کو صحیح کہا جائے تو تقویۃ الایمان کا لکھا باطل ٹھہرے گا۔

❁......دہلوی صاحب اپنے ہی فتوے سے خود ہی بے ادب ثابت ہو گئے۔

❁......دیوبندیوں وہابیوں کی کتاب میں تضاد ہے۔

بلکہ صراط مستقیم اور تقویۃ الایمان کا مطالعہ کرنے والا ہر شخص بخوبی جانتا ہے کہ تقویۃ الایمان میں جن جن باتوں کو امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی نے صریح کفر و شرک بتایا انہی باتوں کو صراط مستقیم میں خود ہی اپنے پیر سید احمد کے حق میں تسلیم کیا، اور اپنے ہی فتوؤں سے خود کافر و مشرک ٹھہرا۔

......حوالہ نمبر 40......

﴿صراط مستقیم اور تقویۃ الایمان کی خانہ جنگیاں﴾

وہابی امام اسماعیل دہلوی نے اپنی کتاب تقویۃً الایمان میں انبیاء کرام علیہم الصلوۃ و السلام و اولیاء عظام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے اختیارات وتصرفات کے بارے میں لکھا کہ

''کسی کام میں نہ بالفعل ان کو دخل ہے نہ اس کی طاقت رکھتے ہیں''۔

(تقویۃ الایمان الفصل الثالث)

''اللہ صاحب نے کسی کو عالم میں تصرف کرنے کی قدرت نہیں دی''

(تقویۃ الایمان پہلا باب)

''جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں'' (تقویۃ الایمان)

"جو کوئی کسی مخلوق کو عالم میں تصرف ثابت کرے اور اپنا وکیل ہی سمجھ کر اس کو مانے سو اس پر شرک ثابت ہوتا ہے گو کہ اللہ کے برابر نہ سمجھے اور اس کے مقابلہ کی طاقت اس کو نہ ثابت کرے'' (تقویۃ الایمان الفصل الثالث ص ۱۹)

یہاں کھلم کھلا مقربین الٰہی کے باذن الٰہی اختیارات وتصرفات ماننے کو شرک کہا۔

لیکن اس کے برعکس دہلوی کی اپنی کتاب صراط مستقیم

اسماعیل نے مقربین الٰہی عزوجل کی جن باتوں کو اپنی کتاب تقویۃً الایمان میں شرک بتلایا، انہیں باتوں کو اپنی کتاب صراط مستقیم میں قبول کیا۔ چنانچہ حضرت علی مشکل کشاء رضی اللہ عنہ کے بارے میں ''صراط مستقیم'' میں ہے:

''حضرت مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کیلئے شیخین رضی اللہ عنہما پر بھی یک گونہ فضیلت ثابت ہے اور وہ فضیلت آپ کے فرماں برداروں کا زیادہ ہونا اور مقامات ولایت بلکہ قطبیت اور غوثیت اور ابدلیت اور انہی جیسے باقی خدمات آپ کے زمانے سے لے کر دنیا کے ختم ہونے تک آپ ہی کی وساطت سے ہونا ہے اور بادشاہوں کی بادشاہت اور امیروں کی امارت میں آپ کو وہ دخل ہے جو عالم ملکوت کی سیر کرنے والوں پر مخفی نہیں۔(صراط مستقیم باب دوم، دوسری ہدایت پہلا افادہ صفحہ 116)

☆اسی کتاب کے چوتھے باب میں ہے کہ طالب نے:

''اگر مراقبہ عظمت کیا ہوتو اسے ملاء اعلیٰ میں ایک قسم کی وجاہت حاصل ہو جاتی ہے اور بعض کائنات پر ایک قسم کی حکومت اور سلطنت حاصل ہو جاتی ہے''(صراط مستقیم چوتھا باب سلوک راہ نبوت کے طریق پانچواں افادہ، فائدہ صفحہ 302)

☆دہلوی صاحب کی اسی کتاب میں ہے کہ

''حب ایمانی کے منجملہ مؤیدات کے بڑے مواقع عظیمہ میں کسی فعل کا واقع ہونا ہے چونچہ شریعت کی تائید اور سنت کے زندہ کرنے اور بدعت کے نابود میں کرنے کی کوشش کرنا یا طرق حقہ میں سے کسی طریقت کا رواج دینا یا مقبولان بارگاہِ حق تعالیٰ میں سے کسی مقبول کی امداد کرنا یا اہل بلایا مصائب میں سے کسی مظلوم ستم رسیدہ کی فریاد رسی کرنا یا اہل حوائج وغرامت (تاوان) رسیدگان میں سے کسی عاجز کی اعانت کرنا یا کسی اہل قلق واضطراب کی تنگی کی کشائش کرنا یا کسی پیچ وتاب کے گرفتار سے حالت عسرت و ناداری کا دور کرنا اور اسی طرح سعی وکوشش جس سے نفع عام ظاہر ہو یا اس کی وجہ سے اصلاح فیما بین الناس حاصل ہو''

(صراط مستقیم باب اول، دوسری فصل، دوسری تمہید، تیسرا افادہ صفحہ 54)

ان حوالوں میں صاف صاف تصریحیں ہیں کہ باذن اللہ ملائکہ واولیاء کاروبار عالم کے مدبر ہیں، اولیاء عالم کے کام جاری کرتے ہیں، اولیاء کو تمام عالم میں تصرف کا اختیار کلی دیا جاتا ہے، تمام کام ان کے ہاتھ سے انجام پاتے ہیں، بادشاہوں کے بادشاہ بننے، امیروں کے امیری پانے میں مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی ہمت کو دخل ہے۔

تو ان دونوں کتابوں سے معلوم ہوا کہ

- ......دہلوی کی تقویۃ الایمان کو مانو تو صراط مستقیم کفریہ وشرکیہ کتاب ٹھہری
- ......دہلوی کی صراط مستقیم کو حق مانو تو تقویۃ الایمان باطل ٹھہری۔
- ......دہلوی نے جن باتوں کو شرک کہا انہی کو بزرگان الہی کے بارے صراط مستقیم میں تسلیم کیا تو اپنے ہی فتوے سے مشرک ٹھہرے۔
- ......ایک طرف دہلوی یہ کہتا ہے کہ کسی نبی یا ولی کو عالم میں تصرف کرنے کی قدرت نہیں دی، انہیں کسی چیز کا اختیار نہیں، طاقت نہیں رکھتے، تصرف نہیں کر سکتے لیکن دوسری طرف اپنی دوسری کتاب صراط مستقیم میں مقربین الہی کے لئے یہ سب کچھ قبول کیا۔ تو وہابی حضرات کس کو حق اور کس کو باطل کہیں گے؟

صراط مستقیم اسماعیل دہلوی کی ہی کتاب ہے

ممکن ہے کہ کوئی دیوبندی یہ کہہ دے کہ صراط مستقیم اسماعیل دہلوی کی نہیں بلکہ ان کے پیرومرشد سید احمد صاحب کی ہے ۔

تو عرض ہے اگر بالفرض مان بھی لیا جائے تب بھی دیوبندیوں کی جان نہیں بچ سکتی

کیونکہ پھر یہ ماننا پڑے گا کہ اسماعیل دہلوی جن باتوں کو کفر وشرک مانتا رہا وہی باتیں اپنے پیرومرشد کے بارے میں بیان کرتا رہا۔اور دہلوی کے مطابق اس کا اپنا پیر مشرک تھا۔

پھر یہ حقیقت ہے کہ اکابرین علمائے دیوبند نے خود تسلیم کیا کہ صراط مستقیم اسماعیل دہلوی کی ہے۔چنانچہ دیوبندی امام رشید احمد گنگوہی نے فتویٰ دیا کہ

''صراط مستقیم وتقویۃ الایمان جناب مولانا محمد اسماعیل صاحب شہید کی ہے''

(فتاویٰ رشیدیہ کامل صفحہ ۲۹۷۔مکتبہ رحمانیہ لاہور)

اور گنگوہی نے خود کہا کہ ''سن لو حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے''

(تذکرہ الرشید جلد ۲ صفحہ ۱۶) لہذا دیوبندی ہرگز انکار نہیں کر سکتے۔ہمارے پاس اس کے علاوہ بھی متعدد حوالے ہیں جن میں دیوبندیوں وہابیوں نے تسلیم کیا کہ صراط مستقیم اسماعیل دہلوی ہی کی ہے۔لیکن بخوف طوالت یہاں بیان کو موقوف کرتے ہیں۔

......حوالہ نمبر 41......

دیوبندی دغاباز اور مشرک

امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی صاحب اپنی کتاب تقویۃ الایمان میں کشف کے بارے میں لکھتے ہیں

''یہ سب جو غیب کا دعویٰ کرتے ہیں کوئی کشف کا دعویٰ رکھتا ہے کوئی استخارہ کا عمل سکھاتا ہے......یہ سب جھوٹے ہیں اور دغا باز ہیں ان کے جال میں ہرگز نہ پھنسنا

چاہیے۔(تقویۃ الایمان مع تذکیرالاخوان صفحہ ۳۱)

❁ دہلوی صاحب کہتے ہیں کہ

''یعنی جو کوئی غیب کی باتیں بتانے کا دعویٰ رکھتا ہے......اس نے شرک کی بات کی اور شرک سب عبادتوں کا نور کھودیتا ہے اور نجومی اور رمال اور جفار اور فال دیکھنے والے اور نامہ نکالنے والے اور کشف اور استخارہ کا دعویٰ کرنے والے اس میں داخل ہیں۔ (تقویۃ الایمان مع تذکیرالاخوان صفحہ ۵۱)

دہلوی صاحب نے کشف کا دعویٰ کرنے کو غیب کا دعویٰ کرنا قرار دیا، اور اسماعیل دہلوی نے کشف کا دعویٰ کرنے والوں کو جھوٹے ، دغا باز ،شرک کی باتیں پھیلانے والے اور شرک میں مبتلا قرار دیکر ان کی تمام عبادتوں کو برباد قرار دیا۔

جبکہ دہلوی صاحب کے برعکس دیوبندی علماء کشف اور کشف کے دعوے کرنے والوں کو اپنا بزرگ مانتے ہیں۔

کشف کو ماننے والے دیوبندی علماء اسماعیل دہلوی کے فتوؤں کی زد میں

❁ دیوبندیوں کی کتاب ''انکشاف'' میں کشف کو قبول کیا اور لکھا کہ ''کشف و کرامات اہل سنت والجماعت کے یہاں ثابت ومسلّم ہے'' (انکشاف ص ۱۲ بحوالہ زیروزبر)

❁ دیوبندی امام رشید احمد گنگوہی کے ایک واقعہ کے بارے میں علماء دیوبند نے لکھا کہ ''دراصل حضرت گنگوہی کی قوتِ کشف کی بات ہے'' (انکشاف ص ۲۰۲ بحوالہ زلزلہ)

❁ مزید لکھا کہ ''اب امورغیبی کا مشاہدہ بھی علامہ غزالی کے قلم سے ملاحظہ فرمالیجئے تاکہ دلوں کے ساتھ امورغیبی کے مشاہدات کا شبہ بھی زائل ہوجائے اور قارئین کرام خوب سمجھ لیں کہ یہ چیزیں بندے کو بھی بذریعہ کشف وکرامت حاصل ہوتی ہیں۔''

(انکشاف ص ۱۷۶ بحوالہ زیروزبر)

❁ دیوبندی مولوی کہتے ہیں کہ ''پوشیدہ باتوں کا معلوم کرنا کشف ہے۔اس کی دو قسم ہے۔کشفِ صغریٰ ، کشفِ کبریٰ۔کشفِ صغریٰ کو کشفِ کونی بھی کہتے ہیں یعنی سالک اپنی قلبی توجّہ سے زمین وآسمان، ملائکہ، ارواح، اہلِ قبور، عرش کرسی، لوحِ محفوظ الغرض دونوں جہاں کا حال معلوم کرلے اور مشاہدہ کرلے۔''

(اصطلاحاتِ صوفیہ ص ۱۳۶، انکشاف ص ۳۵ بحوالہ زیروزبر)

❁ اشرفعلی تھانوی دیوبندی نے لکھا کہ

''ایک صاحب کشف حضرت حافظ صاحب کے مزار پر فاتحہ پڑھنے گئے''

(حکایات اولیاء صفحہ 149 حکایت نمبر 204)

یہ دیوبندی علماء اپنے دیوبندی بزرگوں کے بارے میں کشف کے دعوے کریں اور اسماعیل دہلوی یہ کہے:

''یہ سب جو غیب کا دعویٰ کرتے ہیں کوئی کشف کا دعویٰ رکھتا ہے...... یہ سب جھوٹے ہیں اور دغاباز ہیں ان کے جال میں ہرگزہ پھنسنا چاہیے''''یعنی جو کوئی غیب کی باتیں بتانے کا دعوے رکھتا ہے......انہوں نے شرک کی بات کی اور شرک سب عبادتوں کا نور کھودیتا ہے...... کشف اور استخاوہ کا دعویٰ کرنے والے اس میں داخل ہیں''

(تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان)

لہٰذا دہلوی صاحب کے مطابق یہ تمام دیوبندی علماء شرک کی باتوں کو پھیلانے والے اور اپنے دیوبندی بزرگوں کے بارے میں کشف کے دعوؤں کو قبول کرکے شرک کی باتیں کرنے والے اور مشرک ٹھہرے۔

اسماعیل دہلوی صاحب تقویۃ الایمان میں کشف کے موضوع پر خوب برسے لیکن دہلوی صاحب نے اپنی دوسری کتاب صراط مستقیم میں انھیں سب باتوں کو نہ صرف قبول کیا بلکہ گھر بزرگوں کے حق میں تسلیم بھی کیا ہے، چنانچہ دہلوی صاحب لکھتے ہیں کہ

''پس جو لوگ ابتدائے فطرت میں تیز عقل پیدا ہوئے ہیں جب ان کو ازلی عنایت اس مقام پر پہنچاتی ہے اور غیبی تاثیروں سے ان کو مشرف کر دیتی ہے تو اس کو ادراک کی طرف سے امور غیبیہ میں خادم بناتے ہیں اور علم کی جانب سے اللہ جل شانہ کی رضا مندی اور اس کی ولایت کے نشان اس پر ظاہر کرتے ہیں مثلاً وہ خواب میں دیکھتا ہے کہ اس کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی جانب سے یا فرشتوں یا پیغمبروں یا ولیوں کی طرف سے کسی چیز کے سرانجام دینے کا حکم ہوتا ہے یا معاملہ میں کلام کے ذریعے سے اس کام کی طرف رغبت دلائی جاتی ہے یا کشف کے طور پر اول سے آخر اس واقعہ کا تمام حاصل اس کے سامنے حاضر ہو جاتا ہے۔ (صراط مستقیم باب اول، چوتھی ہدایت، پہلا افادہ صفحہ 66)

✿ اسماعیل دہلوی صاحب کی کتاب ''صراط مستقیم'' میں ہے کہ شغل نفی کی تکمیل کے بعد طالب کے حالات کے بارے میں یوں لکھا ہے کہ

''اس حالت میں مکانوں کے مکانات پر اطلاع اور زمین کے بعض مقامات پر سیر جو اس کی جگہ سے دور دراز فاصلہ پر ہوتی ہیں بطور کشف حاصل ہوتی ہے اور اس کا وہ کشف مطابق واقع ہوتا ہے'' (صراط مستقیم باب سوم فصل اول چھٹا افادہ 218)

یعنی اس حالت میں وہ اپنے سے دور دراز تک زمین اور دیگر مکانات کے بعض مقامات کی سیر بطور کشف کرتے ہیں۔

☆ ایک اور جگہ صراط مستقیم ہی میں ہے کہ

’’آسمانوں کے حالات کے انکشاف اور ملاقات ارواح اور ملائکہ اور بہشت اور دوزخ کی سیر اور اس مقام کے حقائق پر اطلاع اور اس جگہ کے مکانوں کے دریافت اور لوح محفوظ سے کسی امر کے انکشاف کیلئے یا حیی و یا قیوم کا ذکر کیا جاتا ہے……اور سیر و دور میں اختیار ہے خواہ عرش کے اوپر سیر کرے یا اس کے نیچے اور آسمانی مواضع میں سیر کرے یا زمینی بقاع میں جیسے کعبہ معظّمہ اور اماکن متبرکہ‘‘

(صراط مستقیم باب سوم دوسری ہدایت پہلا افادہ صفحہ 225)

☆صراط مستقیم ہی میں ہے کہ۔کشف قبر کیلئے "سبوح قدوس رب الملئکة والروح "مقرر ہے۔

(صراط مستقیم باب سوم دوسری ہدایت دوسراافادہ صفحہ 226)

☆دہلوی صاحب کی اسی کتاب میں ہے

’’کشف ارواح اور ملائکہ اور ان کے مقامات اور زمین وآسمان اور جنت و نار کی سیر اور لوح محفوظ پر مطلع ہونے کیلئے دورے کا شغل کرے……پس زمین وآسمان اور بہشت و دوزخ کے جس مقام کی طرف متوجہ ہو اس شغل کی مدد سے وہاں کی سیر کرے اور اس جگہ کے حالات دریافت کر کے وہاں کے رہنے والوں سے ملاقات کرے۔اور بعض اوقات میں ان سے بات چیت میسر ہو جاتی ہے اور آئندہ یا گزشتہ یا کسی دنیوی یا دینی امر کی صلاح اور مشورت معلوم ہو جاتی ہے۔‘‘

(صراط مستقیم باب سوم فصل دوسری ہدایت پہلا افادہ صفحہ 232)

☆پھر مزید یہ بھی لکھا کہ

’’جاننا چاہیے کہ آئندہ (یعنی مستقبل) واقعات کے کشف کیلئے

اس طریقہ کے بزرگوں نے کئی طریق لکھے ہیں''

(صراط مستقیم باب سوم دوسری ہدایت دوسرا افادہ صفحہ 233)

☆دہلوی نے اپنے پیر کے بارے میں لکھا

''اور الہام اور کشف علوم حکمت کے ساتھ انجام پذیر ہوئے''

(صراط مستقیم خاتمہ در بیان پارہ از واردات ومعاملات صفحہ 316)

ان حوالہ جات میں صاف صاف کشف کی صحت کا اقرار ہے وہ بھی ایسا کہ اولیاء پر نہ صرف زمین کے دور ودراز مقامات ظاہر ہوتے ہیں بلکہ زمین کیا آسمانوں کے مکانات اور ملائکہ وارواح اور ان کے مقامات اور جنت ودوزخ اور قبروں کے اندر کے حالات اور آنے والے واقعات کھل جاتے ہیں یہاں تک کہ عرش تا فرش ان کی رسائی ہے حتی کہ لوح محفوظ پر اطلاع پاتے ہیں وہ اپنے اختیار سے زمین وآسمان میں جہاں کہیں کا حال چاہیں دریافت کرلیں، اوران سب باتوں کے حاصل کرنے کے طریقے خود ہی اس شخص [یعنی وہابی] نے بتائے کہ یوں کرو تو یہ رتبے مل جائیں گے یہ کشف یہ اختیار ہاتھ آئیں گے۔

تو تقویۃ الایمان کے مطابق خود اسماعیل دہلوی اور اس کے پیر ومرشد سید احمد کشف کو قبول کرکے اور اس کشف کے مختلف طریقے لکھ کر دغا باز، جھوٹے، شرک کی باتوں کی تعلیم دینے والے مشرک قرار پائے۔

صراط مستقیم اور تقویۃ الایمان آمنے سامنے

صراط مستقیم کے مذکورہ بالا حوالہ جات پر مزید چند کلمات تقویۃ الایمان کے حوالے سے ملاحظہ کیجیے، دہلوی صاحب کہتے ہیں

"جو کچھ کہ اللہ اپنے بندوں سے معاملہ کرے گا خواہ دنیا میں خواہ قبر میں خواہ آخرت میں سو ان کی حقیقت کسی کو معلوم نہیں نہ نبی کو نہ ولی کو نہ اپنا حال نہ دوسرے کا"
(تقویۃ الایمان الفصل الثانی)

☆ دہلوی صاحب کہتے ہیں' ان باتوں میں سب بندے بڑے ہوں یا چھوٹے یکساں بے خبر ہیں اور نادان'' (تقویۃ الایمان الفصل الثانی)

☆ دہلوی صاحب کہتے ہیں' جو کہ اللہ کی شان ہے اور اس میں کسی مخلوق کو دخل نہیں سو اس میں اللہ کے ساتھ کسی کو نہ ملا دے مثلا کوئی شخص فلانے درخت میں کتنے پتے ہیں یا آسمان میں کتنے تارے ہیں تو اس کے جواب میں یہ نہ کہے کہ اللہ ورسول جانے کیونکہ غیب کی بات اللہ ہی جانتا رسول کو کیا خبر۔ (تقویۃ الایمان الفصل الخامس)

سبحان اللہ! وہاں (یعنی کتاب صراط مستقیم میں) تو اپنے پیر جی کے ایک ایک مرید کے لئے زمین وآسمان، جنت ودوزخ حتی کہ قبر کے حالات آئندہ کے واقعات لوح محفوظ وعرش اعظم غرض سب کچھ روشن تھا۔ عرش وفرش میں ہر جگہ کے حالات کا جان لینا اپنے اختیار میں تھا۔

خود ان پیر جی (یعنی دہلوی کے پیر ومرشد سید احمد) کو وہ طریقے معلوم تھے کہ یوں کرو تو یہ سب باتیں روشن ہو جائیں گی مگر معاذ اللہ! نبی کریم ﷺ کی لاعلمی کو یہاں

تک پہونچا دیا کہ کہ آسمان کے تارے تو درکنار کسی درخت کے پتوں کو بھی نہیں سکتے۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کوئی کہے کہ وہ (بعطائے الٰہی) کسی درخت کے پتوں کی گنتی جانتے ہیں تو [وہابیہ کے مطابق] اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کی شان سے ملا دیا۔ وہاں (اپنے پیر کیلئے) تو بندگی کو وسعت تھی لیکن یہاں (بقول تقویۃ الایمان نبی پاک ﷺ اور اولیاء کرام کیلئے) آ کر خدائی اتنی تنگ ہوئی کہ ایک پیڑ کے پتے جاننے پر رہ گئی، حق فرمایا اللہ عزوجل نے: ماقدروا اللہ حق قدرہٖ۔ اللہ ہی کی قدر نہ کی جیسی چاہیے تھی۔ (القرآن الکریم)۔ ملخصا [ماخذاز: زیروزبر]

......حوالہ نمبر 42......

المہند واسماعیل دہلوی دست وگریباں

علمائے دیوبند کی معتبر کتاب المہند میں سوال ہوا کہ ''کیا کہتے ہو حق تعالیٰ کے اس قسم کے قول میں کہ رحمٰن عرش پر مستوی ہوا، کیا جائز سمجھتے ہو باری تعالیٰ کے لئے جہت و مکان کا ثابت کرنا یا کیا رائے ہے؟'' (المہند ۴۷) تو اس کا جواب یہ دیا کہ

''اس قسم کی آیات میں ہمارا [دیوبندی] مذہب یہ ہے کہ ان پر ایمان لاتے ہیں اور کیفیت سے بحث نہیں کرتے۔ یقیناً جانتے ہیں کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ مخلوق کے اوصاف سے منزہ اور نقص وحدوث کی علامات سے مبرا ہے جیسا کہ ہمارے متقدمین کی رائے ہے اور ہمارے متاخرین اماموں نے ان آیات میں جو صحیح اور لغت وشرع کے اعتبار سے جائز تاویلیں فرمائی ہیں تا کہ کم فہم سمجھ لیں مثلاً یہ کہ ممکن ہے استواء سے مراد غلبہ ہو

اور ہاتھ سے مراد قدرت، تو یہ بھی ہمارے نزدیک حق ہے۔ البتہ جہت ومکان کا اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت کرنا ہم جائز نہیں سمجھتے اور یوں کہتے ہیں کہ وہ جہت و مکانیت اور جملہ علاماتِ حدوث سے منزہ وعالی ہے۔ (المہند: ۴۸)

لیکن ان دیوبندیوں کے برعکس اسماعیل دہلوی نے ایضاح الحق میں لکھا:

''تنزیہ او تعالیٰ از زمان و مکان و جہت و اثبات رویت بلا جہت ومحاذات (الی قولہ) ہمہ او جمیع بدعات حقیقیہ است اگر صاحب آن اعتقادات مذکورہ راازجنس عقائد دینیہ بشمارد، انتہی ملخصا۔

یعنی اللہ تعالیٰ کو زمان ومکان و جہت سے پاک ماننا اور اس کا دیدار بغیر کیف و محاذات کے ماننا سب بدعت و گمراہی ہے۔ اگر ان اعتقادوں والا ان باتوں کو دینی عقیدوں میں سے جانے۔ (ایضاح الحق ص ۳۵، ۳۶)

تو ان دونوں کتابوں سے معلوم ہوا کہ

- ...... امام الوہابیہ اسمعیل دہلوی کے مطابق تمام آئمہ کرام اور پیشوایان مذہب اسلام معاذ اللہ بدعتی وگمراہ ٹھہرے۔
- ...... دہلوی کے مطابق المہند اور اس کے حمایتی سب بدعتی وگمراہ ہیں۔
- ...... یہ بھی معلوم ہوا کہ المہند میں دیوبندیوں نے اپنے امام اسماعیل دہلوی کا مذکورہ عقیدہ نہیں لکھا بلکہ تقیہ سے کام لیا، بہرحال دونوں میں سے ایک کا گمراہ ہونا لازمی ٹھہرا۔

کتبِ اکابرین دیوبند پر دیوبندی خانہ جنگی

اکابرین علماء دیوبند نے اپنی کتابوں میں اللہ عزوجل، رسول اللہ ﷺ، اور انبیاء کرام واولیاء عظام کے بارے میں گستاخیاں کیں اور انہیں گستاخانہ عبارات، عقائد و نظریات ہی کی وجہ سے اہل سنت و الجماعت حنفی بریلوی اور دیوبندیوں میں اصل اختلافات ہیں۔انھیں گستاخانہ عبارات ،عقائد ونظریات کو عین اسلام ثابت کرنے کیلئے وہابی دیوبندی حضرات سالوں سے سر دھڑ کی بازی لگائے ہوئے ہمیشہ تاویلات باطلہ اور ہیرا پھیری کا سہارا لیتے رہتے ہیں۔

لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ علماء دیوبند کی ایسی کتب سے جہاں اہلسنت والجماعت حنفی بریلوی علماء نے اختلاف کیا ہے وہیں اب خود دیوبندی مکتب فکر کے بعض دیگر علماء نے بھی ان کتابوں کے الفاظ ،اندازِ تحریر،کلمات ،عبارات ،عقائد ونظریات سے سخت اختلاف کا اظہار کیا اور ان کتابوں پر سخت تنقیدیں بھی کی ہیں۔

تقویۃ الایمان ،حفظ الایمان ،تحذیر الناس ،آب حیات ،جمال قاسمی ،المہند ،الشہاب الثاقب جیسی متعدد کتب کو جہاں دیوبندی علماء نہایت معتبر ومستند مانتے ہیں، وہیں دیوبندیوں میں ہی بعض علماء ان کتابوں سے سخت اختلافات کا اظہار بھی کر چکے ہیں۔ممکن ہے کہ یہ ان کی تقیہ بازی ہو یا داشتہ بکار آیاد کے تحت وقت پڑنے پر جان بچانے کا ایک مناسب بہانہ۔

لیکن مسئلہ تو یہ ہے کہ آخر دیوبندی حضرات ان کتابوں کے موافقین ومخالفین دیوبندی علماء میں سے کس کی بات کو صحیح وقابلِ حجت تسلیم کرتے ہیں؟ کس کو سچا اور کس کو

جھوٹا مانتے ہیں؟ مگر آگے بڑھنے سے پہلے ایک دیوبندی مولوی کی اپنے دیوبندی اکابرین اوران کی کتابوں کی نقاب کشائی بھی ملاحظہ کرتے چلیں۔

......حوالہ نمبر 43......

......دیوبندی قلم سے دیوبندی اکابرین کی نقاب کشائی......

سجاد بخاری دیوبندی اپنے ہی دیوبندی مولوی ترمذی کومخاطب کرتے ہوئے اپنی کتاب اقامۃ البرھان:ص۲۴ پرلکھتے ہیں کہ

''ترمذی صاحب[دیوبندی]اور ان کے حضراتِ والا [دیوبندی] اگر واقعی مخلصانہ اصلاحی کوششوں کا جذبہ رکھتے ہیں تو اس خدمتِ اسلام کا آغاز انھیں اوپر سے شروع کرنا چاہیے تھا جواہر القرآن کا نمبرتو بہت بعد میں تھا سب سے پہلے حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ[سنی]، پھرحضرت نانوتوی،اس کے بعدحضرت شیخ الہنداور پھرعلامہ انور شاہ کی اصلاح کی جاتی جن کے تفردات کانمونہ پہلے پیش کیا جاچکا ہے۔اور پھرخاص طورسے پہلے انہیں[یعنی دیوبندی ترمذی کو]اپنے گھر کی خبرلینی چاہیےتھی۔ان کا فرض تھا کہ وہ سب سے پہلے اپنے پیرومرشد حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی ان کتابوں کی اصلاح وتطہیرفرماتے جن میں ایسا موادموجود ہے[مثلاً ضعیف،شاذ،منکر،بلکہ موضوع حدیثیں بلاانکاروتنبیہہ،بےسروپا حکایتیں بےسنداورگمراہ کن کرامتیں وغیرہ]جن کواہل بدعت اپنے عقائدزائغہ اوراپنی بدعاتِ مخترعہ کی تائیدکیلئے پیش کرتے ہیں جس کی وجہ سے تبلیغ توحید کے مشن کوبعض اوقات کافی نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔(اقامۃ البرھان:ص۲۴)

ناظرین !!بریکٹ کے اندر جو الفاظ ہیں ''مثلاً ضعیف ،شاذ......بے سرو پا حکایتیں بے سند اور گمراہ کن کرامتیں وغیرہ'' یہ سب ہمارے نہیں بلکہ خود دیوبندی سجاد بخاری کے اپنے الفاظ ہیں ۔لہذا آپ خود ہی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ دیوبندیوں کی کتابوں میں کیا بھرا ہوا ہے؟

پھر دیوبندی نانوتوی، دیوبندی شیخ الہند، دیوبندی انورشاہ کشمیری کے تفردات کا نمونہ بھی خود دیوبندی مولوی نے پیش کیا۔اوراس کی تفصیل ہم آگے پیش کریں گے۔

دیوبندی مولوی کے اس حوالے سے معلوم ہوا کہ

- ......دیوبندی اکابرین کی کتابوں میں اصلاح کی ضرورت بلکہ فرض ہے۔
- ......دیوبندی اکابرین کی کتابوں میں دیوبندیوں کے تفردات موجود ہیں۔
- ......دیوبندی دوسروں پراعتراض کرتے ہیں لیکن اپنے اکابرین کی انہیں خبر نہیں۔
- ......اشرفعلی تھانوی کی کتابوں میں ''ضعیف ،شاذ ،منکر، بلکہ موضوع حدیثیں بلا انکار وتنبیہہ موجود ہیں۔۔جن کی اصلاح دیوبندیوں پر بقول دیوبندی فرض ہے۔
- ...... اشرفعلی تھانوی کی کتابوں میں بے سرو پا حکایتیں بے سند اور گمراہ کن کرامتیں وغیرہ موجود ہیں۔جن کی اصلاح دیوبندیوں پر بقول دیوبندی فرض ہے۔

وہ ہماری تحریر پڑھ کر پہلو بدل کے بولے
کوئی قلم چھینے اس سے یہ تو برباد کر چلا ہے

اب آیئے ہم آپ کے سامنے علماء دیوبند کی چند معتبر ومستند کتب پیش کرتے ہیں اور یہ بتاتے ہیں کہ جن کتب کی وجہ سے دیوبندی وہابی حضرات ہم سنیوں سے دست و گریبان ہیں،انہی کتب سے خود بعض علماء دیوبند نے تنگ آ کر اعلان بغاوت یا پھر بطور

تقیہ جان بچانے کے ان کے منکر بن بیٹھے ہیں۔

امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی نے ایک کتاب بنام ''تقویۃ الایمان'' لکھی۔ اس کتاب میں اللہ عزوجل، انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام اور اولیاء عظام رحمۃ اللہ علیہ اجمعین کی شان میں جگہ جگہ گستاخانہ جملے اور خلاف شرع عقائد ونظریات لکھے ہیں۔ یہ کتاب اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش سے بھی قبل لکھی گئی اور اُن کی پیدائش سے پہلے ہی اس کتاب پر قدیم علمائے اہل سنت والجماعت اور وہابی دیوبندی امام اسماعیل دہلوی میں شدید بحث ومباحثے، مناظرے ہوئے حتیٰ کہ اس وقت کے علمائے حرمین شریفین نے دہلوی کے خلاف فتوے جاری کیے۔

ہندوستان میں فتنہ وفساد کی جڑ اسماعیل دہلوی

وہابی حضرات جھوٹ بولتے ہوئے اکثر کہتے ہیں کہ مسلمانوں میں دوفرقے احمد رضا خان صاحب کی وجہ سے قائم ہوئے لیکن جس شخص میں ذراسی بھی عقل ہوگی وہ کبھی وہابیوں کی یہ بات نہیں مانے گا۔

کیونکہ امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خان محدث بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کی پیدائش 1272ھ (1856 عیسوی) میں ہوئی۔ اور امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی صاحب 1194ھ میں پیدا ہوئے، اور 1246ھ کو پٹھانوں کے ہاتھوں بالاکوٹ میں قتل ہوئے۔

یعنی امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی ''امام احمد رضا رحمتہ اللہ علیہ' کی پیدائش سے تقریباً 26 سال پہلے مسلمانوں کو دوفرقوں میں تقسیم کر کے مرکرمٹی میں مل چکے

تھے۔لہذا پتہ چلا کہ امام احمد رضا رحمتہ اللہ علیہ کی پیدائش سے پہلے ہی اسماعیل دہلوی نے برصغیر پاک وہند میں ''**وھابی مذھب**'' کی بنیاد قائم کی اور امت مسلمہ میں فرقہ وہابیہ کا بدترین فساد برپا کیا اور بزبان وہابیہ ایک خدا، ایک نبی، ایک کعبہ اور ایک قرآن کے ماننے والوں کو دو گروہ میں تقسیم کیا۔

تقویۃ الایمان کی وجہ سے امت دو گروہوں میں تقسیم

اسماعیل دہلوی کی کتاب تقویۃ الایمان ہندوستان میں وہابیت کا پہلا تخم تھا۔اس کی وجہ سے مسلمان دو فرقوں [سنی اور وہابی] میں تقسیم ہو گئے۔دیوبندی مولانا سید احمد رضا بجنوری نے بھی اس بات کا اقرار کیا اور لکھا کہ

''افسوس ہے کہ اس کتاب (تقویۃً الایمان) کی وجہ سے مسلمانان ہند و پاک جن کی تعداد بیس کروڑ سے زیادہ ہے اور تقریبا نوے فی صد حنفی المسلک ہیں، دو گروہ میں بٹ گئے ہیں، ایسے اختلافات کی نظیر دنیائے اسلام کے کسی خطے میں بھی، ایک امام اور ایک مسلک کے ماننے والوں میں موجود نہیں ہے''(انوارالباری ج ۱۱ ص ۱۰۷ بحوالہ مولانا اسماعیل اور تقویۃ الایمان: مجددی ص ۵۰)

ایک دیوبندی مولوی نے اس حوالے کی تاویل یہ کی کہ محض فروعی اختلافات پیدا ہوئے۔تو ہم عرض کرتے ہیں کہ جناب دن کے اجالے میں دھوکا دینے کی کوشش نہ کریں کیونکہ تقویۃ الایمان فقہی وفروعی مسائل پر نہیں لکھی گئی بلکہ اس کتاب میں موجود عقائد ونظریات کو تمام وہابی دیوبندی علماء ایمان وکفر، شرک وتوحید کے مسائل قرار دیتے ہیں۔کیا توحید وشرک فروعی مسائل ہیں؟

لہٰذا اس کتاب کی وجہ سے کوئی چھوٹا موٹا اختلاف امت میں نہیں ہوا بلکہ اس کتاب کی وجہ سے لاکھوں کڑوروں مسلمانوں کو کافر ومشرک قرار دیا گیا۔ایک طرف محض تقویۃ الایمان کے پیروکار کھڑے ہیں اور دوسری طرف پوری امت مسلمہ۔ بہرحال ان اختلافات کو محض فروعی اختلافات بتانے کو اگر اس صدی کا سب سے بڑا جھوٹ قرار دیا جائے تو بالکل بجا ہے۔

دہلوی کا ایک بھیانک اقرار

اسماعیل دہلوی نے تقویۃً الایمان لکھی ہی اس لئے تھی تاکہ مسلمانوں کو آپس میں لڑا کر فرقوں میں تقسیم کیا جائے ۔اس بات کا اقرار خود اسماعیل دہلوی نے کیا اور دیوبندیوں کے حکیم الامت، مجدد، مفسر اشرفعلی تھانوی نے اپنی کتاب میں لکھا،

۞......:اسماعیل دہلوی نے کہا کہ

”مجھے اندیشہ ہے کہ اس [تقویۃً الایمان] کی اشاعت سے شورش ضرور ہو گی......گو اس سے شورش ہوگی مگر توقع ہے کہ لڑ بھڑ کر خود ٹھیک ہو جائیں گے۔(ارواح ثلاثہ صفحہ ۸۴)

اور اس کتاب کے بعد ہندوستان سے جن فتنوں اور فسادات نے جنم لیا انہوں نے آج پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔

اسماعیل دہلوی سے زبردست مناظرہ

۞......:اسماعیل دہلوی کے نئے ''وہابی'' مسلک کا رد شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں نے خوب کیا، حضرت مولانا منورالدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو کہ اسماعیل دہلوی کے ہم عصر و ہم درس تھے انہوں نے اسماعیل دہلوی کے رد میں ''متعدد کتابیں لکھیں،

اور ۱۲۴۸ھ والا مشہور مباحثہ جامع مسجد کیا۔ تمام علمائے ہند سے فتویٰ مرتب کرایا۔ پھر حرمین سے فتویٰ منگوایا۔......جامع مسجد کا شہرہ آفاق مناظرہ ترتیب دیا جس میں ایک طرف مولانا اسماعیل اور مولانا عبدالحی تھے اور دوسری طرف مولانا منورالدین اور تمام علمائے دہلی'' (آزاد کی کہانی آزاد کی زبانی از عبدالرزاق ملیح آبادی ص 36)۔

غور کیجیے یہ مناظرے، فتوے، اختلافات اس وقت شروع ہوئے جب امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش بھی نہیں ہوئی تھی تو خود سوچئے کہ اختلاف کی جڑ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ ہیں یا کہ فسادات اور تفرقہ بازی کی جڑ امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی ہے؟

پھر دیکھئے خود علمائے وہابیہ کے اقرار سے یہ ثابت ہوا کہ ایک طرف امام الوہابیہ اور عبدالحئی تھے اور دوسری طرف دہلی کے تمام بڑے بڑے علماء موجود تھے جن کے پاس تمام علمائے ہند اور حرمین شریفین کے فتوے بھی موجود تھے۔ اب خود غور کیجیے کہ کیا علماء اسلام کی اکثریت جاہل و گمراہ تھی یا کہ یہ دو وہابی اکابر؟ بحرحال امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش سے بھی قبل اسماعیل دہلوی کے فتنے سے امت مسلمہ دو

فرقوں ''سنی اور وہابی'' میں تقسیم ہو چکی تھی۔ یہی سچائی ہے۔

قارئین کرام! یہ اس وقت کی بات ہے جب نہ ہی اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے تھے اور نہ ہی سنیوں کے لیے بریلوی لقب کسی نے استعمال کیا تھا۔لہذا ذراسی عقل و سمجھ والا شخص سمجھ سکتا ہے کہ اس وقت بھی ''سنی اور وہابی'' جھگڑے تھے، اور ہندوستان میں وہابی فسادات وتفرقہ کے بانی اسماعیل دہلوی ہی تھے۔ بہرحال اب ہم اپنے اصل موضوع کی طرف چلتے ہیں کہ اسماعیل دہلوی کی کتاب کی وہابیوں کے ہاں کیا اہمیت ہے اور پھر اس کے ساتھ انہوں نے کیا سلوک کیا؟

......حوالہ نمبر 44......

تقویۃ الایمان گنگوہی کی نظر میں

امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی کی کتاب ''تقویۃ الایمان'' کے بارے میں دیوبندی مذہب کے امام رشید احمد گنگوہی فرماتے ہیں کہ

''تقویۃ لایمان نہایت عمدہ کتاب ہے اور رد شرک و بدعت میں لا جواب ہے۔ استدلال اس کی بالکل کتاب اور احادیث سے ہے اس کا رکھنا اور پڑھنا اور اس پر عمل کرنا **عین اسلام** ہے اور موجب اجر کا ہے'' (فتاویٰ رشیدیہ ۲۱۹، از رشید احمد گنگوہی۔تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان صفحہ ۲۳۴)

یہ تو تصویر کا پہلا رخ ہے کہ دیوبندی امام رشید احمد گنگوہی نے تقویۃ الایمان کو عین اسلام قرار دیا مگر اگلے صفحات میں آپ ملاحظہ فرمائیں گے کہ خود علمائے دیوبند نے اپنے اس عین اسلام سے بغاوت کر کے اس کی دھجیاں اڑادی ہیں۔

بعض دیوبندی علماء کا اختلاف

اسماعیل دہلوی کی کتاب سے نہ صرف اہل سنت و جماعت نے اختلاف کیا بلکہ خود ان کے بعض ہم مسلک وہابی دیوبندی علماء بھی مخالف نظر آتے ہیں۔

۞......: دار العلوم دیوبند کے بانی قاسم نانوتوی دیوبندی اور انور شاہ کشمیری اس کتاب سے راضی نہیں تھے۔ ملخصاً۔ (ملفوظات محدث کشمیری صفحہ 205,204)۔

۞......: انور شاہ کشمیری دیوبندی کے مطابق اس رسالہ کی محدثانہ نقطہ نظر سے بھی خامیاں ہیں۔ ملخصاً (ملفوظات محدث کشمیری صفحہ ۲۰۵)

دہلوی صاحب نے اپنی اس کتاب میں اللہ تبارک وتعالیٰ، انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام و اولیاء عظام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کی شان میں ایسے گستاخانہ وسخت الفاظ اور جملے استعمال کیے کہ خود دیوبندی علماء کو بھی مجبورا (بطور تقیہ) اس کا اقرار کرنا پڑا۔

۞......: اسماعیل دہلوی نے خود اس جرم کا اقرار کیا اور کہا کہ

''میں نے یہ کتاب لکھی ہے اور میں جانتا ہوں کہ اس میں بعض جگہ ذرا تیز الفاظ بھی آ گئے ہیں اور بعض جگہ تشدد بھی ہو گیا ہے'' (ارواح ثلاثہ صفحہ ۸۴)

۞......: تقویۃ الایمان کے مصنف نے جن پانچ وہابی علماء کے سامنے تقویۃ الایمان کو تصدیق [غور وفکر] کے لئے پیش کیا تو ان میں سے دو وہابی علماء نے تقویۃ الایمان کے بعض مضامین سے اختلاف کیا اور تبدیل کرنے کا مشورہ دیا۔ لیکن تبدیل نہ کیا گیا۔ ملخصاً

(ملفوظات محدث کشمیری صفحہ 205,204، ارواح ثلثہ، اشرفعلی تھانوی دیوبندی)

۞......: دیوبندی امام رشید احمد گنگوہی نے بھی دہلوی کے اس جرم کا اقرار کیا کہ

تقویۃ الایمان'' کے بعض مسائل میں بظاہر تشدد ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۲۲۶)

۞……: دیوبندی حکیم الامت اشرفعلی تھانوی کے مطابق بھی ''تقویۃ الایمان میں بعض الفاظ جو سخت واقع ہیں'' (امداد الفتاویٰ جلد ۴ ص ۱۱۵)

۞……: غلام رسول مہر صاحب لکھتے ہیں کہ تقویۃ الایمان میں ''شاہ صاحب کی عبارت ایسی سادہ، سلیس، شگفتہ اور دلکش ہے کہ چند مخصوص الفاظ ومحاورات کو چھوڑ کر آج بھی ایسی دلکش کتاب لکھنا سہل نہیں۔ (مقدمہ تقویۃ الایمان صفحہ ۳۱)

اور ایسے ہی بعض مسائل عبارات و جملے جن میں تیز الفاظ، سخت الفاظ اور تشدد سے کام لیا گیا ان ہی کے بارے میں ہم سنی بھی کہتے ہیں کہ ان میں گستاخیاں و بے ادبیاں ہیں۔ لیکن اگر ہم کچھ کہیں تو دیوبندی وہابی حضرات ہمارے خلاف شور شرابا برپا کرتے ہیں اور ہمیں مارنے کو دوڑتے ہیں۔ کاش کہ دہلوی صاحب ایسے الفاظ استعمال ہی نہ کرتے تو آج امت مسلمہ اس طرح تقسیم نہ ہوتی۔

اسماعیل دہلوی کی کتاب میں تحریف کیوں؟

۞……: آج دیوبندی وہابی علماء نے اسماعیل دہلوی کی کتاب تقویۃ الایمان میں جگہ جگہ عبارات کو تبدیل کر دیا ہے بہر حال اسماعیل دہلوی کی کتاب کے غلط وخلاف شرع اور گستاخانہ عبارات ونظریات کی وجہ سے نہ صرف سنی علماء نے اختلاف کیا بلکہ اس کے متشدد مسائل وعبارات کی وجہ سے خود بعض علمائے دیوبند کو بھی اس سے سخت اختلاف تھا۔ حتی کہ علماء دیوبند نے اس بات کا صاف اقرار کیا کہ ''افسوس ہے کہ اس کتاب (تقویۃ الایمان) کی وجہ سے مسلمانان ہند و پاک……دو گروہ

میں بٹ گے ہیں ملخصاً (انوارالباری ج ۱۱ص ۱۰۷)

تو اسماعیل دہلوی اوران کی کتاب کو جو دیوبندی وہابی حضرات عین اسلام و ایمان قرار دیتے ہیں اور سارے کا سارا دین اسی کتاب میں بند سمجھتے ہیں وہ ذرا اپنے گھر کی ان کتابوں کو بھی اٹھا کر دیکھیں جن میں خود علماء دیوبند اپنی اس ''عین اسلام'' سے کھلی ہوئی بغاوت کرتے ہوئے دست وگریباں نظر آتے ہیں۔

انھیں سمجھا تھا، اہل درد میں نے
جب راز کھلا تو فقط اک تماشا نکلا

مگر اس کے باوجود افسوس کا مقام یہ ہے کہ آج کے علمائے دیوبند اس کتاب کے دفاع وحمایت پر سر دھڑ کی بازی لگانے پر تلے ہوئے ہیں۔ مذکورہ بالا جرائم کے اقرار کے باوجود علمائے دیوبند کا اس کتاب کا دفاع کرنا ایسا ہی ہے جیسے قاتلوں ،ڈکیتوں، اور دیگر مجرموں کی حمایت میں چند وکلاء عدالتوں میں ان کو بے گناہ ثابت کرنے پر تلے ہوتے ہیں۔

یہاں ایک اہم بات بھی عرض کرتے چلیں کہ علمائے دیوبند کی یہ دورخی پالسیاں محض اس لئے ہیں تا کہ جب وہابیت آڑے آئے تو اپنے اصلی چہرے وہابیت کو ظاہر کر کے ان کے شانہ بشانہ کھڑے ہوں لیکن جب یہی دیوبندی حضرات علمائے اہل سنت کی گرفت میں آئیں تو بطور تقیہ وہابیت پر نقاب اوڑھ کر سنیوں کے حامی بن جائیں اور یہ کہیں کہ ہم تو ایسی کتابوں کو معتبر ہی نہیں مانتے۔

......حوالہ نمبر 45......

﴿قاسم نانوتوی اور دیوبندی اختلافات﴾

بانی دار العلوم دیوبند[بقول دیوبندی] قاسم نانوتوی نے ایک کتاب ''تحذیر الناس'' ۱۲۹۰ھ/۱۸۷۲ء میں تحریر کی۔ یہاں بھی قابل غور نکتہ یہ ہے کہ قاسم نانوتوی کے گستاخانہ عقائد وعبارات کی بنا پر اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ سے قبل متعدد علمائے کرام نانانوتوی پر فتوے لگا چکے تھے اور اس کے رد میں متعدد کتابیں بھی لکھ چکے تھے۔

لہذا جو دیوبندی آج کل یہ کہتے ہیں کہ مولوی احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی عبارات کا غلط مطلب بیان کیا، عبارات کو یکجا کر دیا، سیاق وسباق نہیں دیکھا تو ہم ان سے سوال کرتے ہیں کہ چلو بالفرض تمہارے نزدیک اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ کے فتوے غلط سہی لیکن ان سے قبل جن علماء نے قاسم نانوتوی پر فتوے لگائے ان کے بارے میں کیا کہو گے؟ لہذا دیوبندی حضرات محض اپنے بزرگ کے عشق میں مجذوبانہ باتیں کرنے کی بجائے حقیقت کی دنیا میں تشریف لا کر ان حقائق پر بھی نظر فرمائیں، جن کا انکار ناممکن ہے۔

بہرحال اپنے موضوع کی طرف واپس پلٹتے ہیں، قاسم نانوتوی کی اس کتاب کی وجہ سے بھی امت مسلمہ سخت انتشار کا شکار ہوئی اور یہ کتاب بھی امت کے کئی حصوں میں تقسیم کا سبب بنی۔ اس کتاب کی وجہ سے بھی دیوبندی وہابی حضرات ہم سنیوں سے لڑتے جھگڑتے ہیں، اس کتاب کی حمایت میں دیوبندی متعدد کتابیں لکھ چکے ہیں، اپنے فتویٰ جات میں اس کتاب کی حمایت کر چکے ہیں بلکہ اس کے دفاع میں کئی

مناظرے بھی کر چکے ہیں۔

لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ اس کتاب اور اس میں موجود عبارات، عقائد ونظریات سے خود دیوبندی علماء میں اندرونِ خانہ سخت اختلافات موجود ہیں اور خود علماء دیوبند میں اس کتاب پر شدید جنگ جاری ہے، جس کا مختصر سا نمونہ ملاحظہ کیجیے۔

کسی نے ہندوستان بھر میں قاسم نانوتوی کیساتھ موافقت نہیں کی۔

۞......: دیوبندی حکیم الامت اشرفعلی تھانوی کہتے ہیں کہ

''جس وقت مولانا [قاسم نانوتوی] نے تحذیر الناس لکھی ہے کسی نے ہندوستان بھر میں مولانا کیساتھ موافقت نہیں کی بجز مولانا عبدالحئی صاحب کے''

(الافاضات الیومیہ 5/296، قصص الاکابر 159)

لیکن بعد میں عبدالحئی دیوبندی بھی مخالف ہو گئے تھے۔ دیکھئے رسالہ ''ابطال اغلاطِ قاسمیہ ۳۹'' [۱۳۰۰ھ/۱۸۸۲ء] میں عبدالحئی دیوبندی کے دستخط موجود ہے۔

......خود نانوتوی جی کو افسوس......

۞......: خود بانئ دارالعلوم دیوبند قاسم نانوتوی صاحب کو اس بات پر سخت غصہ تھا کہ احسن نانوتوی نے تحذیر الناس کیوں شائع کر دی، فرماتے ہیں:

''پر خدا جانے ان کو کیا سوجھی جو اس کو چھاپ ڈالا جو باتیں سننا پڑیں۔ ملخصاً

(قاسم العلوم، از نور الحسن راشد کاندھلوی صفحہ ۵۵۰)

۞......: دیوبندی حکیم الامت اشرفعلی تھانوی نے لکھا کہ مولانا نانوتوی [تحذیر

الناس کی اشاعت کے بعد] باڈی گارڈر کھتے تھے، چھپ کر رہتے، سفر کرتے تو نام تک نہیں بتاتے، بلکہ اپنا نام خورشید حسین بتاتے، یہ کتاب مولانا نانوتوی کے لئے مصیبت بن گئی تھی۔ ملخصاً (ارواح ثلثہ حکایت نمبر ۲۶۵)

جاہلانہ تاویل کا رد

تحذیر الناس کی وجہ سے جب نانوتوی پر فتوے لگے تو اس کا کوئی جواب نہیں دے پائے نہ صریح توبہ کی بلکہ کلمہ پڑھ کر کہتے کہ میں مسلمان ہو گیا۔ خود تھانوی صاحب کی زبانی سنئے، تھانوی کے ملفوظات میں ہے کہ

''تحذیر الناس کی وجہ سے جب مولانا (نانوتوی) پر فتوے لگے تو جواب نہیں دیا۔ بلکہ یہ فرمایا کہ کافر سے مسلمان ہونے کا طریقہ بڑوں سے یہ سنا ہے کہ کلمہ پڑھنے سے کوئی [یعنی کافر] مسلمان ہو جاتا ہے تو میں کلمہ پڑھتا ہوں لا الہ الا للہ محمد رسول اللہ'' (الافاضات الیومیہ جلد ۴ ص ۲۹۳ ملفوظ ۴۵۷ بحوالہ دیوبندی شاطر ۸۶)

لاحول ولاقوۃ الاباللہ!! یہ ہے دیوبندیوں کے قاسم العلوم کی بدترین جہالت! کیونکہ کفر وشرک سے توبہ کے بغیر صرف کلمہ پڑھنے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ خود دیوبندیوں کے مرتضی حسن دربھنگی نے لکھا ہے کہ

''مرزائی دھوکہ دینے کی غرض سے وہ عبارات پیش کر دیتے ہیں جن میں ختم نبوت کا اقرار ہے عیسیٰ علیہ السلام کی تعظیم اور عظمتِ شان کا اقرار ہے اسکا مختصر اجواب یہ ہے کہ مرزا صاحب ماں کے پیٹ سے کافر نہ تھے ایک مدت تک مسلمان تھے اور چونکہ دجال تھے اس وجہ سے ان کے کلام میں باطل کے ساتھ حق بھی ہے تو پہلی عبارات مفید نہیں جب تک کوئی ایسی عبارت نہ دکھا دیں کہ میں نے جو فلاں معنیٰ ختم نبوت کے غلط

بیان کیے تھے وہ غلط ہیں صحیح معنیٰ یہ ہیں کہ آپ کے بعد کوئی بھی نبی حقیقی نہ ہوگا، یا عیسیٰ علیہ السلام کو جو فلاں جگہ گالیاں دیکر کافر ہوا تھا اس سے توبہ کر کے مسلمان ہوتا ہوں ورنہ ویسے تو مرزا قادیانی اور تمام مرزائی الفاظ اسلام ہی کے بولتے ہیں اس وجہ سے مسلمان دھوکا میں آ جاتے ہیں کہ یہ ختم نبوت کے قائل، عیسیٰ علیہ السلام کی تعظیم کرتے ہیں، قرآن کو بھی مانتے ہیں، حشر اجساد پر بھی ایمان لاتے ہیں، غرض تمام آمنت باللہ اور ایمان مجمل اور مفصل ازبر ہے یہ مسلمان نہ ہوں گے؟ مگر مسلمانو!......لہذا جو عبارات مرزا قادیانی اور مرزائیوں کی لکھی جاتی ہیں جب تک ان مضامین سے صاف توبہ نہ دکھائیں یا توبہ نہ کریں تو ان کا کچھ اعتبار نہیں۔

(احتساب ِقادیانیت ۲۶۰،۲۶۱، اشد العذاب صفحہ ۱۸،۱۹)

لہذا مرتضی حسن دیوبندی کے مطابق نانوتوی کا کافر سے مسلمان ہونے کے مذکورہ طریقے کو اپنے گستاخانہ عقیدہ پر بغیر توبہ خاص کے لاگو کرنا نہ صرف جہالت ہے، بلکہ خود علمائے دیوبند کے بھی خلاف ہے۔

......حوالہ نمبر 46......

...........انور شاہ کشمیری کا اختلاف...........

اس کتاب میں دیوبندی امام قاسم نانوتوی نے بہت سارے گستاخانہ و بدعتی نظریات لکھے ہیں جن سے خود ان کے ماننے والے بعض دیوبندی علماء نے سخت اختلاف کیا۔

......: قاسم نانا توی صاحب نے حضور ﷺ کے لئے نبوت بالذات اور باقی انبیاء کے لئے بالعرض نبوت کا قول کیا:

”غرض اور انبیاء میں جو کچھ ہے وہ ظل وعکس محمدی ہے کوئی کمال ذاتی نہیں۔

(تحذیر الناس ۳۸)

لیکن دیوبندیوں کے مولوی انور شاہ کشمیری نے نبوت بالذات اور بالعرض کی تقسیم کو قرآن پر زیادتی اور محض اتباع ہوا قرار دیا ہے [یعنی خواہش نفسانی کی پیروی] ملخصاً

(خاتم النبین صفحہ ۳۸)

اور آپ نے ”عقیدہ الاسلام“ صفحہ ۲۰۶ پر اس تقسیم کو ناجائز قرار دیا ہے۔

۞......: انوار شاہ کشمیری ہی نے نانوتوی کی تشریح اثر ابن عباس کو خلافِ قرآن ظاہر کیا ہے اور نانوتوی پر مالیس لک بہ علم (جس چیز کا تجھے علم نہیں) میں داخل دینے کا طعن کیا ہے۔ ملخصاً۔ (فیض الباری جلد ۳ ص ۳۳۳)

۞......: دیوبندیوں ہی کے مناظر محمد امین صفدر اوکاڑوی نے لکھا کہ

”اگر کوئی کہے کہ میں آپ کو خاتم النبین تو مانتا ہوں مگر خاتم النبین کا معنی نبی گر ہے یعنی آپ ﷺ مہریں لگا لگا کر نبی بنایا کرتے تھے تو یہ بھی کفر ہے“ ملخصاً (تجلیات صفدر ۲/۵۹۲)

۞......: دیوبند ہی سے مکتبہ راشد کمپنی نے تحذیر الناس شائع کی تو اس عبارت [اگر بالفرض آپ کے زمانہ میں ......] گستاخانہ عبارت کو بدل دیا۔

تو میرے عزیز دوستو! غور وفکر کیجیے کہ اگر دیوبندیوں کے امام قاسم نانوتوی کی یہ کتاب گمراہیوں، گستاخیوں اور بے ادبیوں سے بالکل پاک وصاف اور اسلام کے عین مطابق ہوتی تو کیا خود علماء دیوبند اس کتاب سے اختلاف کرتے؟ آخر خود علماء دیوبند نے اس کتاب اور اس کے نظریات سے اختلاف کیوں کیا؟ کیا اس کا صاف مطلب یہ

نہیں کہ یہ عبارات خود علمائے دیوبند کی نظر میں بھی گستاخانہ اور قابل مواخذہ تھیں؟ اور خود پیشوائے دیوبندیت قاسم نانوتوی راہِ حق سے بھٹک چکے تھے۔

مجھے ہم سفر بھی ملا کوئی تو شکستہ حال میری طرح
کہیں منزلوں سے ہٹا ہوا، کہیں راستوں میں لٹا ہوا

......ایک دیوبندی تاویل کا ازالہ......

تھانوی جی کے مطابق 'جس وقت مولانا [قاسم نانوتوی] نے تحذیرالناس لکھی ہے کسی نے ہندوستان بھر میں مولانا کیساتھ موافقت نہیں کی بجز مولانا عبدالحئی صاحب کے'' ایک دیوبندی مولوی نے یہ تاویل پیش کی کہ مخالفین [یعنی سنی] کس طرح اس کی موافقت کر سکتے تھے، لہذا یہاں مخالفین کی موافقت کا ذکر ہے، یعنی سنیوں نے موافقت نہیں کی تھی۔

لیکن دیوبندی مولوی کی یہ تاویل نہایت ہی لغو و بے ہودہ تاویل ہے کیونکہ اولاً تو اگر بالفرض یہ تاویل صحیح بھی تسلیم کی جائے تب بھی دیوبندیوں کے خلاف ہے کیونکہ تھانوی صاحب نے صاف کہا کہ ''کسی نے ہندوستان بھر میں مولانا کے ساتھ موافقت نہیں کی'' تو اگر یہاں سنی اور دیوبندی [یعنی مخالفین وحمایتی] سب کو شامل سمجھا جائے تو بھی مفہوم یہی نکلے گا کہ مخالفین وحمائتیوں میں سے کسی نے بھی موافقت نہیں کی بجز مولانا عبدالحئی صاحب کے۔

دوسری بات یہ ہے کہ جس نے [بقول تھانوی] موافقت کی اس کا ذکر تھانوی نے خود ہی کر دیا۔ معلوم ہوا کہ تھانوی کے مطابق صرف اور صرف عبدالحئی ہی نے نانوتوی

] کی اس کتاب [کی موافقت کی تھی ،اگر کسی دوسرے دیوبندی وہابی اکابر نے بھی اس وقت موافقت کی ہوتی تو تھانوی صاحب اس کا بھی لازمی ذکر کرتے ،لیکن تھانوی صاحب نے کسی بھی دوسرے وہابی دیوبندی کا ذکر نہیں کیا۔لہذا معلوم ہوا کہ عبدالحئ کے علاوہ خود کسی دیوبندی نے بھی اس کی موافقت نہیں کی تھی۔

''جمال قاسمی''اور'' آب حیات'' دونوں کتابوں کے مصنف بھی بانی]بقول دیوبندی[دارالعلوم دیوبند قاسم نانوتوی ہیں ۔'' آب حیات''تو المہند کی مصدقہ ہے ،اس میں صاف لکھا ہوا ہے کہ'' ہمارے شیخ مولانا محمد قاسم صاحب قدس سرہ کا......ایک مستقل رسالہ بھی ہے نہایت دقیق اور انوکھے طرز کا بے مثل ،جو طبع ہو کر لوگوں میں شائع ہو چکا ہے۔اس کا نام'' آب حیات'' ہے''(المہند)

لیکن دوسری طرف خود علمائے دیوبند ہی اپنے نہایت ہی دقیق اور انوکھے طرز کے بے مثل رسالے سے سخت اختلاف کرتے ہوتے نظر آتے ہیں۔قاسم نانوتوی نے ان دونوں کتابوں کے اندر ایسے ایسے من گھڑت عقائد ونظریات بیان کئے کہ خود بعض دیوبندی علماء بھی ان سے شدید اختلاف کرنے پر مجبور ہو گے۔

......حوالہ نمبر 47......

......دارالعلوم دیوبند سے اختلاف......

قاضی زاہد الحسینی دیوبندی صاحب نے اپنے مماتی دیوبندیوں کے بارے میں لکھا ہے کہ''منکرین حیات]مماتی دیوبندی گروپ[نے اس کتاب] آب حیات از مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی[کو نا قابل فہم اور حضرت نانوتوی کا تفرد کہہ کر اکابر علماء

دیوبند کے مسلک پر جرح کی ہے“ (رحمت کائنات ص ۴۰۲ ادراره تحفظ حقوق نبوة مدنی روڈ اٹک شہر بحوالہ کلمہ حق شارہ 9 ص 86)

جناب الیاس گھمن صاحب اوران کی ٹیم مسلک دیوبند کا یہ اختلاف ملاحظہ کریں ،کہ دیوبندیوں کے اختلافات کی وجہ سے مسلک دیوبند پارہ پارہ ہوا اور اس میں دراڑیں پڑیں جیسا کہ خود علمائے دیوبند نے اقرار کیا۔

......حوالہ نمبر 48......

﴿نانوتوی کا عقیدہ جمہور کے خلاف﴾

......: جیسا کہ قاسم نانوتوی نے ایک من گھڑت عقیدہ لکھا کہ

”ارواح انبیاء کرام علیہم السلام کا اخراج نہیں ہوتا“ (جمال قاسمی ص ۱۶)

......: اسی طرح یہی قاسم نانوتوی صاحب اپنی کتاب آب حیات میں لکھتے ہیں:

”رسول اللہ ﷺ کی حیات دنیوی علی الاتصال اب تک برابر مستمر ہے۔اس میں انقطاع یا تبدل یا تغیر جیسے حیات دنیوی کا حیات برزخی ہوجانا واقع نہیں ہوا“ (آب حیات ص ۳۷)

یعنی قاسم نانوتوی کے مطابق انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے اجسام مقدسہ سے ارواح [روح] نہیں نکلتیں۔

لیکن قاسم نانوتوی کے اس نظریے کے خلاف دیوبندیوں کے امام سرفراز صفدر نے قاسم نانوتوی کے اس نظریئے کو جمہور علماء اسلام کے خلاف قرار دیا چنانچہ لکھتے ہیں کہ

”جمہور علماء اسلام موت کے معنیٰ انفکاک الروح عن الجسد ہی کرتے ہیں“۔

(تسکین الصدور ۲۱۶)۔

جب تمام مسلمان اس نظریہ کے حامل ہیں تو دیوبندی امام قاسم نانوتوی جو اس نظریہ کے حامل نہیں بلکہ جمہور علمائے اسلام حتیٰ کہ خود دیوبندی علمائے کے بھی خلاف تھے تو ایسے شخص پر کیا شرعی حکم عائد ہوگا؟ آخر دیوبندی مفتی حضرات ان پر فتویٰ کیوں نہیں دیتے؟ صاف ظاہر ہے کہ یہ دیوبندی امام ہیں اس لئے دیوبندیوں کے فتووں کا رخ اس طرف نہیں ہوتا ورنہ اگر یہی بات کسی سنی نے لکھی ہوتی تو دیوبند سے لیکر نجد تک کے تمام چھوٹے بڑے وہابی دیوبندی گلے پھاڑ پھاڑ کر فتوے لگا رہے ہوتے۔

...... حوالہ نمبر 49 ......

﴿نانوتوی کا عقیدہ نصوص کے خلاف﴾

☆ دیوبندی شیخ سید محمد حسین نیلوی نے قاسم نانوتوی کے من گھڑت عقیدہ کے بارے میں لکھا کہ

"مگر انبیاء کرام علیہم السلام کے حق میں <u>مولانا نانوتوی</u> <u>قرآن وحدیث کی نصوص وارشادات کے خلاف</u> جمال قاسمی ص ۱۵ میں فرماتے ہیں: ارواح انبیاء کرام علیہم السلام کا اخراج نہیں ہوتا"

(ندائے حق جلد ا ص ۷۲۱)

شعبدہ گر بھی پہنتے ہیں خطیبوں کا لباس
بولتا جہل ہے بدنام خرد ہوتی ہے

شکر ہے کہ کسی دیوبندی نے زبان تو کھولی لیکن مسلک پرستی کا بدترین مظاہرہ دیکھئے کہ دیوبندی ایسے شخص کو پھر بھی اپنا پیشواء تسلیم کرتے ہیں۔ گویا جب دیوبندیت کا لیبل لگ گیا تو پھر قرآن وحدیث کے نصوص وارشادت کے خلاف بھی عقیدہ رکھتا ہوتب بھی کچھ حرج نہیں۔ ہم مفتیانِ دیوبند سے پوچھتے ہیں کہ ایسا شخص جس کا عقیدہ قرآن و حدیث کی نصوص وارشادات کے خلاف ہواس پر کیا شرعی حکم عائد ہوتا ہے؟

...... حوالہ نمبر 50 ......

نانوتوی کا مسلک جمہور کے خلاف

دیوبندی امام سرفراز صفدر کے شاگرد و بیٹے نے بھی قاسم نانوتوی صاحب کے عقیدے سے بغاوت کرتے ہوئے اپنے مماتی دیوبندیوں کو جواب دیتے ہوئے لکھا کہ

''حضرت نانوتوی کی ادھوری عبارت اوران کے اختراعی مفہوم کے حوالے سے بندیالوی [مماتی دیوبندی] صاحب کا مذکورہ دعویٰ سراسر دھوکہ ہے کیونکہ حضرت نانوتوی کی دوسری بات (کہ بوقت وفات انبیاء کرام کے اجساد سے ان کی ارواح کا انقطاع نہیں ہوتا) سے بندیالوی [مماتی دیوبندی] صاحب کو بھی اختلاف ہے اور ہم [حیاتی دیوبندی] بھی اسے حضرت نانوتوی کا تفرد قرار دیتے ہوئے اس سے اتفاق نہیں کرتے۔ ہم بھی جمہور اہل سنت کے مسلک کے مطابق انبیاء کرام کی وفات و انقطاع روح عن الجسد سے ہی مانتے ہیں''

(علمائے دیوبند کا عقیدہ حیات النبی ﷺ اور مولانا عطاءاللہ بندیالوی صفحہ 92)

جی کچھ سمجھے؟ دیوبندیوں کے امام قاسم نانوتوی صاحب خود حیاتی دیوبندیوں اور مماتی دیوبندیوں کے مطابق جمہور اہل سنت کے خلاف من گھڑت بدعتی عقیدہ رکھتے تھے، باقی اس کو نانوتوی کا تفرد قرار دینا بھی جھوٹ و دھوکا ہے،جس کا رد اسی مضمون میں موجود ہے۔

......:اسی طرح دیوبندی نیلوی صاحب مزید لکھتے ہیں:

"بہرحال حضرت [قاسم نانوتوی] کا مسلک وہ نہیں جو دوسرے علماء کا ہے"

(ندائے حق جلد۱ص۷۲۰)

نیلوی صاحب نے دوسرے علماء کا مسلک صحیح بتایا ہے تو جب قاسم نانوتوی نے ان دوسرے علماء کے خلاف من گھڑت مسلک اختیار کیا تو ان کا مسلک من گھڑت و باطل ٹھہرا کہ نہیں؟اور اگر دیوبندیوں کے نزدیک نانوتوی کا مسلک حق تھا تو وہ سب دیوبندی علماء جو اس کے مسلک کے مطابق نہیں تھے وہ گمراہ و بے دین ہیں کہ نہیں؟ دیوبندی حضرات ذرا غور وفکر کے بعد فیصلہ کریں کہ قاسم نانوتوی کو ماننا ہے یا دوسرے دیوبندی علماء کو؟

......حوالہ نمبر 51 ......

بیان کردہ معنی متعارف نہیں

......:دیوبندی نیلوی صاحب اپنے امام کے خلاف یوں کہتے ہیں کہ

"حضرت نانوتوی جس معنیٰ سے موت مانتے ہیں یہ معنیٰ متعارف نہیں بلکہ حضرت [نانوتوی] موت بمعنی "ستر الحیاۃ" لیتے ہیں" (ندائے حق ۱/۲/۵۷۲)

قاسم نانوتوی نے ایسے ایسے معنی گڑھے جو کہ نانوتوی نے خواب میں دیکھے ہوں تو کچھ کہا نہیں جا سکتا! لیکن امت مسلمہ میں چودہ سو سالوں میں کسی نے وہ معنیٰ نہ لیا حتیٰ کہ نانوتوی کے ماننے والے علماء دیوبند نے بھی مجبور ہو کر ان سے اختلاف کیا اور ان کو تفرد کا بہانہ بنا کر ٹھکرا دیا۔ نانوتوی کے انہی من گھڑت معنوں میں ''ختم نبوت'' کا جدید معنی بھی موجود ہے، جس کا فائدہ صرف قادیانیوں کو ہوا، اور خاتم الرسل، خاتم النبین ﷺ کی ختم نبوت کے خلاف مرزائیوں قادیانیوں کو دیوبندیوں کی طرف سے سہارا ملا۔ لیکن الحمدللہ! علماء اہل سنت والجماعت حنفی بریلوی نے نہ صرف قادیانیوں بلکہ نانوتوی دیوبندی فتنے کو بھی جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دیا ہے۔

...... حوالہ نمبر 52 ......

﴿قاسم نانوتوی کا عقیدہ قرآن وحدیث کے خلاف﴾

کوئی یہ نہ سمجھے کہ دیوبندی علماء نے خواہ مخواہ ان سے اختلاف کیا بلکہ قاسم نانوتوی کے من گھڑت عقائد ونظریات قرآن وحدیث کے خلاف تھے اس لئے دیوبندی علماء نے بے بس ولاچار ہو کر قاسم نانوتوی سے اختلاف کیا چنانچہ

......: دیوبندی نیلوی صاحب لکھتے ہیں کہ

''لیکن حضرت نانوتوی کا نظریہ صریح خلاف ہے اس حدیث کے جو امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں نقل فرمائی ہے''۔ (ندائے حق ا/۶۳۶)

......: اسی طرح سجاد بخاری فاضل دیوبند نے قاسم نانوتوی کی اسی کتاب ''آب

حیات‘‘میں درج نانوتوی کےموقف کے بارے میں لکھا کہ

’’حضرت نانوتویؒ کی اختیار کردہ رائے جمہور سلف وخلف اور جمہور علماء امت کےخلاف ہے‘‘(اقامۃ البرھان صفحہ۲۱ کتب خانہ رشدیہ،راولپنڈی)

حوالہ نمبر 53

﴿نانوتوی کی کتاب دیوبندیوں کی جوتیوں پر﴾

……:دیوبندی حضرات تو قاسم نانوتوی کی کتابوں پر ہم سنیوں سے مناظرے کرتے ہیں،ان کی کتابوں کا دفاع کرتے ہیں لیکن دیوبندیوں کے بہت بڑے مولوی عنایت اللہ شاہ بخاری نے بانی دارالعلوم دیوبند کی کتاب’’آب حیات‘‘ کو جوتیوں پر ڈالا[پھینکا]۔(سوط العذاب صفحہ۵،بحوالہ کلمہ حق)

لہذا دیوبندی حضرات کی قاسمی کشتی خود منجھدار میں پھنسی ہے.اس لئے اس میں بیٹھنے والوں کو خود اپنی سلامتی کی فکر کرنی چاہیئے کہ یہ ڈوبتی کشتی کہیں’’خود تو ڈوبے ہیں صنم تم کو بھی لے ڈوبیں گے‘‘ کے مصداق نہ بن جائے۔

ے رہا گردشوں میں ہردم میرے عشق کا ستارہ
کبھی ڈگمگائی کشتی کبھی کھو گیا کنارہ

......حوالہ نمبر 54 ......

﴿حسین احمد مدنی کے غیر تحقیقی حوالے﴾

دیوبندیوں کے شیخ الہند حسین احمد مدنی نے ایک کتاب ''الشہاب الثاقب'' لکھی ہے۔اس کتاب میں بھی بڑی سخت مزاجی کے ساتھ نہایت گندی زبان کا استعمال کیا گیا ہے۔علماء اہل سنت و جماعت کے خلاف تقریبا 660 سے زائد نا زیبہ الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔جس کا ثبوت دیکھنا ہوتو ''ردشہاب ثاقب'' کتاب کا مطالعہ کیجیے۔ بلکہ اس کا اعتراف خود دیوبندی علماء نے بھی کیا ہے۔ ملاحظہ کیجیے خود دیوبندیوں کی کتاب ''نقوش رفتگان'' جس میں اس امر کا اعتراف کرتے ہوئے صاف لکھا ہے کہ

......: ''اس کی زبان اور حضرت مولانا [حسین احمد مدنی دیوبندی] کی غیر معمولی مزاجی شدت کی وجہ سے اس سے زیادہ فائدہ نہیں ہوسکا''

(نقوش رفتگان ۲۹۹، تقی عثانی)

......: پھر اس کتاب میں دیوبندی حسین احمد مدنی نے اپنے ایک دیوبندی مصنف کی کتاب [سیف نقی] سے من گھڑت حوالہ بغیر تحقیق کیے لکھ دیئے اور جس طرح اس نے مکھی پر مکھی ماری تھی، بالکل اسی طرح دیوبندیوں کے شیخ الہند حسین احمد نے بھی مکھی پر مکھی ماری اور جھوٹے حوالے بیان کر دیئے۔

دیوبندی مولوی تقی عثانی نے اس بات کا اقرار ان الفاظ میں کیا ہے کہ

''اس [شہاب ثاقب] میں ایک خاص کمزوری یہ ہے کہ اس میں ''سیف النقی'' کے اعتماد پر ۲ حوالے غلط دے دیئے گئے ہیں......اس غلطی نے ''الشہاب الثاقب'' کی

افادیت کو بہت نقصان پہنچایا''۔(نقوش وفتگان ۲۹۹،۳۰۰ تقی عثمانی)

ہم کہتے ہیں کہ بغیر تحقیق کے بہتان ہی کیوں لگایا۔دیکھئے دیوبندی اکابرین کی یہ حالت ہے کہ جہاں سے بھی کوئی بات ملی اٹھا کر اہلسنت والجماعت کے سر تھوپ دی۔تحقیق و جانچ پڑتال کی زحمت تک گوارہ نہ کی۔لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

جب کہ تھانوی جی کا اپنا فیصلہ یہ ہے کہ بغیر تحقیق کے حوالے بیان کرنے والا بے دین ہے۔جیسا کہ اپنے ملفوظات میں فرمایا:

''ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ یہ اہل باطل ہمیشہ اہل حق پر اعتراض ہی کرنے میں مشغول رہتے ہیں۔ان کو کبھی کوئی کام کی بات بیان کرتے ہوئے نہیں دیکھا اور حدود کا تو ان لوگوں میں مطلق خیال ہی نہیں۔بدون تحقیق جو جی چاہا اور جس کی نسبت چاہا کہہ دیا۔یہ قلب میں دین نہ ہونے کی دلیل ہے۔''

(ملفوظات حکیم الامت جلد دوم ملفوظ ۵۶)۔

تو بہر حال معلوم ہوا کہ علماء دیوبند کو بھی اقرار ہے کہ ان کے شیخ الہند حسین احمد مدنی کی اس کتاب میں من گڑھت حوالے درج کیے گئے اور حسین احمد مدنی صاحب کی غیر معمولی مزاجی شدت [جو گالی گلوچ بکی ہیں اور کذب بیانی اور دھوکا دہی سے کام لیا ان] کی وجہ سے اس کتاب سے زیادہ فائدہ نہیں ہوسکا۔

نوٹ:۔حضرت علامہ مولانا اجمل شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب کے رد میں لاجواب کتاب ''ردشہاب ثاقب'' تحریر فرمائی،اہل تحقیق حضرات سے گزارش ہے کہ اگر آپ نے دیوبندی کتاب شہاب ثاقب کا مطالعہ کیا ہے تو ''ردشہاب ثاقب'' کا بھی لازمی مطالعہ کیجیے۔ان شاءاللہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جاے گا۔

علماء دیوبند کا انبیٹھوی سے اختلافات

دیوبندی خلیل احمد انبیٹھوی نے ''المہند'' ۱۳۲۵ھ میں تحریر کی۔اس کتاب کے بارے میں عام طور پر دیوبندیوں کا یہ دعوی ہے کہ علماء حرمین شریفین نے اس کی تصدیق کی۔پھر درجنوں علماء دیوبندی کے دستخط وتصدیقات اس کتاب پر ظاہر کی گئی ہیں۔علمائے دیوبند کے ہاں اس کتاب کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ اس کتاب کے ٹائٹل پر بڑے بڑے الفاظ میں لکھا ہوتا ہے:

''عقائدِ علماء اھل سنت دیوبند''

یعنی اس کتاب میں جو بھی عقائد ہیں وہ تمام دیوبندی علماء کے عقائد ہیں۔

لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس کتاب پر بھی دیوبندی امت خانہ جنگی کا شکار ہے اور ایک دوسرے کی دستار کو تار تار کر رہے ہیں،بعض دیوبندی علماء نے اس کتاب سے بھی بغاوت کی ہے۔اور دیوبندیوں کا مماتی فرقہ تو اس کتاب سے تقریباً مکمل طور پر اختلاف کرتا ہے۔آیئے ذرا اس کتاب کے بارے میں علمائے دیوبند کے چند حوالہ جات ملاحظہ کیجیے۔

......حوالہ نمبر 55......

............المہند میں ترمیم واضافہ............

دیوبندی خلیل احمد انبیٹھوی نے ''المہند'' ۱۳۲۵ھ میں تحریر کی۔لیکن شائع کب ہوئی اس کے بارے میں خود دیوبندی مسلک ہی کے مولانا اکمل محمد سعید دنیوی دیوبندی [المہند کو غیر معتبر تسلیم کرتے ہوئے] لکھتے ہیں کہ

''المہند کو تحریر سے ستائیس [27] سال بعد اور مولوی احمد رضا بریلوی کی وفات سے بارہ [12] سال بعد طبع کرایا گیا اب سوال یہ ہے کہ حضرت مولانا سہارنپوریؒ نے اپنی زندگی میں کیوں نہیں چھپوایا اور ستائیس سال مسودہ کس نے محفوظ رکھا؟ اور کتاب تو مولوی احمد رضا خان بریلوی کے خلاف لکھی گئی تھی تو یہ اس کی زندگی میں چھپوانا چاہیے [تھی] اس کی وفات سے بارہ سال بعد کیوں چھپوایا؟ کیا ضرورت محسوس ہوئی۔ معلوم نہیں ہوا کہ ایک خاص تعصبی نظریئے کے تحت اس میں ترمیم واضافہ کر کے چھپوایا ہے''

(شیخ محمد بن عبدالوہاب اور ہندوستان کے علمائے حق، مقدمہ صفحہ ۱۷)۔

معلوم ہوا کہ المہند ایک خاص تعصبی نظریئے کے تحت ترمیم واضافہ [یعنی ردوبدل] کے بعد چھپوائی گئی تھی۔ لہذا اب اس کتاب کی تصدیقات کو کس طرح صحیح اور معتبر مانا جا سکتا ہے، بلکہ پوری کتاب ہی مشکوک ٹھہری لیکن دیوبندی حضرات بضد ہیں کہ یہ علماء دیوبند کی مصدقہ ومعتبر کتاب ہے۔

......حوالہ نمبر 56......

﴿المہند کے عقائد، عقائد علمائے دیوبند نہیں﴾

......: ایک دیوبندی صاحب کی زبان سے بے خیالی سے سچ نکلا اور یوں بولے کہ ''بات ظاہر ہے کہ یہ حضرات [یعنی اکابرینِ دیوبند] المہند علی المفند کو ایک دفع الوقتی کتاب سمجھے تھے جیسا کہ کتاب کے نام سے ظاہر ہے اور یہ عقائد علماء دیوبند نہیں''

(شیخ محمد بن عبدالوہاب اور ہندوستان کے علمائے حق، غرض ناشر صفحہ ۵)۔

دیوبندی مماتی حضرات المہند کو ایک وقتی مصلحت کا تقاضہ مانتے ہیں۔ چنانچہ علمائے دیوبند کے عبدالقدوس قارن صاحب اس بات کا خود اقرار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ

''یہ معتزلہ (دیوبندی مماتی) اس بات کا پرچار کر رہے ہیں کہ ''المہند علی المفند'' میں عقیدہ کا اظہار نہیں بلکہ یہ ایک وقتی مصلحت کے تقاضہ کے تحت لکھی گئی تھی'' (خوشبووالا عقیدہ: ص۳۴)

اور یہ بات اب تجربے سے بھی ثابت ہو چکی ہے کہ المہند ایک دفع الوقتی کتاب تھی کیونکہ المہند کی اشاعتِ اول سے لیکر آج تک نہ صرف اس میں ترمیم و اضافہ کیا جا رہا ہے بلکہ اب تو اس کے متعدد عقائد سے دیوبندی کھل کر اختلاف بھی کر رہے ہیں۔

......حوالہ نمبر 57......

﴿عنایت اللہ شاہ دیوبندی کا المہند پر اطمینان نہیں﴾

......: سید عنایت اللہ شاہ بخاری دیوبند کے بہت بڑے بزرگ ہیں۔ دیوبندی مناظر خضر حیات صاحب اپنی کتاب میں ان کے بارے میں یوں لکھتے ہیں کہ

''پیر طریقت امام الدعوۃ مولانا سید عنایت اللہ شاہ صاحب بخاری''

(اکابر کا باغی کون؟ صفحہ ۱۱)

عنایت اللہ شاہ بخاری کو بھی اپنے دیوبندی اکابرین کی کتاب ''المہند'' پر اطمینان نہیں تھا چنانچہ مولوی عبدالحمید سوتی دیوبندی صاحب لکھتے ہیں کہ

''اگر مولانا عنایت اللہ شاہ صاحب کا المہند جس کو مرتب کرنے والے حضرت

مولانا خلیل احمد سہارنپوری ہیں اور جس پر حضرت شیخ الہند سے لیکر حضرت مفتی کفایت اللہ تک تمام ذمہ دار حضرات کے دستخط موجود ہیں اس پر اطمینان نہیں تھا تو اس کے اظہار کی یہ صورت تو کسی طرح بھی اچھی نہیں تھی''

(فیوضات حسینی ترجمہ تحفہ ابراہیمہ مقدمہ صفحہ ۴۵)۔

خود دیوبندیوں نے اپنے ہی دیوبندی مولوی کے بارے میں یہ اقرار کیا کہ ان کو المہند پر اطمینان نہیں تھا۔اس سے بھی معلوم ہوا کہ علماء دیوبند کے ماننے والوں میں بعض ایسے علماء دیوبند بھی موجود تھے اور ہیں جنھوں نے المہند پر اعتبار ہی نہیں کیا اور ان کے دلوں میں بھی اطمینان نہیں۔

دیوبندی مولوی عبد الحق خان بشیر چیر مین حق چار یار اکیڈمی گجرات اپنے مماتی دیوبندیوں کے بارے میں لکھتے ہیں کہ مماتی دیوبندی

''بندیالوی صاحب نے اپنے رسالہ میں یہ باور کرانے کی بھر پور کوشش کی ہے کہ علماء دیوبند کی متفقہ دستاویز ''المہند علی المفند'' قابل اعتماد کتاب نہیں۔بندیالوی [مماتی دیوبندی] صاحب سمیت تمام منکرین حیات [یعنی مماتی دیوبندی] ''المہند علی المفند'' کو علماء دیوبند کی ایک ایسی ہنگامی کاوش قرار دیتے ہیں جو ''وقت ٹپاؤ'' پالیسی کے تحت مجبوراً منظر عام پر لائی گئی''

(علمائے دیوبند کا عقیدہ حیات النبی ﷺ اور مولانا عطاء اللہ بندیالوی صفحہ 39)

نوٹ :۔الیاس گھمن پارٹی اور دیگر دیوبندی علماء کے لئے یہ عبارت لمحہ ٔفکریہ ہے۔کیا اس عبارت میں المہند پر علمائے اہل سنت حنفی بریلوی کے الزامات کو درست ثابت نہیں کردیا؟؟؟

”دیوبندی بزرگ قاضی صاحب کو بھی المہند پر اطمینان نہیں“

سرفراز صفدر صاحب اپنے دیوبندی بزرگ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

”جناب قاضی صاحب المہند کے مصنف اور اس کے جملہ مصدقین حضرات پر جو اکابر علماء دیوبند میں شامل ہیں اور تسکین الصدور کے پاک و ہند کے مصدقین حضرات پر تو اعتماد کرنے پر آمادہ نہیں اور علماء دیوبند کی طرف مراجعت کی تلقین کرتے اور دعوت دیتے ہیں۔ (الشہاب المبین صفحہ ۳۵)

سرفراز صاحب اپنے دیوبندی بزرگ قاضی صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ

”آپ المہند میں درج شدہ دیوبندی مسلک کی ترجمان عبارت کو کھلے بندوں تسلیم نہیں کرتے“ (الشہاب المبین صفحہ ۳۵)

قاضی صاحب [مماتی دیوبندی] کو سرفراز صفدر صاحب [حیاتی دیوبندی] نے جگہ جگہ اپنا بزرگ تسلیم کیا اور اسی کتاب کے صفحہ ۴۶، ۴۷ پر ان کے ساتھ اپنے روابط کا کھلے الفاظ میں تذکرہ کیا ”ہم اور آپ میں گہرے روابط ہیں......ہم آپ کے خادم ہیں“ [پھر یہ شعر بھی لکھا کہ]

کون کہتا ہے کہ ہم تم میں جدائی ہوگی
یہ ہوا تو کسی دشمن نے اڑائی ہوگی

......اللہ تعالیٰ آپ کو عمر نوح عطا فرمائے تا کہ آپ اپنا درس جاری رکھ سکیں۔

(الشہاب المبین ۴۷)

یعنی اتنا کچھ ہونے کے باوجود علمائے دیوبند میں جدائی نہیں، حالانکہ اہل حق واہل باطل ایک نہیں ہو سکتے ،لیکن چونکہ یہ دیوبندیوں کے گھر کا معاملہ تھا لہذا یکجان ہوکر گہرے روابط قائم رکھے۔سچ ہے''الکفر ملۃ واحدۃ''

المہند پر دستخط ایک فضول سی بات

......:دیوبندی مولوی جناب حسین احمد نیلوی صاحب المہند پر مفتی اعظم ہند (بقول دیوبندی) کی تقریظ کا جواب کے عنوان میں لکھتے ہیں:

''المہند سے استاد جی کے دستخط کرنا فضول سی بات ہے کیونکہ کسی معتمد علیہ کی تصنیف شدہ کتاب کوتقریظ کرنے والا تقریظ کرتے وقت من ادلہ الیٰ آخرہ ایک ایک حرف کر کے کوئی نہیں دیکھتا خصوصاً وہ ہستیاں جن کے سر پر بیسوں ذمہ داریاں ہوں ۔الی قولہ پھر خود المہند میں ایسی غلطیاں ہیں جن کی نسبت ان جید علماء کی طرف کرنا ان کی توہین ہے پھر اس میں کئی کتابت کی غلطیاں ہیں بلفظہ۔

(الکتاب المسطو رجلد اول ص۴۶۰ سرفراز صفدر صاحب)

معلوم ہوا کہ دیوبندی علماء کے نزدیک بھی اپنے اکابرین کی اس کتاب''المہند''میں ایسی غلطیاں ہیں جن کی نسبت دیوبندی اکابرین کی طرف کرنے کو بھی وہ توہین تصور کرتے ہیں۔

چمن میں تھیں ڈالیاں ہزاروں مگر مقدر کا کھیل دیکھو
گری اسی شاخ پر ہے بجلی بنایا جس پر تھا آشیانہ

......حوالہ نمبر 58......

......خود دیوبندیوں کا دیوبندیوں کو لاکھوں کا چیلنج......

......: دیوبندیوں نے اپنی اسی کتاب ''المہند'' کے نام کا معنی و ترجمہ ''عقائد علماء اھل سنت دیوبندی'' شائع کیا ہے۔ یہ نام بعد کے علماء دیوبند کی طرف سے سامنے آیا لیکن اس نام سے بھی دیوبندی علماء میں سخت اختلاف پایا جاتا ہے۔ اس لئے دیوبندی فرقہ ہی کے علامہ خضر حیات دیوبندی [مماتی] سیخ پا ہوتے ہوئے یوں چیخے کہ

''محقق ٹمن صاحب !! [حیاتی دیوبندی] اگر آپ یا آپ کی جماعت [یعنی دیوبندی حیاتی] عربی لغت کی کسی کتاب سے المہند علی المفند کا یہ معنی (عقائد علماء اہل سنت علماء دیوبند) بتادے، تو ہم آپ کو ایک ایک حرف پر ایک ایک لاکھ انعام دیں گے اور اگر نہ دکھا سکیں تو خدارا کچھ شرم و حیا فرمائیں، لغت عرب اور کتب اکابرین کو اپنے مظالم کا تختہ مشق نہ بنائیں۔ تعجب ہے آپ لوگوں پر، کہ کبھی تو آپ [یعنی دیوبندی حیاتی فرقے والے] کتاب اللہ کی معنوی تحریف سے نہیں چوکتے اور کبھی مخلوق کی کتابوں کو اسرائیلی ذہن کے مطابق تحریف و تخریب کا نشانہ بناتے ہیں۔ اب آپ خود سوچیں کہ آپ [دیوبندی حیاتی علماء] نے اپنے مذموم مقاصد کے حصول کی خاطر المہند علی المفند کے نام میں بھی تحریف کر ڈالی ......اگر آپ [یعنی حیاتی دیوبندی] المہند کو عقائد علماء دیوبند کہنے پر مصر ہیں، تو المہند کے مئولف یا تصدیق کنندگان اکابرین میں سے صرف ایک ہی نام پیش فرمادیں، جنہوں نے المہند کو علی الاطلاق اصول عقائد کی کتاب قرار دیا ہو یا معیار اہل السنّت اور معیار دیوبندیت کہا ہو، المہند کی حیثیت تبدیل کرنے کے

لئے اس کے نام میں ردو بدل کرنے کے واقعات اکابرین [دیوبندی] کے بہت بعد کے ہیں ،حضرات اکابرین کتاب کی موجودہ حیثیت (اصولی عقائد علماء دیوبند)اور موجودہ محرف شدہ نام سے بری الذمہ ہیں ،اور ہم [مماتی دیوبندی] یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ اکابرین دیوبند کے متفقہ نام اور حیثیت میں تحریف کرنے کی وجہ سے تم [یعنی حیاتی دیوبندی] خود اکابرین [دیوبند] کے باغی اور اکابرین کے طرز فکر کو چھوڑ کر اکابرین پر عدم اعتماد کے مرتکب ہو‘‘(المسلک المنصو رصفحہ 260،261 مکتبہ حسینہ اٹک)

اب اس پر ہم کیا تبصرہ کریں ،بس قارئین کرام سے اتنی گزارش ہے کہ اس بیان کو پڑھنے کے بعد آپ خود فیصلہ کیجیے کہ دیوبندی حضرات جس کتاب کو علی الاطلاق اپنے عقائد کی ترجمان بتارہے ہیں اس کے بارے میں خود دیوبندی حضرات یہ چیلنج اپنے ہی دیوبندیوں کو کررہے ہیں کہ اگر اس کا یہ معنی (مذکورہ بالا) دیوبندی حضرات ثابت کر دیں تو لاکھوں کا انعام خود دیوبندیوں ہی سے حاصل کرلیں ۔اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ علمائے دیوبند اس کتاب کے نام ہی سے عوام الناس کو دھوکا دے رہے ہیں تو جب کتاب کے ٹائیٹل پر موجود نام ہی دھوکا دہی پر مشتمل ہے تو خود سوچئے کہ اس کتاب کے اندر کس قدر فریب کاری سے کام لیا ہوگا ؟اس کا آپ خود اندازہ کرسکتے ہیں ۔

۞......: پھر یہی دیوبندی علامہ خضر حیات دیوبندی اپنے حیاتی دیوبندیوں کے ’’تیسرے جھوٹ کی تحقیق‘‘ کا عنوان قائم کرکے لکھتے ہیں کہ

’’تیسری بات مناظر موصوف [یعنی حیاتی دیوبندیوں کے مناظر] نے یہ فرمائی ہے کہ المہند علی المفند عقائد علماء دیوبند کی کتاب ہے ،غرضیکہ ’’المہند علی المفند‘‘ کو علی الاطلاق عقائد علماء دیوبند کی کتاب قرار دینا صریح جھوٹ ہونے کے ساتھ علماء دیوبند

سے بغاوت اور سب سے بڑی دشمنی ہے‘‘(المسلک المنصور صفحہ 256 مکتبہ حسینہ اٹک)

المہند کے رد میں علماء اہل سنت والجماعت حنفی بریلوی کی طرف سے ’’راد المہند ‘‘[علماء دیوبند کے مکروفریب] مناظر اسلام حضرت علامہ مولانا حشمت علی خان رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمائی اور اسی طرح دوسری کتاب ’’التحقیقات‘‘ حضرت صدرالافاضل مولانا محمد نعیم الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمائی۔ اس کا مطالعہ بھی نہ صرف سنیوں بلکہ دیوبندیوں کو بھی کرنا چاہیے تاکہ حق و سچ ان پر بھی واضح ہوسکے۔

......سنی مجرم اور وہابی بری الزمہ کیوں؟......

اب آپ ہی سوچیں کہ دیوبندیوں کی ایسی کتابیں جن سے خود علماء دیوبند بھی اختلاف کر رہے ہیں، اگر ایسی کتابوں کے خلاف ہم سنی حنفی بریلوی یہ کہیں کہ ان میں ایسے ایسے عقائد ونظریات ہیں جو گستاخانہ، گمراہ کن، قرآن وحدیث اور سلف وخلف کے خلاف ہیں تو پھر ہمارا کیا قصور ہے؟ اور دیوبندی حضرات ہمارے خلاف شور شرابا کیوں کرتے ہیں؟ جب خود ان کے دیوبندی علماء ان کتابوں میں موجود درجنوں عقائد ونظریات، الفاظ ومعانی ہی سے اختلاف کرتے ہیں تو ہم سے کیا گلہ؟

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

......حوالہ نمبر 59 ......

﴿بلغۃ الحیران کو دیوبندیوں نے جلا دیا﴾

......:حیاتی دیوبندیوں کے پیرزاہد الحسینی صاحب اپنی کتاب رحمت کائنات میں ''ضروری گزارش'' کا عنوان قائم کر کے لکھتے ہیں کہ

''اس لئے ایسی کتابیں پڑھنے سے منع فرمایا۔ حکیم الامت حضرت تھانویؒ نے ایک ایسی ہی کتاب اپنے کتب خانہ میں رکھنے کی اجازت نہ دی بلکہ جلا دی گئی تھی۔

(رحمت کائنات ص ۵۰۷ بحوالہ اکابر کا باغی کون؟ ص ۴۸)

مماتی گروپ کے خضر حیات بھکروی لکھتے ہیں کہ:

''ہائے افسوس !...... حسینی صاحب [دیوبندی] کی مراد ایسی کتابوں سے بلغۃ الحیران [ہے]'' (اکابر کا باغی کون؟ ص ۴۸)

خضر حیات صاحب مزید لکھتے ہیں کہ

''اگر کسی کو وہم ہو کہ شاید موصوف [حیاتی دیوبندی] حسینی صاحب نے کسی اور کتاب کا تذکرہ کیا ہو تو وہ ''امداد الفتاویٰ جلد ۶ ص ۱۱۹'' ملاحظہ فرما لے۔

(اکابر کا باغی کون؟ ص ۴۸ مکتبہ حسینیہ اٹک)

وہ لوگ جن سے تیری بزم میں تھے ہنگامے
گئے تو کیا تری بزم خیال سے بھی گئے

اسی طرح دیوبندیوں کے گھمن صاحب نے اپنی کتاب میں دیوبندی مولانا محمد علی جالندھری کی ایک تحریر لکھی جس میں ہے کہ

’’کسی زمانہ میں قطب عالم حضرت تھانوی کے ہاں اس گروہ کا تذکرہ آیا اور ان کے بعض مسائل سامنے آئے جو سلف کے خلاف تھے۔ چنانچہ ’’بلغۃ الحیر ان‘‘(جو دراصل تفسیر نوٹ مولوی غلام اللہ خان کے ہیں اور حضرت مولانا حسین علی صاحب کی طرف منسوب کردیئے گئے ہیں) تھانہ بھون میں حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کی گئی، آپ نے دیکھ کر فرمایا کہ ’’میں پسند نہیں کرتا کہ ایسی کتاب میرے کتب خانہ میں رکھی جائے‘‘ اس وجہ سے ایک بزرگ نے اس کتاب کو تھانہ بھون میں آگ کی نذر کیا‘‘ (فرقہ مماتیت کا تحقیقی جائزہ 139)۔

بلغۃ الحیر ان کتاب میں بھی ہمارے آقا ﷺ کی شان میں گستاخیاں لکھی گئی ہیں ، لیکن خدا کی قدرت دیکھئے کہ جس طرح رسول اللہ ﷺ کے گستاخ دنیا میں بھی جلے ہیں اور آخرت میں بھی ہمیشہ ہمیشہ جلتے رہیں گے، اسی طرح ان کی کتابیں بھی جل رہی ہیں۔

......حوالہ نمبر 60......

............پیر کی کتاب کو حمام میں............

جب مولانا عبدالسمیع صاحب قبلہ اور مولوی رشید احمد گنگوہی کے درمیان اختلاف بڑھا تو حضرت امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ دونوں کے پیر و مرشد ہیں انہوں نے یہ ’’فیصلہ ہفت مسئلہ‘‘ ۱۳۱۲ ہجری میں تحریر فرمایا تا کہ اختلافات کو ختم کیا جا سکے لیکن دیو بندی علماء نے اپنے پیر و مرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے اس رسالے کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ خود دیو بندی علماء کی زبانی ملاحظہ کیجیے۔

دیوبندی مناظر وترجمانِ دیوبند محمد امین صفدر اکاڑوی دیوبندی اپنی کتاب میں رسالہ ''فیصلہ ہفت مسئلہ'' کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

''احباب موقع بموقع ہفت مسئلہ کا قصہ چھیڑ دیتے ہیں۔ یہ رسالہ ۱۳۱۲ ہجری میں لکھا گیا۔ قطب الارشاد حضرت گنگوہی قدس اللہ سرہ نے یہاں تک فرمادیا کہ اسے حمام میں جھونک دو'' (تجلیات صفدر جلد اول صفحہ ۵۰۹، مجالس حکیم الاسلام ص ۱۲۹)۔

دیوبندی مولوی قاضی مظہر حسین لکھتے ہیں کہ

''شیخ العرب والعجم (حسین احمد مدنی) سے کسی نے حضرت حاجی صاحب کے رسالے فیصلہ ہفت مسئلہ کے بارے میں سوال کیا تو حضرت نے جواب دیا کہ یہ رسالے حضرت گنگوہی کی خدمت میں بھیجے گئے تھے، آپ نے مطالعہ کے بعد فرمایا: اچھا ہے چولہے جلانے کے کام آئے گا پھر اس کو جلوا دیا'' (ماہنامہ حق چار یار لاہور ستمبر اکتوبر ۱۹۹۶ء ص ۲۷، بحوالہ دیوبندیت کے بطلان کا انکشاف ۲۷۸)

تو معلوم ہوا کہ دیوبندیوں کے نزدیک یہ رسالہ اس قابل ہے کہ اس کو جلایا گیا اور حمام میں پھینکنے کا حکم دیا گیا۔ اکثر دیوبندی علماء کہہ دیتے ہیں کہ رسالہ ہفت مسئلہ ہم دیوبندیوں کے خلاف نہیں بلکہ ہمارے عقائد ونظریات کے مطابق ہے۔ لہٰذا سنی حنفی بریلوی علماء کو اس سے کچھ فائدہ حاصل نہیں ہوسکتا۔ تو ہم کہتے ہیں کہ اگر دیوبندی علماء کی یہ بات سچی ہے تو پھر جناب گنگوہی صاحب نے اس رسالہ کو حمام میں ڈالنے کا کیوں کہا؟ اس کو کیوں جلایا گیا؟

بعض دیوبندی کہتے ہیں کہ ''ہم حاجی صاحب کے تصوف میں مقلد ہیں فقہ میں نہیں'' تو جناب اس کا تو سیدھا سادہ مطلب یہ ہوا کہ حاجی صاحب کا تصوف غیر شرعی

یعنی خلاف اسلام تھا اسی وجہ سے تو رد کیا جا رہا ہے۔اور جب ایسا شخص جس کا تصوف خلاف شرع ہو اور اس کا رسالہ حمام میں جھونک ڈالنے کے لائق ہو[بقول گنگوہی] تو کیا ایسے شخص کو اپنا پیر و مرشد ماننا جائز ہے؟ اور ایسے شخص کی بیعت کرنے والے دیوبندی علماء و اکابرین کس طرح بری الذمہ قرار دیئے جاسکتے ہیں؟

......حوالہ نمبر 61......

﴿شاہراہِ تبلیغ کو دیوبندیوں نے جلا دیا﴾

علماء دیوبند کے حکیم الامت اشرفعلی تھانوی کے خلیفہ خاص ''قاضی عبد السلام''خطیب جامع مسجد نوشہرہ ہیں۔قاضی عبد السلام نے ایک کتاب تبلیغی جماعت کے رد میں''**شاھراہِ تبلیغ اور رسمی تبلیغ کی وضاحت**''تحریر کی ۔اس کتاب کے بارے میں خود دیوبندی حضرات کا بیان ہے کہ

''شہرہ آفاق اصلاحی و علمی کتاب ہے جو آج سے تقریباً تیس ۳۰ سال قبل حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے خلیفہ اجل حضرت مولانا قاضی عبد السلام نوشہرویؒ نے تصنیف فرمائی تھی، جو پہلے ایڈیشن میں ایک ہزار طبع ہوئی لیکن بد قسمتی سے تبلیغیوں نے تقریباً وہ سارا ایڈیشن نذر آتش کر دیا اس کے بعد اب تک یہ کتاب ناپید تھی خوش قسمتی سے حضرت اقدس مفتی رشید احمد لدھیانویؒ کے متوسلین کی وساطت سے اس کا ایک مکمل نسخہ برآمد ہوا۔اس کتاب کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس وقت حضرت مولانا شمس الحق افغانیؒ اور دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے سابق مفتی عام مفتی محمد فرید زرولی [اطال اللہ بقاءہ] اور حضرت مولانا حبیب النبی صاحب سجادہ

نشین بیکی شریف صوابی نے اس کی تصویب فرمائی تھی، نیز یہ بات ملحوظ خاطر رہے کہ حضرت نوشہروی ''صاحبِ کتاب شاہراہ تبلیغ'' حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا کاندھلویؒ سے عمر میں بڑے تھے''

(آخری ٹائیل پیج، شاہراہ تبلیغ **مع احقاق الحق البلیغ فی ابطال ما احدثته جماعت التبلیغ**: یعنی موجودہ تبلیغی جماعت کی بعض خرافات کا علمی جائزہ ۔ترتیب و تدوین :ابو اسید محمد امان اللہ عمرزئی کاملپوری دامانی چھچھ اٹک خلیفہ مجاز: حضرت اقدس سید نفیس الحسینی شاہؒ۔ تلمیذ رشید حضرت اقدس قطب الارشاد مولانا سید حامد میاں)۔

☆خلیفہِ تھانوی کی کتاب کو دیوبندیوں نے نذر آتش محض اس وجہ سے کیا کیونکہ قاضی صاحب نے انصاف کا دامن تھامتے ہوئے تبلیغی جماعت کی گمراہیوں، بدعتوں اور خرافات کو کھل کر بیان کیا اور قرآن واحادیث کے مضبوط دلائل سے رد کیا۔ جس کی تفصیل ان شاءاللہ الگ سے پیش کی جائے گی۔

حق کو حق جان کر جوانجان رہتے ہیں
وہ دنیا سے مثل ابوجہل جاتے ہیں

...... حوالہ نمبر 62 ......

فیض الباری میں غلطیاں

دیوبندیوں کے مفتی محمد فرید صاحب اپنے فتوے میں فرماتے ہیں کہ

''میں نے حضرت شاہ صاحبؒ کے تلمیذ تحریر حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمٰن صاحب کاملپوریؒ سے سنا ہے کہ ''فیض الباری'' ہمارے شیخ کی املی ہے اور باوجود سعی بلیغ کے اس میں بہت سی بین غلطیاں ہیں ۔مثلاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قبل الرفع سماء عمر سے متعلق اور قرض میں حوالہ کی عدم صحت کے متعلق وغیرہ ۔تو ان املی کے تفردات میں غور سے کام لینا ضروری ہے'' (فتاوی حقانیہ جلد ۲ صفحہ ۱۲۳)

دیکھئے کس طرح دیوبندی مفتی اپنے انوار شاہ دیوبندی کے سر پر جوتیاں مار رہا ہے۔

...... حوالہ نمبر 63 ......

دیوبندی مماتیوں کی کتابوں میں افراط وتفریط

حیاتی دیوبندیوں کے امام سرفراز صفدر صاحب اپنے مماتی دیوبندیوں کے بزرگ قاضی صاحب [خود سرفراز صفدر نے بھی قاضی صاحب کو اپنا بزرگ مانا۔الشھاب المبین] کو جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں:

''جناب قاضی صاحب کا یہ ارشاد کہ اکابرِ دیوبند نے سماعِ الموتیٰ پر کتاب نہیں لکھی ......الخ تفصیل طلب ہے ۔اولاً اس لئے انہوں نے کتاب نہیں لکھی کہ ان کے دور میں القول الجلی ،مسالک العلماء،تسکین القلوب ،شفاءالصدور،الاقوال المرضیہ،ندائے

حق اور اقامۃ البرہان وغیرہ [یہ تمام دیوبندی مماتیوں کی کتابیں ہیں۔از ناقل] افراط و تفریط اور غلو وتعصب سے بھری ہوئی کتابیں بھی تو طبع نہیں ہوئی تھیں ۔(الشھاب المبین ١٦)

معلوم ہوا کہ دیوبندی مسلک سے تعلق رکھنے والا ایک گروپ اپنے دوسرے گروپ کی کتابوں کو بھی غیر معتبر مانتا ہے اور ان میں افراط وتفریط اور غلو وتعصب کا قائل ہے۔

ان شاء اللہ دیوبندیوں کے دو گروہ حیاتی دیوبندی اور مماتی دیوبندیوں پر مکمل تفصیل آئیندہ کسی حصے میں شامل کریں گے۔''قہر خداندی'' کا دوسرا حصہ تبلیغی جماعت اور دیوبندی علماء واکابرین کی آپس میں خانہ جنگیوں جیسے حوالہ جات پر مشتمل ہوگا۔ان شاءاللہ عزوجل !!

یہ قصہ لطیف ابھی نا تمام ہے

جو کچھ بیاں ہوا ہے وہ آغازِ باب تھا